اعمال صالحه

حقوق اللہ

(یعنی نماز، روزہ، حج وزکوۃ کی فضیلت)

قرآن وحدیث کی روشنی میں

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ

مکتبہ پیا م أمن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ، یوپی، الھند

© جملہ حقوق محفوظ

نام	:	اعمال صالحہ نماز، روزہ، حج وزکوۃ کی فضیلت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
مصنف	:	مفتی محمّد سرور فاروقی ندوی
ناشر	:	مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ ڈالی گنج، لکھنؤ۔
اردو ایڈیشن	:	پہلی بار
تعداد کتب	:	۳۰۰۰
سال	:	۲۰۱۲
قیمت	:	۸۰

Writer : Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi

Publisher : Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow.

Website: www.islamicjpamn.com

E-Mail: jpa_lko@ yahoo.com,siddiquilko@yahoo.com

Phone No. 9984490150, 9919042879

ہماری کتابوں کے حاصل کرنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)

۲۔ مکتبہ ندویہ، ندوۃ العلماء (لکھنؤ)

۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیر آباد ۳۱ (لکھنؤ)

۴۔ جامعہ دارارقم، ارقم نگر، محمد پور گونتی (فتحپور) ہسوہ

فہرست مضامین

موضوع	صفحہ نمبر
اعمال صالحہ قرآن کی روشنی میں	۱۶
نیک عمل پر کوئی خوف نہیں	۱۶
نیک عمل کے سوا سب فانی	۱۷
رحمٰن محبت پیدا کر دے گا	۱۷
نماز سے پہلے طہارت	۱۷
بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت استعاذہ کی فضیلت	۱۹
پانی سے استنجاء کی فضیلت اور اہل قباء کی تعریف	۱۹
غسل جنابت کا طریقہ	۱۹
تیمّم کا طریقہ	۲۰
مسواک کرنے کی فضیلت	۲۱
وضو کی فضیلت	۲۱
محافظت کی فضیلت	۲۲
باوضو سونے کی فضیلت	۲۲
اعضاء کے روشن ہونے کی فضیلت	۲۳
اچھی طرح وضو	۲۳
وضو میں تین تین مرتبہ دھونا	۲۳
وضو کے بعد کی دعا	۲۴
وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنے کی فضیلت	۲۵
مساجد بنانے کی فضیلت	۲۶
مساجد کے صفائی کی فضیلت	۲۷

موضوع	صفحہ نمبر
اذان کی فضیلت	۲۹
جو اپنی اذان پر اجرت نہیں لیتا	۲۹
اذان کا جواب دینے کی فضیلت	۲۹
مؤذن کے گناہوں کی معافی	۳۰
مؤذن کی مغفرت	۳۱
قیامت کے دن مؤذن کے لئے گواہی	۳۱
اذان اور اقامت والی نماز	۳۱
اذان کفر اور اسلام میں فرق کرنے والی علامت ہے	۳۲
اذان سے شیطان ڈرتا ہے	۳۲
نماز کی فضیلت قرآن کی روشنی میں	۳۳
نماز کو قائم رکھنے والے	۳۴
دن کے دونوں حصوں میں نماز کی فضیلت	۳۴
صبر اور نماز	۳۵
فردوس کے وارث	۳۵
نماز کی پابندی	۳۶
نماز کے ذریعے مدد	۳۶
سجدہ کرنے والے	۳۶
اولاد کو نماز کی تعلیم کا حکم	۳۷
نماز بے حیائی سے روکتی ہے	۳۷
نماز کی فضیلت احادیث کی روشنی میں	۳۸
نماز کی پابندی پر جنت	۳۸
ذاکر میں شمار	۳۸

موضوع	صفحہ نمبر
عذاب سے بچنے کا ذریعہ	۳۹
ایمان کے بعد سب سے پہلے نماز	۳۹
ایک نماز سے دوسری نماز کے درمیان کا وقت	۳۹
نماز پڑھنے والا اللہ کی حفاظت میں	۴۰
نماز میں استقبال قبلہ اور رکوع وسجود کی فضیلت	۴۰
تین باتوں کی وصیت	۴۱
اللہ تعالیٰ کی ناراضگی	۴۱
بچے کو نماز کا حکم	۴۲
وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت	۴۲
ایمان کے بعد نماز	۴۲
رسول اللہ ﷺ کی وصیت	۴۳
نماز کا اہتمام	۴۳
برائی سے روکنے کا ذریعہ	۴۴
فرض نمازوں کی فضیلت	۴۴
پانچوں نمازوں کی فضیلت	۴۴
پانچوں نمازوں کی مثال	۴۶
نماز فجر کی فضیلت	۴۶
صبح کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت	۴۷
ظہر کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت	۴۸
ظہر کے بعد اور پہلے والی سنتوں کی فضیلت	۴۸
ظہر کے بعد نماز کی فضیلت	۴۹
نماز عصر کی فضیلت	۴۹
نماز عشاء اور فجر کی فضیلت	۴۹
اطمینان سے سجدہ کرنے کی فضیلت	۵۱

موضوع	صفحہ نمبر
فرض نمازوں کے بعد اذکار کی فضیلت	۵۱
نماز کے بعد اذکار کی فضیلت	۵۲
نماز کے بعد نماز کے انتظار کی فضیلت	۵۳
ہاتھ پر تسبیح پڑھنے کی فضیلت	۵۳
فتنوں سے پناہ مانگنے کی فضیلت	۵۳
آخری دو سورتیں پڑھنے کی فضیلت	۵۴
ہر قدم پر اجر	۵۴
درمیانی آواز میں قرآن اور نماز	۵۴
بڑی جماعت کی فضیلت	۵۶
باجماعت نماز اور انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت	۵۶
جماعت کی نماز ستائیس درجہ افضل ہے	۵۷
دور سے آنے کی فضیلت	۵۷
نیت کے مطابق فیصلہ	۵۷
جنت میں مہمانی تیار کرنا	۵۸
اندھیرے میں مسجد جانے کی فضیلت	۵۸
باجماعت نماز اور شیطانی وسوسے	۵۸
پہلی صف کی فضیلت	۵۹
صفوں کو آپس میں ملانے کی فضیلت	۶۰
سُترہ کے قریب کھڑے ہونے کی فضیلت	۶۰
نمازی کے آگے سے روکنے کی فضیلت	۶۰
رکوع وسجدے کی فضیلت	۶۱
رکوع کے بعد (ربنا لک الحمد) کہنے کی فضیلت	۶۲
گھر واپس آنے تک ثواب	۶۲

موضوع	صفحہ نمبر
گناہوں کو مٹانے والا عمل	۶۳
قدموں کے نشانات	۶۳
ہر قدم پر ایک گناہ کے مٹنے کا وعدہ	۶۴
بائیں جانب کی فضیلت	۶۴
خالی جگہ پُر کرنے کی ترغیب	۶۴
مونڈھے نرم رکھنے کی ترغیب	۶۵
مغفرت کا وعدہ	۶۵
رحمت سے دوری	۶۵
بارہ رکعت نفل نماز پڑھنے کی فضیلت	۶۶
جمعہ کے دن کی فضیلت	۶۷
سب سے بہتر دن	۶۷
درود کی کثرت	۶۷
غسل جمعہ اور خطبۂ جمعہ کی فضیلت	۷۰
جمعہ کو دوسری گھڑی میں جانے والے کا ثواب	۷۰
جمعہ کو آنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں	۷۱
جمعہ کو اذان کے بعد فوراً مسجد جانا	۷۱
جمعہ کے لئے پیدل جانے کی فضیلت	۷۲
جمعہ کے دن کا غسل	۷۲
جمعہ کے دن غسل اور خوشبو لگانے کی فضیلت	۷۳
جمعہ سے جمعہ اور رمضان سے رمضان تک	۷۳
گردنوں کے اوپر سے پھلانگنے کی ممانعت	۷۴
جمعہ کو سورۂ کہف پڑھنے کی فضیلت	۷۴
مختصر خطبے اور لمبی نماز کی فضیلت	۷۴
خطبہ میں تشہد کی فضیلت	۷۵

موضوع	صفحہ نمبر
جمعہ کے دن ایک گھڑی کی فضیلت	۷۵
جمعہ کو بعد عصر کی فضیلت	۷۶
نفل تہجد کی نماز	۷۷
رات کے قیام کی فضیلت	۷۸
قیام رمضان یعنی تراویح کی فضیلت	۷۸
لیلۃ القدر کے قیام کی فضیلت	۷۹
بستروں سے الگ رہنے کی فضیلت	۸۰
رات کو استغفار کرنے والے	۸۰
راتوں کو قیام اور سجدے میں گزارنے والے	۸۱
نماز میں طویل قیام کی فضیلت	۸۱
گھر والوں کو نماز کے لئے اٹھانے کی فضیلت	۸۱
نفع والی چیز	۸۲
گھر میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت	۸۲
وِتر کی فضیلت	۸۳
سونے سے پہلے وِتر پڑھنے کی فضیلت	۸۳
آخر رات میں وِتر پڑھنے کی فضیلت	۸۳
حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز	۸۳
نماز استخارہ کی فضیلت	۸۴
نماز تسبیح اور اس کی فضیلت	۸۵
نماز تسبیح کا طریقہ	۸۶
سورج اور چاند گرہن کی نماز	۸۷
عورت کو چھپ کر نماز پڑھنے کی فضیلت	۸۷
عورت کے لئے گھر میں نماز پڑھنے کی فضیلت	۸۷
نماز چاشت کی فضیلت	۸۸
نماز چاشت کا افضل وقت	۸۸

موضوع	صفحہ نمبر
سجدۂ سہو کی فضیلت	۸۸
علم کی فضیلت	۹۰
قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت	۹۰
مشقت کے ساتھ قرآن پڑھنے کی فضیلت	۹۱
بخاری شریف کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں	۹۱
قرآن مجید کی تلاوت اور پڑھانے کی فضیلت	۹۱
حاملین قرآن اور اہل اللہ خواص ہیں	۹۲
قرآن کے عالم کا مرتبہ	۹۲
قرآن کا عالم قابل رشک ہے	۹۲
سورۂ فاتحہ کی فضیلت	۹۳
سورۂ فاتحہ سب سے افضل قرآن ہے	۹۳
سورۂ فاتحہ وآخر سورۂ بقرہ کی فضیلت	۹۳
آیۃُ الکرسی سب سے افضل آیت ہے	۹۴
سوتے وقت آیۃُ الکرسی پڑھنے کی فضیلت	۹۵
سورۂ مائدہ کی فضیلت	۹۶
سورۂ کہف کی فضیلت اور اس کی قراءت	۹۷
جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنے کی فضیلت	۹۷
سورۂ فتح کی فضیلت	۹۸
سورۂ ملک (تبارک الذی) کی فضیلت	۹۸
سورۂ زلزال کی فضیلت	۹۹
سوتے وقت سورہ (قل یاایھا الکفرون) پڑھنے کی فضیلت	۹۹
سورۂ اخلاص (قل ھواللہ احد) کی فضیلت	۱۰۰
معوذتین کی فضیلت	۱۰۰
معوذات (قل ھواللہ احد اور معوذتین) کی فضیلت	۱۰۱

موضوع	صفحہ نمبر
علم کی فضیلت	۱۰۲
حصول علم کے لئے نکلنے والے کی فضیلت	۱۰۲
دین میں تفقہ (سمجھ حاصل) کرنے کی فضیلت	۱۰۳
علم وحکمت میں رشک کرنا	۱۰۴
دعوت دینے والے کے لئے اجر	۱۰۵
اپنے بعد علم نافع چھوڑنے والے شخص کی فضیلت	۱۰۶
اس شخص کی فضیلت جو خیر وبھلائی کا آغاز کرے	۱۰۶
علم پھیلانے کی فضیلت	۱۰۷
اللہ کی کتاب مضبوطی سے پکڑنے کی فضیلت	۱۰۷
سنت پر عمل کرنے کی فضیلت	۱۰۷
اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت	۱۰۸
گمان کے مطابق فیصلہ	۱۰۹
اللہ کا ذکر شیطان سے بچنے کا مضبوط قلعہ ہے	۱۱۰
تنہائی میں اللہ کو یاد کرنے والے کی فضیلت	۱۱۲
افضل عمل	۱۱۲
ذکر کرنے والے کی فضیلت	۱۱۳
اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے کی فضیلت	۱۱۳
ذکر کی مجالس	۱۱۴
نماز کے بعد طلوع آفتاب اسی جگہ بیٹھنے کی فضیلت	۱۱۴
صبح وشام کے اذکار کی فضیلت	۱۱۵
شام کے وقت ''رضیت باللہ ربا'' پڑھنے کی فضیلت	۱۱۵
''أعوذ بکلمات اللہ التامات'' پڑھنے کی فضیلت	۱۱۶
صبح وشام سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کی فضیلت	۱۱۶
سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کی فضیلت	۱۱۷

موضوع	صفحہ نمبر
تسبیح وتحمید وتہلیل اور تکبیر کی فضیلت	۱۱۷
تمام اوقات میں ذکر کرنے کی فضیلت	۱۱۸
''لا الہ الا اللہ'' کہنے سے مال وجان محفوظ ہو جاتا ہے	۱۱۸
نبی کریم ﷺ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق	۱۱۸
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینے والے کی فضیلت	۱۱۹
''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی گواہی	۱۱۹
کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت	۱۲۰
سوتے وقت سورۂ بقرہ کی آخری آیتوں کی فضیلت	۱۲۰
سوتے وقت سورہ ''الکفرون'' کی فضیلت	۱۲۱
سوتے وقت تین بار معوذات پڑھنے کی فضیلت	۱۲۱
نیند سے بیدار ہوتے وقت ناک جھاڑنے کی فضیلت	۱۲۱
گھر سے نکلتے وقت دعا پڑھنے کی فضیلت	۱۲۱
سواری پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنے کی فضیلت	۱۲۲
دعا کی فضیلت	۱۲۲
عافیت صحت وتندرستی کی دعا مانگنے کی فضیلت	۱۲۴
دعا یا نیک عمل کے ساتھ وسیلہ پکڑنے کی فضیلت	۱۲۴
دعا قضا وقدر کو ٹال دیتی ہے	۱۲۵
اللہ کے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگنے کی فضیلت	۱۲۶
اللہ کے اچھے ناموں کے ساتھ دعا	۱۲۶
کسی جگہ پڑاؤ ڈال کر درج ذیل دعا پڑھنے کی فضیلت	۱۲۷
جامع دعائیں	۱۲۸
دعا کیقبولیت کے افضل اوقات	۱۲۸
جمعہ کے دن عصر کے بعد، آخری گھڑی کی فضیلت	۱۲۹
اذان اور جہاد کے وقت دعا کرنے کی فضیلت	۱۲۹
رات کے آخری تہائی سے لے کر فجر تک دعا کی فضیلت	۱۲۹

موضوع	صفحہ نمبر
الحاح وزاری سے دعا کرنے کی فضیلت	۱۳۰
اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال یا جہنم سے پناہ مانگنے کی فضیلت	۱۳۰
ہدایت اور رزق کے طالب کے لئے دعا	۱۳۱
توبہ واستغفار کی فضیلت	۱۳۲
توبہ کی مزید فضیلت	۱۳۴
سید الاستغفار	۱۳۷
گناہوں کی بخشش اور فتح ونصرت کی دعا	۱۳۷
استغفار اور اس کے کثرت کی فضیلت	۱۳۸
توبہ کی وجہ سے اللہ کا خوش ہونا	۱۳۸
بندے کی توبہ حالت نزع تک	۱۳۹
اہل حقوق کے چھینے ہوئے حقوق واپس کرنے کی فضیلت	۱۴۰
نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود پڑھنے کی فضیلت	۱۴۰
نبی کریم ﷺ پر ہر مجلس میں درود پڑھنے کی فضیلت	۱۴۰
روزہ کا حکم	۱۴۱
روزے کی فضیلت	۱۴۳
سات سوگنا ثواب	۱۴۳
رمضان کا احترام	۱۴۴
باب الریان	۱۴۴
جنت کے دروازے سے پکار	۱۴۵
رمضان اور اس کے روزوں کی فضیلت	۱۴۶
رمضان کی پہلی رات	۱۴۶
صدقۂ فطر نماز سے پہلے ادا کرنے کی فضیلت	۱۴۶
عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دونوں کی فضیلت	۱۴۷

موضوع	صفحہ نمبر
حج کا حکم قرآن کی روشنی میں	۱۴۸
کعبہ کا طواف	۱۴۸
اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر	۱۴۹
حج کے فضائل	۱۵۱
سب سے افضل عمل	۱۵۱
گناہ کے بخشش کا وعدہ	۱۵۲
حج سے سابقہ تمام گناہ معاف	۱۵۳
عمرہ کی فضیلت	۱۵۴
عمرہ اور حج کی فضیلت	۱۵۴
رمضان میں عمرہ کی فضیلت	۱۵۴
تلبیہ بلند کرنے کی فضیلت	۱۵۵
دوران حج مرنے والے کی فضیلت	۱۵۵
حجر اسود کے استلام کی فضیلت	۱۵۶
استلام اور طواف کی فضیلت	۱۵۶
وقوف عرفہ کی فضیلت	۱۵۷
اہل عرفات پر فخر	۱۵۸
زم زم کے پانی کی فضیلت	۱۵۸
مسجد نبوی اور مسجد الحرام میں نماز کی فضیلت	۱۵۸
مسجد قباء کی زیارت اور نماز کی فضیلت	۱۵۹
چار مساجد جن میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا	۱۵۹
مسجد حرام، مسجد نبوی اور بیت المقدس کی فضیلت	۱۶۰
بیت المقدس میں نماز کی فضیلت	۱۶۱
مسجد قباء، اس کی زیارت اور اس میں نماز کی فضیلت	۱۶۲
ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں کی فضیلت	۱۶۳

موضوع	صفحہ نمبر
عیدگاہ کی طرف جانے اور تکبیر پڑھنے کی فضیلت	۱۶۳
قربانی کے دن کی فضیلت	۱۶۳
یوم النحر کی فضیلت	۱۶۴
وفات تک مدینہ شریف میں رہنے کی فضیلت	۱۶۴
مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں دجال کا داخلہ	۱۶۵
حرم کی فضیلت	۱۶۵
مکہ مکرمہ میں رہائش کی فضیلت	۱۶۷
عورتوں کا افضل جہاد حج	۱۶۸
اللہ کی طرف ہجرت کی فضیلت	۱۶۸
زکوٰۃ کا حکم	۱۷۳
سوال نہ کرنے والوں کو صدقہ	۱۷۴
زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت	۱۷۶
زکوٰۃ دینے کی فضیلت	۱۷۹
مالوں کی پاکیزگی کا سبب	۱۸۰
خزانچی، غلام اور عورت کا مرتبہ	۱۸۰
حلال کمائی سے صدقہ کی فضیلت	۱۸۱
صدقہ کی فضیلت	۱۸۱
گھر والوں پر خرچ کرنے کی فضیلت	۱۸۳
اہل وعیال اور سواری پر خرچ کرنے کی فضیلت	۱۸۴
مال خرچ کرنے کی فضیلت	۱۸۴

مقدمہ

حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی دامت برکاتہم

مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ و مدیر البعث الاسلامی و چانسلر انٹیگرل یونی ورسٹی، لکھنؤ

مجھے انتہائی مسرت ہے کہ مفتی محمد سرور صاحب فاروقی ندوی صاحب نے دعوت دین کے لیے ہر طرح کی کوششیں اپنے جملہ امکانات ووسائل کے ساتھ صرف کررہے ہیں اوراب انہوں نے ایک جامع نصاب تیار کیا ہے جس کے ذریعہ بلا شبہ اسلام کی تعلیمات کو مثبت انداز اور سہل اسلوب میں پیش کیا جاسکتا ہے اس کے لئے انہوں نے کافی محنت کی ہے اور اچھا وقت گزارا ہے اس لئے ان کو اس ملک میں جہاں مخلوط آبادی ہے دعوتِ دین کس طرح پیش کرنی چاہیئے اور تقریر وتحریر کن اہم پہلوؤں کو پیش نظر رکھ کر اپنا پیغام لوگوں تک پہنچانا موثر ہوسکتا ہے اس اہمیت کا لحاظ کرتے ہوئے مفتی محمد سرور صاحب نے دعوتِ دین کا ایک مفید اور موثر نصاب تیار کیا ہے اوراس کے لیئے پانچ عناوین اختیار کئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں یعنی (۱) کلمہ شہادت (۲) اعمال صالحہ حقوق اللہ وحقوق العباد (۳) آخرت یعنی جنت وجہنم (۴) اخلاص (۵) دعوت۔

انہوں نے ان پانچ موضوعات پر الگ الگ کتابیں تیار کیں ہیں جس میں سے یہ دوسرے موضوع کی یعنی اعمال صالحہ سے متعلق شائع کررہے ہیں اس میں انہوں نے حقوق اللہ کو قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کیا ہے جیسے استنجا، غسل، تیمّم، مسواک، وضو، وغیرہ کا طریقہ بتانے کے بعد مساجد کی اہمیت، اذان، مؤذن، کی فضیلت اسی طرح نماز کی اہمیت جمعہ کی فضیلت، علم، ذکر، توبہ واستغفار کی فضیلت، بتاتے ہوئے روزہ، حج اور زکوۃ کی اہمیت تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

مصنف نے اس ضمن میں اب تک بہت سی کتابیں اردو، عربی اور ہندی میں تیار کی ہیں جس میں سے قرآن کریم کا ترجمہ اوراس کی تفسیر بھی ہندی زبان میں تحریر کیا ہے، ان کی کتابوں اور ہندی ترجمہ قرآن سے دعوتی کوششوں کو بہت فائدہ پہنچا ہے ماشاءاللہ یہ اس سلسلہ میں تجربات بھی رکھتے ہیں اور غیر مسلم لابی میں پیغام حق پہنچانے میں پوری طرح مصروف ہیں دعا ہے اللہ تعالیٰ ان مخلصانہ کوششوں کو قبول فرمائے اور اپنی توفیقات سے نوازے اوراس کی بہترین جزا دنیا وآخرت ہر جگہ عطا فرمائے (آمین)

راقم

tings\User\Desktop\si
saeed copy.jpg not
found.

سعید الرحمن الاعظمی ندوی

مدیر البعث الاسلامی، ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۱۴ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ ۱۳/۱/۲۷ء

عرض مؤلف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے محبت دنیا بھر کے انسانوں پر فائق اس لئے ہے کہ ان کے ذریعے ہمیں اللہ کا راستہ ملا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"لا یؤ من احد کم حتی اکو ن احب الیه من والد ہ وو لد ہ والنا س اجمعین"

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک حقیقی مومن نہیں ہوسکتا، جب تک میں اس کے نزدیک باپ، بیٹے اور پورے عالم انسانیت سے محبوب نہ ہوجاؤں''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو دین لے کر آئے، اس کے سوا ہدایت کا کوئی وجود نہیں اور انسان کے لئے سب سے پہلی چیز ہدایت ہے، اس کے بعد تمام رشتے آتے ہیں اور خود رشتوں کے حقوق کی تکمیل کے طریقے بھی ہمیں انہیں سے ملے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے زندگی میں مشعل راہ بنے، اس میں سب سے اہم بات حقوق اللہ ہے یعنی اللہ کا حق جس نے ہمارے لیے ہر قسم کے انتظامات کئے اس کا حق یہ ہے کہ اسی کی خالص عبادت کی جائے اور اسی کا صرف حکم مانا جائے یعنی نماز روزہ حج وزکوۃ اس کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق ادا کئے جائیں اس کے بعد یہ بھی بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کی عملی راہ خدا کے بندوں کی محبت سے ہوکر گزرتی ہے۔ جو شخص چاہتا ہے کہ خدا سے محبت کرے، اسے چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں خدا کے بندوں سے محبت کرنا سیکھے۔

قرآن مجید اور احادیث میں خدا کے بندوں سے پیار کے لئے جا بجا موجود ہے اس دنیا میں نگرانی اور دیکھ بھال کے محتاجوں کی کوئی صورت ایسی نہیں، جس کے لئے مختلف صورتوں میں انفاق کے احکام موجود نہ ہوں عزیزوں اور رشتہ داروں کی اعانت، بیواؤں و مسکینوں اور اسیروں کی امداد، غلاموں کو غلامی سے چھڑانا، مسافروں کی خبر گیری، قرض کے بوجھ سے دبے ہوئے لوگوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے سہارا دینا، غرض کون سی ضرورت ہے، جس کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بد گمانی سے دور رہو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ ایک دوسرے کے بھید نہ ٹٹولو، عیب جوئی نہ کرو۔ باہم بغض نہ رکھو اور بھائی بھائی ہوجاؤ''۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''آپس میں بغض نہ رکھو باہم حسد نہ کرو۔ آپس کے تعلقات نہ توڑو اور خدا کے بندو! بھائی بھائی ہوجاؤ۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے ساتھ تین روز سے زیادہ قطع تعلق رکھے''۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کسی کے یہاں سالن پکے تو اسے چاہئے کہ شوربا زیادہ کرلے۔ پھر اس میں سے کچھ پڑوسی کو بھی بھیج دے۔

اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حقوق اور معاشرہ کے حقوق بتا کر انسانیت پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے جس کا ذکر اس کتاب میں تفصیل سے کیا گیا ہے یعنی حصہ اول میں نماز، روزہ، حج اور زکوۃ سے متعلق قرآنی آیات اور احادیث جمع

کی گئی ہیں اور حصہ دوم میں حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق مثلاً والدین، بیوی، بچے اور تمام انسانوں کے حقوق ذکر کرتے ہوئے اللہ کی تمام مخلوقات کے حقوق کو قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیل سے پیش کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو قبول فرما کر امت کی رہنمائی کے ساتھ پوری انسانیت کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

والسلام

طالب دعا

محمد سرور فاروقی ندوی

دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۲۰ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ

حصہ اول

اعمال صالحہ

حقوق اللہ

یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ

اعمال صالحہ قرآن کی روشنی میں

ایمان کے بعد سب سے پہلی چیز عمل ہے یعنی انسان جس وقت اسلام قبول کرتا ہے اس کے بعد اس کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ اپنے عمل میں تبدیلی لائے اور اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہو اس کو پورا کرے جس میں سب سے پہلا حکم عقیدہ کا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، نہ اس کے علاوہ کسی سے دعا مانگے اور نہ کسی دوسرے کے نام سے نذر مانے۔

اس کے بعد حکم یہ ہے کہ اسی کی صرف عبادت کرے یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ادا کرے، بندے اور اللہ کی مخلوقات کے حقوق ادا کرے جس کا ذکر قرآن مجید اور رسول اللہؐ کے اقوال میں تفصیل سے موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَ لَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ہ

(سورۃ النحل آیت نمبر: ۹۷)

’’جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن ایمان والا ہو تو ہم یقیناً نہائت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور سے ضرور دیں گے‘‘۔

نیک عمل پر کوئی خوف نہیں

وَ مَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلۡمًا وَّ لَا هَضۡمًا ہ

’’اور جو نیک اعمال کرے اور ایمان دار بھی ہو تو نہ اسے بے انصافی کا کھٹکا ہوگا نہ حق تلفی کا‘‘۔ (سورۃ طٰہٰ آیت نمبر: ۱۱۲)

نیک عمل کے علاوہ سب فانی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مَا عِندَ كُمْ يَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ط وَ لَنَجْزِ يَنَّ الَّذِ يْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَ هُم بِاَ حْسَنِ مَا كَا نُوْ ا يَعْمَلُوْنَ ہ

''تمہارے پاس جو کچھ ہے سب فانی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے باقی ہے۔اور صبر کرنے والوں کو ہم بھلے اعمال کا بہترین بدلہ ضرور عطا فرمائیں گے''۔

(سورۃ النحل آیت نمبر:۹۶)

رحمٰن محبت پیدا کردے گا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِ نَّ الَّذِ يْنَ اٰ مَنُوْ ا وَ عَمِلُو ا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ ا لرَّ حْمٰنُ وُ دًّ ا ہ

''بیشک جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک اعمال کیے، ان کے لئے اللہ رحمٰن محبت پیدا کردے گا''۔ (سورۃ مریم آیت نمبر:۹۶)

نماز سے پہلے طہارت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰٓاَ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓ ا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَا غْسِلُو ا وُجُوْ هَكُمْ وَاَيْدِ يَكُمْ اِلَى الْمَرَا فِقِ وَ اْ مْسَحُوْ ا بِرُءُ وْ سِكُمْ وَ اَرْ جُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًافَا طَّهَّرُوْ ا وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْ ضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْجَآ ءَ ا حَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ ا لْغَآ ئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآ ءَ فَلَمْ تَجِدُوْامَآ ءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَاْمْسَحُوْ ا بِوُجُوْ هِكُمْ وَ اَ يْدِيْكُمْ

مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَ كُمْ وَلِيُتِمَ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُنَ ہ

''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اُٹھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو۔ اپنے سروں کو مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم سے کوئی حاجت سے فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمّم کرلو، اسے اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مل لو اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا اور اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے تاکہ تم شکرادا کرتے رہو''۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر:٦)

جنابت سے مراد وہ ناپاکی ہے جو احتلام یا بیوی سے ہم بستری کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے اور اسی حکم میں حیض اور نفاس بھی داخل ہے۔ جب حیض اور نفاس کا خون بند ہو جائے تو پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے طہارت یعنی غسل ضروری ہے۔ البتہ پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم کی اجازت ہے جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے۔ (فتح القدیر)

صحیح بخاری میں اس کے شان نزول کے سلسلے میں آتا ہے کہ سفر میں ایک مقام پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوگیا جس کی وجہ سے وہاں پر رکنا پڑا۔ صبح کی نماز کے لئے لوگوں کے پاس پانی نہ تھا اور تلاش ہوئی تو پانی دستیاب نہ ہوا، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں تیمّم کی اجازت دی گئی۔

حضرت اسید بن تفسیرؓ نے آیت سن کر کہا، اے آلِ ابی بکر! تمہاری وجہ سے اللہ نے لوگوں کے لئے برکتیں نازل فرمائی ہیں یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے۔ (تم لوگوں کے لئے سراپا برکت ہو) اس لئے تیمّم کی اجازت فرمادی ہے۔ (صحیح بخاری)

اس آیت کریمہ میں اسلامی وشرعی پاکیزگی (وضو، غسل، تیمّم) کا بیان ہے، جسے فقہی کتابوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت استعاذہ کی فضیلت

حضرت عبدالعزیز بن صہیبؒ روایت کرتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو یہ کلمات کہتے:

''اللهم انی اعوذ بك من الخبث والخبائث''

''اے اللہ میں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔

[صحیح البخاری: کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الخلاء]

پانی سے استنجاء کی فضیلت اور اہل قباء کی تعریف

حضرت محمد بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء تشریف لائے۔ فرمایا ''اللہ نے طہارت و پاکیزگی کے سلسلہ میں تمہاری تعریف وتوصیف بیان فرمائی ہے۔'' اس میں ایسے لوگ ہیں کہ وہ خوب پاک ہونے کو پسند فرماتے ہیں''۔ آپ لوگ مجھے بتائیں کہ اس کا سبب کیا ہے؟ تو اہل قباء نے جواب دیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم تورات میں لکھا ہونے کی وجہ سے پانی سے استنجاء کا التزام واہتمام کرتے ہیں''۔ [مسند للامام احمد: ۶/۶]

غسل جنابت کا طریقہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ

اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ''

''اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمّم کر لو۔ اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مل لو۔ اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو''۔ [المائدۃ: ۶]

پہلے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر استنجا کرے اور اس جگہ دھوئے، پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرے، پھر تین دفعہ پانی لے کر سر کے بالوں کی جڑوں کو تر کرے، پھر سارے جسم پر پانی بہائے (اگر غسل کرنے کی جگہ پر پانی بھر جاتا ہو) تو آخر میں پاؤں دھوئے ورنہ وضو کرتے وقت ہی دھولے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الحیض۔ باب حقوق الجنابۃ)

تیمّم کا طریقہ

طہارت حاصل کرنے کی نیت سے بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر دونوں ہاتھ مٹی والی جگہ پر (ایک دفعہ) مار کر پہلے منہ پر پھر دونوں ہاتھوں پر پھیر لے۔

حضرت عثمان بن عفانؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جس نے اچھی طرح وضو کیا تو اس کے جسم سے حتیٰ کہ ناخن کے نیچے سے بھی تمام گناہ خارج ہو جاتے ہیں''۔ (صحیح مسلم: کتاب الطھارۃ، باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء)

تشریح: جسم سے گناہ نکلنے سے مراد گناہوں کی معافی ہے اور اس سے مراد صغیرہ گناہ ہیں کیونکہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن عبسہ سلمیؓ کہتے ہیں کہ میں جاہلیت میں لوگوں کو گمراہ خیال کرتا تھا، پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے اسلام لانے کا قصہ ذکر کیا اور میں نے کہا اے اللہ کے نبی! مجھے وضو کے بارے میں بیان فرمائیں تو نبی ﷺ نے فرمایا، ''جب کوئی بھی آدمی ثواب وقرب کے ارادہ سے وضو کرتا ہے تو کلی کرنے اور ناک صاف کرنے سے، چہرہ، منہ اور ناک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر جب اللہ کے حکم کے مطابق چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے تمام گناہ ختم ہو جاتے ہیں جب کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جب سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے مکمل گناہ ختم ہو جاتے ہیں پھر ٹخنوں سمیت پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے مکمل گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، پھر اگر وہ نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثنا اور بزرگی بیان کرتے ہوئے حضورِ قلب کے ساتھ اللہ کی طرف مکمل توجہ کرے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوا ہے''۔ (صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب اسلام عمرو بن عبسۃ)

مسواک کرنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اگر میں اپنی امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

(صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب السواک یوم الجمعۃ، صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ باب السواک)

وضو کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: ''جب مسلم یا مومن بندہ وضو کرتا ہے تو چہرہ دھونے سے اس کے چہرے کے وہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو ہاتھوں کے پکڑنے سے کئے تھے۔ جب پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں جن کی طرف چل کر گیا تھا حتیٰ کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف ہو جاتا ہے''۔ [صحیح مسلم، کتاب الوضوء، باب خروج الخطایا مع الوضوء]

محافظت کی فضیلت

حضرت حسان بن عطیہؒ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ابوکبشہ سلولی نے بیان کیا اور انہوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے سنا وہ (ثوبان رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''سیدھے راستے پر رہو، میانہ روی اختیار کرو، (نیک) عمل کرتے رہو اور اچھے اعمال اختیار کرو اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں سے سب سے بہترین عمل نماز کا عمل ہے اور وضو کی محافظت صرف مومن کرتا ہے۔'' [مسند احمد: ۲۸۲/۵]

باوضو سونے کی فضیلت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا ''جب تم سونے لگو تو نماز کی طرح کا وضو کرو پھر دائیں کروٹ لیٹو۔'' پھر یہ دعا پڑھو ''اے اللہ! میں نے اپنا رخ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنی پشت رغبت اور خوف کے ساتھ تیری طرف لگائی اور تجھ سے بھاگ کر تیرے سوا کوئی پناہ اور چھٹکارے کی جگہ نہیں میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے نبی ﷺ پر ایمان لایا'' پھر آپ نے

فرمایا اگر تو اس رات مرگیا تو دین فطرت یعنی حق پر مرے گا اور ان کلمات کو آخر میں کہو یعنی پھر بغیر گفتگو کئے سو جاؤ۔'' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ دعا سنائی تو جب میں (آمنت بنبيك الذى ارسلت) پر پہنچا تو میں نے و رسولك پڑھا تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں ونبيك الذى ارسلت ۔[صحیح البخاری: کتاب الدعوات، باب اذا بات طاھرا وفضلہ]

اعضا کے روشن ہونے کی فضیلت

حضرت نعیم بن عبداللہؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو وضو کرتے دیکھا پس انہوں نے اپنا چہرہ دھویا، اچھی طرح وضو کیا، پھر دایاں ہاتھ بازو سمیت دھویا پھر بایاں ہاتھ بازو سمیت دھویا، پھر سر کا مسح کیا پھر دایاں پاؤں پنڈلی سمیت دھویا۔ پھر بایاں پاؤں پنڈلی سمیت دھویا پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا۔ پھر فرمایا ''کامل وضو کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن تمہارے چہرے اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے۔ پس تم میں سے جو شخص اپنی روشنی بڑھانے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ ضرور ایسا کرے۔
(صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء، صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل فی الوضوء)

اچھی طرح وضو

حضرت عقبہ بن عامرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو مسلمان بھی کامل وضو کرتا ہے پھر اپنی نماز میں دھیان سے کھڑا ہوتا ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں رہ جاتا یعنی جیسے اس دن تھا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔ (مستدرک حاکم)

وضو میں تین تین مرتبہ دھونا

حضرت حمرانؒ جو حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں کہ حضرت

عثمان بن عفانؓ نے وضو کیلئے پانی منگوایا اور وضو کرنا شروع کیا۔ پہلے اپنے ہاتھوں کو گٹوں تک تین مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک صاف کی پھر چہرہ کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں ہاتھ کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح کیا پھر دائیں پیر کو ٹخنوں تک تین تین۔ تین مرتبہ دھویا، پھر بائیں پیر کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا، جس طرح میں نے وضو کیا ہے اسی طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ جو شخص اس کے مطابق وضو کرتا ہے پھر دو رکعت نماز اس طرح پڑھتا ہے کہ دل میں کسی چیز کا خیال نہیں لاتا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب الوضو، باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً) حضرت ابن شہابؒ نے فرمایا ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ یہ نماز کے لئے کامل ترین وضو ہے۔ (مسلم)

وضو کے بعد کی دعا

وضو کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھنا مسنون ہے:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَـهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ"

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔ یہ دعا پڑھنے سے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہو۔
(صحیح مسلم: کتاب الطھارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء)

اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

" اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔"

''یا اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل فرما۔ آمین!

(جامع الترمذی۔ أبواب الطھارۃ۔ باب فیما یقال بعد الوضوء)

وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنے کی فضیلت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اونٹوں کو چرانا ہماری ذمہ داری تھی، پس جب میں اپنی باری پر اونٹ چرا کر شام کے وقت لوٹا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو پایا کہ آپ ﷺ لوگوں سے مخاطب تھے میں نے آپ سے یہ بات سنی کہ ''جو مسلمان بھی اچھی طرح وضو کر کے پوری توجہ واخلاص سے دو رکعت نماز ادا کرلے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔ میں نے خوش ہو کر کہا کیا عمدہ بات ہے۔ تو میرے آگے بیٹھے ہوئے عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ لگتا ہے کہ آپ اب آئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے قبل یہ بھی فرمایا ہے کہ ''جو شخص اچھی طرح کامل وضو کر کے کہے۔

''أشھد أن لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و أشھد أن محمداً عبدہٗ و رسولہ''۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے''۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے ''جو بھی وضو کرے، پھر کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

[صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء]

مساجد بنانے کی فضیلت

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جس شخص نے اللہ کو راضی کرنے کے لئے مسجد بنائی تو اللہ اس کے لئے اسی کی مثل جنت میں گھر بنائے گا''۔ [صحیح البخاری، کتاب الصلوۃ، باب من بنی مسجداً۔ حدیث ۴۵۰]

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے قطاۃ پرندے کے گھونسلے کے برابر یا اس سے بھی کم جگہ پر مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا''۔ [سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب من بنی للہ مسجداً]

مساجد بنانے کی یہ فضیلت اس وجہ سے ہے کہ مساجد کو اسلام میں بڑا مقام و اہمیت حاصل ہے کہ یہ عبادات مثلاً پانچ وقت نماز، نماز جمعہ، قیام اللیل، وقیام رمضان، عام نوافل، نماز کے انتظار میں بیٹھنا، اعتکاف، تلاوت قرآن، ذکرواذکار وغیرہ کی ادائیگی کا ذریعہ ہیں اور اہل اسلام اور ان کی اولاد کی اصلاح وتربیت میں بھی مساجد کا بنیادی کردار ہے۔ نیز مسلمانوں کے اجتماعی معاملات نکاح اور فیصلہ جات وغیرہ کا بھی مسجد کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ الغرض مساجد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور مسلمانوں کے باہمی ربط وضبط اور اخوت ومودت کا ذریعہ ہیں۔ ان سب امور میں مساجد کے مخلصین بانی حضرات و خواتین کو بھی اجر وثواب ملے گا۔ (ان شاءاللہ)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے اور اپنے بیٹے علی کو کہا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث سنو۔ وہ دونوں گئے تو وہ ایک دیوار درست کر رہے تھے، پس وہ اپنی چادر اوڑھ کر بیٹھ گئے، پھر ہمیں بیان کرنے لگے حتیٰ کہ مسجد کے بنانے کے ذکر پر پہنچے تو کہا کہ مسجد بناتے وقت ہم ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے اور عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں اٹھاتے تھے۔ نبی کریم ﷺ

نے انہیں دیکھا تو ان کا غبار جھاڑنے لگے اور فرمارہے تھے: ''افسوس، عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا۔ وہ ان کو جنت کی طرف بلاتا ہوگا اور وہ اس کو جہنم کی طرف بلاتے ہونگے'' (یہ سن کر) حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے دعا کی کہ میں فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔

[صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب التعاون فی بناء المسجد]

تشریح: اس حدیث سے بھی مسجد بنانے کی فضیلت واضح ہوتی ہے کہ مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے رسول ﷺ نے اتنی محبت فرمائی کہ اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کے جسم سے وہ غبار جو ان پر مسجد کی تعمیر کی وجہ سے تھا صاف کیا۔

مسجد کے صفائی کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام مرد یا سیاہ فام عورت تھی جو مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی فوت ہوگئی تو نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے میں پوچھا تو صحابہ نے کہا، وہ تو فوت ہوگئی آپ ﷺ نے فرمایا ''تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔ مجھے اس کی قبر بتلاؤ، آپ ﷺ اس کی قبر پر آئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔'' اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے حماد کہتے ہیں میرے خیال میں وہ عورت تھی۔

[صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب کنس المسجد والتقاط الخرق والقذی والعیدان]

حضرت عبداللہ بن عامرؓ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے تو فرمایا ''یہ کس کی قبر ہے؟'' عرض کیا گیا، یہ فلاں عورت کی قبر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟'' عرض کیا گیا آپ سو رہے تھے اس لئے ہم نے آپ کو جگانا مناسب نہیں سمجھا آپ ﷺ نے فرمایا ''ایسا نہ کیا کرو، مجھے اپنے جنازوں کی اطلاع دیا کرو، پس وہاں صفیں بنائی گئیں اور آپ نے (اس کی قبر پر) نماز جنازہ پڑھی۔ [مسند احمد: ۴۴۴/۳]

تشریح: ان آیات واحادیث میں مساجد کو صاف ستھرا رکھنے کی فضیلت واہمیت بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نیک بندی عمران کی بیوی اور عیسیٰ علیہ السلام کی نانی کی بیت المقدس کی صفائی کے لئے اپنی اولاد کو وقف کرنے کی نذر کا ذکر فرمایا اور ان کی اولاد مریم علیہ السلام کو اس خدمت کے لئے قبول فرمایا۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی مسجد کی صفائی اور اس کا خیال رکھنے والوں سے محبت واضح ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مساجد کی صفائی وآبادی کا خیال رکھنے والوں کو اہل ایمان قرار دیا ہے۔

اسی طرح مسجد کی صفائی کرنے والے مرد یا عورت (راوی کو شک ہے) کا آپ نے اتنا خیال رکھا کہ جب وہ کئی دنوں سے نظر نہ آئی، اس کی بابت دریافت فرمایا۔ اس کی وفات کو سن کر اپنے صحابہ کرام کو تنبیہ فرمائی کہ آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ میں اس کی نماز جنازہ پڑھاتا۔ چنانچہ اس کی قبر پر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان لوگوں سے محبت کا اندازہ ہوتا ہے جو مساجد کی صفائی اور اس کے انتظام و آبادی کا خیال رکھتے ہیں۔

اذان کی فضیلت

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ انصاری مازنیؒ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے خبر دی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میرے خیال میں تم بکریوں کے ساتھ ہو اور نماز کے لئے اذان کہو تو بلند آواز سے اذان کہو کیونکہ مؤذن کی آواز کو جن، انسان یا ان کے علاوہ جو بھی سنتا ہے تو قیامت والے دن وہ اس کے لئے گواہی دے گا'' پھر حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے سنی ہے۔[صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع الصوت بالنداء]

جو اپنی اذان پر اجرت نہیں لیتا

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے کہا اور حضرت موسیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کے رسول! مجھے میری قوم کا امام مقرر فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''تم ان کے امام ہو، ان میں کمزور لوگوں کا خیال رکھو اور ایسا مؤذن مقرر کرو جو اذان کہنے کی اجرت نہ لیتا ہو''۔

[سنن أبی داود، کتاب الصلاۃ، باب أخذ الأجر علی التأذین۔]

اذان کا جواب دینے کی فضیلت

حضرت حفص بن عاصم بن عمر بن خطابؓ اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب مؤذن کہے ''اللہ اکبر'' (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے)۔'' تو تم میں

سے کوئی جواب میں کہے ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' (اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے) پھر مؤذن کہے کہ ''أشھد أن محمد الرسول اللہ'' (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں'' تو جواب میں کہے ''أشھد أن محمد الرسول اللہ'' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں'' پھر مؤذن کہے، ''أشھد أن محمد الرسول اللہ'' میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔'' پھر مؤذن کہے، ''حی علی الصلوٰۃ'' '' آؤ نماز کی طرف'' جواب میں کہے ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ'' (گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا)۔'' پھر مؤذن کہے ''حی علی الصلوٰۃ'' (آؤ کامیابی کی طرف) جواب میں کہے ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ'' (نہیں ہے گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق کے ساتھ) پھر مؤذن کہے ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' (اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے) تو جواب میں کہے ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' (اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے) پھر مؤذن کہے ''لا الہ الا اللہ'' (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) تو جواب میں کہے (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

[صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل من قال مثل مایقول المؤذن]

مؤذن کے گناہوں کی معافی

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤذن کے گناہ وہاں تک معاف کر دیئے جاتے ہیں جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے یعنی اگر اتنی مسافت تک کی جگہ اس کے گناہوں سے بھر جائے تو بھی وہ سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور مؤذن کی آواز پر نماز میں آنے والے کے لئے پچیس نمازوں کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور ایک نماز سے پچھلی نماز تک کے درمیانی اوقات کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد)

بعض علماء کے نزدیک پچیس نمازوں کا ثواب، مؤذن کے لئے ہے اور اس کی ایک اذان سے پچھلی اذان تک کے درمیانی گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے۔

مؤذن کی مغفرت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، مؤذن کی آواز جہاں جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے، ہر جاندار اور بے جان جو اس کی آواز کو سنتے ہیں اس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ ہر جاندار اور بے جان اس کی اذان کا جواب دیتے ہیں۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

قیامت کے دن مؤذن کے لئے گواہی

حضرت ابوصعصعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا، جب تم جنگلات میں ہوا کرو تو بلند آواز سے اذان دیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، مؤذن کی آواز کو جو درخت، مٹی کے ڈھیلے، پتھر، جن اور انسان سنتے ہیں وہ سب قیامت کے دن مؤذن کے لئے گواہی دیں گے۔ (ابن خزیمہ)

اذان اور اقامت والی نماز

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب کوئی شخص جنگل میں ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو وضو کرے۔ پانی نہ ملے تو تیمّم کرے، پھر جب وہ اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے دونوں لکھنے والے فرشتے اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، اور اگر اذان دیتا ہے پھر اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے لشکروں کی یعنی فرشتوں کی اتنی بڑی تعداد نماز پڑھتی ہے کہ جن کے دونوں کنارے دیکھے نہیں جا سکتے۔ (مصنف عبدالرزاق)

اذان کفر اور اسلام میں فرق کرنے والی علامت ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ طلوع فجر کے وقت دشمنوں پر حملہ کرتے تھے۔ اذان سنتے، اگر آواز آ جاتی تو حملہ روک لیتے ورنہ حملہ کر دیتے۔ ایک دفعہ سنا کہ ایک آدمی کہہ رہا ہے اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''فطرت پر ہے'' پھر اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''تو جہنم سے آزاد ہے'' لوگوں نے دیکھا تو وہ (اذان دینے والا) بکریوں کا چرواہا تھا۔

(صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب ما یحقن، بالأذان من الدماء۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل الأذان)

اذان سے شیطان ڈرتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اذان نہیں سنتا پس جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے حتیٰ کہ جب تکبیر کہی جاتی ہے تو پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے پھر جب تکبیر پوری ہو جاتی ہے تو پھر آ جاتا ہے حتیٰ کہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان خیال اور وسوسے ڈالتا اور کہتا ہے فلاں چیز یاد کر فلاں چیز یاد کر وہ باتیں یاد کراتا ہے جو اس سے پہلے اسے یاد نہ تھیں، حتیٰ کہ آدمی کا حال یہ ہو جاتا ہے کہ اسے پتہ نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی'' اور مسلم شریف کی روایت میں ہے ''جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو وہ گوز مارتا ہوا تیز تیز دوڑ جاتا ہے''۔ (مسلم)

نماز کی فضیلت قرآن کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ"

''بے شک جو لوگ ایمان کے ساتھ (سنت کے مطابق) نیک کام کرتے ہیں نمازوں کو قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب تعالیٰ کے پاس ہے ان پر نہ تو کوئی خوف ہے، نہ اداسی اور غم''۔ (سورہ بقرہ آیت نمبر:۲۷۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَ لَا خِلٰلٌ"

''میرے ایمان والے بندوں سے کہہ دیجئے کہ نمازوں کو قائم رکھیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی اور محبت''۔ (سورۃ ابراہیم۔۳۱)

نماز کو قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے اپنے وقت پر اور نماز کو ٹھیک طریقہ سے خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کیا جائے، جس طرح کی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ انفاق کا مطلب ہے زکوٰۃ ادا کی جائے، اقارب کے ساتھ صلہ رحمی کی جائے اور دیگر ضرورت مندوں پر احسان کیا جائے، یہ نہیں کہ صرف اپنی ذات اور اپنی ضروریات پر تو بلا دریغ خوب خرچ کیا جائے، اور اللہ تعالیٰ کی بتلائی ہوئی جگہوں پر خرچ کرنے سے گریز کیا جائے۔ قیامت کا دن ایسا ہوگا کہ جہاں نہ خرید وفروخت ممکن ہوگی نہ کوئی دوستی ہی کسی کام آئے گی۔

نماز کو قائم رکھنے والے

"لٰکِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْھُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوۃَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِیْھِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا"

''اور نمازوں کو قائم رکھنے والے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں اور اللہ پر قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ یہ ہیں جنہیں ہم بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔''

(سورہ النساء، آیت نمبر:۱۶۲)

"وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَ بَعَثْنَا مِنْھُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا ط وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ ط لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَیْتُمُ الزَّکٰوۃَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَّرْتُمُوْھُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُکَفِّرَنَّ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَلَاُدْخِلَنَّکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ فَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ"

''یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ کو بہتر قرض دیتے رہو گے تو یقیناً میں تمہاری برائیاں تم سے دور رکھوں گا اور تمہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں''۔ (سورہ المائدہ:۱۲)

دن کے دونوں حصوں میں نماز کی فضیلت

"وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ

يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ہ"

''دن کے دونوں حصوں میں نماز قائم کر اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لیے''۔ (سورہ ھود:۱۱۴)

صبر اور نماز

"وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ہ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ہ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّار"

''اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لئے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور ہم نے جو کچھ انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ ان ہی کے لیے عافیت کا گھر ہے ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے۔ اور ان کے باپ، داداؤں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکوکار ہوں گے ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے اور کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔ صبر کے بدلے کیا ہی اچھا بدلہ ہے اس دارِ آخرت کا''۔ (سورہ الرعد ۲۲-۲۴)

فردوس کے وارث

"قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ہ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ہ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ہ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ہ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ہ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ہ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَہ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ہ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ہ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ہ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ"

''یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی۔ جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں''

اس آیت سے لے کر اللہ کے اس فرمان تک'' کہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے''۔ (سورہ المومنون ۱-۱۱)

نماز کی پابندی

"وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْن"

''نماز کی پابندی کرو زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے''۔ (سورہ النور:۵۶)

نماز کے ذریعے مدد

"وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ"

''صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو، یہ بڑی (بھاری) چیز ہے مگر ڈر رکھنے والوں پر۔) (سورہ البقرہ، آیت نمبر:۴۵)

سجدہ کرنے والے

"وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ہ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ

"رَ بِّكَ وَ كُنۡ مِّنَ السّٰجِدِيۡنَ"

''ہمیں خوب معلوم ہے کہ ان کی باتوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے۔آپ اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتے رہیں اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔''

(سورہ الحجر ۹۷-۹۸)

اولاد کو نماز کی تعلیم کا حکم

"رَ بِّ اجۡعَلۡنِىۡ مُقِيۡمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ رَ بَّنَا وَ تَقَبَّلۡ دُعَآءِ"

''اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی، اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔'' (سورۃ ابراہیم:۴۰)

اپنے ساتھ اپنی اولاد کے لئے بھی دعا مانگی، جیسے اس سے قبل بھی اپنے ساتھ اپنی اولاد کے لئے بھی دعا مانگی کہ انہیں پتھر کی مورتیوں کو پوجنے سے بچا رکھنا جس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے دین کے داعیوں کو اپنے گھر والوں کی ہدایت اور ان کی دینی تعلیم و تربیت سے غافل نہیں رہنا چاہئے تبلیغ و دعوت میں انہیں اولیت دینی چاہیئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو بھی حکم دیا ﴿ وَ اَنۡذِرۡ عَشِيۡرَتَكَ الۡاَ قۡرَبِيۡنَ ﴾ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائے۔

نماز بے حیائی سے روکتی ہے

"اُتۡلُ مَآ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ مِنَ الۡكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡكَرِ ؕ وَ لَذِكۡرُ اللّٰهِ اَكۡبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ"

''جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھئے اور نماز قائم کریں یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ بیشک اللہ کا ذکر بڑی چیز ہے جو تم (دل میں) بناتے ہو اس سے اللہ خبردار ہے''۔ (سورۃ العنکبوت، آیت نمبر:۴۵)

قرآن کریم کی تلاوت متعدد مقاصد کے لئے مطلوب ہے جیسے اجر و ثواب کے لئے، معنی و مطلب پر تدبر و تفکر کے لئے، تعلیم و تدریس کے لئے، اور وعظ و نصیحت کے لئے، یہ سبھی صورتیں شامل ہیں۔

کیونکہ نماز سے (بشرطیکہ نماز ہو) انسان کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم ہو جاتا ہے، جس سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوتی ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر اس کے عزم و ثبات کا باعث، اور ہدایت کا ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔

یعنی بے حیائی اور برائی سے روکنے میں اللہ کا ذکر، اقامت صلوٰۃ زیادہ موثر ہے۔ اس لئے کہ آدمی جب تک نماز میں ہوتا ہے، برائی سے رکا رہتا ہے، لیکن بعد میں اس کی تاثیر کمزور ہو جاتی ہے، اس کے برعکس ہر وقت اللہ کا ذکر اس کے لئے ہر وقت برائی میں مانع رہتا ہے۔

نماز کی فضیلت احادیث کی روشنی میں

حضرت عبداللہ بن قرطؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر نماز اچھی ہوئی تو باقی اعمال بھی اچھے ہوں گے، اور اگر نماز خراب ہوئی تو باقی اعمال بھی خراب ہوں گے۔ (طبرانی، ترغیب)

نماز کی پابندی پر جنت

حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص نماز پڑھنے کو ضروری سمجھے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسند احمد، ابویعلی، بزار، مجمع الزوائد)

ذاکر میں شمار

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص ان

پانچ فرض نمازوں کو پابندی سے پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا۔ (ابن خزیمہ)

عذاب سے بچنے کا ذریعہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے نماز کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا، جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی۔ اس کے پورے ایماندار ہونے کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہوگی۔

جو شخص نماز کا اہتمام نہیں کرتا اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگی، نہ اس کے پورے ایماندار ہونیکی کوئی دلیل ہوگی، نہ عذاب سے بچنے کا کوئی ذریعہ ہوگا اور وہ قیامت کے دن فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (مسند احمد طبرانی۔ مجمع الزوائد)

ایمان کے بعد سب سے پہلے نماز

حضرت ابو مالک اشجعیؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سب سے پہلے اسے نماز سکھاتے۔ (طبرانی)

ایک نماز سے دوسری نماز کے درمیان کا وقت

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ پانچوں نمازیں درمیانی اوقات کیلئے کفارہ یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک جو صغیرہ گناہ ہوجاتے ہیں وہ نماز کی برکت سے معاف ہوجاتے ہیں۔ اس کے بعد

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایک شخص کا کوئی کارخانہ ہے جس میں وہ کچھ کاروبار کرتا ہے اس کے کارخانہ اور مکان کے درمیان پانچ نہریں پڑتی ہیں۔ جب وہ کارخانہ میں کام کرتا ہے تو اس کے بدن پر میل لگ جاتا ہے یا اسے پسینہ آجاتا ہے، پھر گھر جاتے ہوئے ہر نہر پر غسل کرتا ہوا جاتا ہے۔ اس بار بار غسل کرنے سے اس کے جسم پر میل نہیں رہتا۔ یہی حال نماز کا ہے کہ جب بھی کوئی گناہ کرلیتا ہے تو دعا استغفار کرنے سے اللہ تعالیٰ نماز سے پہلے کے تمام گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ (بزار۔ طبرانی، مجمع الزوائد)

نماز پڑھنے والا اللہ کی حفاظت میں

حضرت جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص فجر کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے (لہٰذا اسے نہ ستاؤ) اور اس بات کا خیال رکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں لئے ہوئے شخص کو ستانے کی وجہ سے تم سے کسی چیز کا مطالبہ نہ فرمالیں کیونکہ جس سے اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں لئے ہوئے شخص کے بارے میں مطالبہ فرمائیں گے اس کی پکڑ فرمائیں گے پھر اسے اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈال دیں گے۔ (مسلم)

نماز میں استقبال قبلہ اور رکوع وسجود کی فضیلت

حضرت ابو المنیبؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نوجوان کو نماز پڑھتے دیکھا۔ اس نے نماز کو خوب لمبا کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم میں سے اس نوجوان کو کون جانتا ہے؟ ایک شخص نے کہا میں جانتا ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے

کہا اگر میں اسے جانتا ہوتا تو میں اس کو رکوع و سجود زیادہ ادا کرنے کا حکم دیتا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سارے گناہ اس کے کندھوں پر رکھ دیئے جاتے ہیں پھر وہ جب رکوع و سجود کرتا ہے تو اس سے گناہ گر جاتے ہیں''۔[الحلیۃ للحافظ أبی نعیم الأصبهانی: ۹۹/۶۔۱۰۰]

حضرت زید بن سلامؓ سے روایت ہے کہ انہیں حضرت ابو سلامؓ نے حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا....اس میں یہ بات بھی تھی کہ ''اللہ تعالیٰ تم کو نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہے۔ پس جب تم نماز پڑھو تو ادھر ادھر مت دیکھو۔ کیونکہ اللہ اپنے چہرے کو بندے کے چہرے پر مرکوز رکھتا ہے جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے''۔

[جامع الترمذی، أبواب الأمثال، باب ما جاء فی مثل الصلاۃ والصیام والصدقۃ ۲۸۶۳۔]

تین باتوں کی وصیت

حضرت ابو درداءؓ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ ہر مہینے تین دن روزے رکھنا۔ سونے سے پہلے وتر پڑھنا اور فجر کی دو رکعت سنت ادا کرنا۔ (طبرانی۔مجمع الزائد)

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز چھوڑ دی وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے سخت ناراض ہوں گے۔(بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

بچے کو نماز کا حکم

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور دادا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم کیا کرو۔ دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے انہیں مارو اور اس عمر میں پہنچ کر (بہن بھائی کو) علیحدہ علیحدہ بستروں پر سلاؤ۔

فائدہ: مار ایسی ہو کہ جس سے کوئی جسمانی نقصان نہ پہنچے نیز چہرے پر نہ ماریں۔ (ابوداؤد)

وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اللہ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''نماز کو وقت پر ادا کرنا'' انہوں نے کہا پھر کون سا؟ آپؐ نے فرمایا، ''والدین کے ساتھ نیکی کرنا'' انہوں نے کہا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا'' عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ یہ باتیں آپ ﷺ نے مجھے بیان فرمائیں اگر میں آپ سے اور پوچھتا تو آپ اور بتاتے۔

(صحیح البخاری، کتاب المواقیت، باب فضل الصلوۃ لوقتھا، صحیح مسلم کتاب الایمان، باب بیان کون الایمان باللہ تعالیٰ أفضل الأعمال)

ایمان کے بعد نماز

حضرت مالک بن انسؓ اپنے چچا ابو سہیل بن مالکؓ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ سے سنا طلحہ بن عبید اللہؓ بیان کرتے ہیں، اہل نجد سے بکھرے ہوئے بالوں والا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اس کی گنگناہٹ سنی جا رہی تھی، لیکن سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہتا ہے حتیٰ کہ جب قریب آیا تو پتہ چلا کہ وہ اسلام کے متعلق پوچھ رہا تھا کہ وہ کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"رات اور دن میں پانچ نمازیں ادا کرنا"۔ اس نے پوچھا کیا اس کے علاوہ مجھ پر کوئی اور نماز بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، "نہیں مگر یہ کہ آپ نفلی نماز ادا کریں"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "اور رمضان المبارک کے روزے رکھے"۔ اس نے پوچھا کہ اس کے علاوہ کوئی اور روزہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا، "نہیں مگر یہ کہ تو نفلی روزہ رکھے" اور رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا تو کہنے لگا اس کے علاوہ کوئی اور ہے؟ آپؐ نے فرمایا، "نہیں مگر یہ کہ آپ نفلی صدقات کریں۔" حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ آدمی یہ کہتے ہوئے واپس گیا کہ میں ان چیزوں پر کچھ نہ زیادہ کروں گا نہ کم کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "وہ کامیاب ہوگیا۔ اگر اس نے سچ کہا (اور ثابت قدم رہا۔)

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب الذکوۃ الاسلام)

حضرت ابوایوب انصاریؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، "ہر نماز اپنے سے پہلے کے گناہ مٹا دیتی ہے"۔ (مسند احمد: ۵/۴۱۳)

رسول اللہ ﷺ کی وصیت

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ کی عام وصیت یہ تھی "نماز اور غلاموں کا خیال رکھنا"۔ (سنن ابن ماجہ ابواب الوصایا)

نماز کا اہتمام

حضرت ابوقتادہ بن ربعیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں، میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس بات کی میں نے ذمہ داری لے لی ہے کہ جو شخص (میرے پاس) اس حال میں آئے گا کہ اس نے ان پانچ نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کیا ہوگا اس کو جنت میں داخل کروں گا

اور جس نے نمازوں کا اہتمام نہیں کیا ہوگا تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں (چاہے معاف کردوں یا سزا دوں)۔ (ابوداؤد)

برائی سے روکنے کا ذریعہ

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، فلاں شخص (رات کو) نماز پڑھتا ہے پھر صبح ہوتے ہی چوری کرتا ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، اس کی نماز اس کو اس برے کام سے عنقریب ہی روک دے گی۔ (بزار، مجمع الزوائد)

فرض نمازوں کی فضیلت

حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، جو مسلمان بھی فرض نماز کا وقت آنے پر اس کے لئے اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر خوب خشوع کے ساتھ نماز پڑھتا ہے جس میں رکوع بھی اچھی طرح کرتا ہے تو جب تک کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے یہ نماز اس کے لئے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور نماز کی یہ فضیلت اس کو ہمیشہ حاصل ہوتی رہے گی۔ (مسلم)

فائدہ: نماز کا خشوع یہ ہے کہ دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور خوف ہو اور اعضاء میں سکون ہو، اور خشوع میں یہ بات بھی شامل ہے کہ قیام کی حالت میں نگاہ سجدے کی جگہ پر ہو اور رکوع میں پیروں کی انگلیوں پر ہو اور سجدے میں ناک پر اور بیٹھنے کی حالت میں گود پر ہو۔

پانچوں نمازوں کی فضیلت

"اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط
اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا"

''نماز کو قائم کرو آفتاب کے ڈھلنے سے لیکر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا''۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۸)

۱۔ آفتاب کے ڈھلنے کے بعد، ظہر اور عصر کی نماز اور رات کی تاریکی تک مراد مغرب اور عشاء کی نمازیں ہیں اور قرآن الفجر سے مراد فجر کی نماز ہے۔ قرآن، نماز کے معنیٰ میں ہے۔ اس کو قرآن سے اس لئے تعبیر کیا گیا ہے کہ فجر میں قراءۃ لمبی ہوتی ہے۔ اس طرح اس آیت میں پانچوں فرض نمازوں کا اجمالی ذکر آجاتا ہے۔ جن کی تفصیلات احادیث میں ملتی ہیں اور جوامت کے لئے عملی تواتر سے بھی ثابت ہیں۔

۲۔ یعنی اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں بلکہ دن کے فرشتوں اور رات کے فرشتوں کا اجتماع ہوتا ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے۔ (صحیح بخاری)

ایک اور حدیث میں ہے کہ رات والے فرشتے جب اللہ کے پاس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود خوب جانتا ہے۔

تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ فرشتے کہتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے تھے، اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس سے آئے ہیں تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے ہی چھوڑ کر آئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ"

''جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھیے اور نماز قائم کیجئے۔ یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ بے شک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے''۔ (سورہ العنکبوت:۴۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَیْتُمُ الزَّكٰوۃَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ"

''اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوۃ دیتے رہو گے''۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک ''یقیناً میں تمہاری برائیاں تم سے دور رکھوں گا اور تمہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں''۔ (سورہ المائدہ:۱۲)

پانچوں نمازوں کی مثال

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مجھے بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر بہتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہائے تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گا؟''

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے ''کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل رہ جائے گا؟'' تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کسی قسم کا میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، ''یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے۔ اللہ ان نمازوں کے ذریعے سے گناہ مٹا دیتا ہے''۔

(صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب الصلوات الخمس کفارۃ۔ وصحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ۔ باب المشی إلی الصلوۃ تمحی بہ الخطایا وترفع بہ الدرجات)

نماز فجر کی فضیلت

حضرت انس بن سیرینؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جُندُب بن عبداللہؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص صبح کی نماز پڑھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ

کی امان میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تم سے اپنی امان کی بابت کسی قسم کی باز پرس نہ کرے، پس وہ اس کو پالے اور پھر اس کو جہنم میں اوندھے منہ گرادے''۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ)

اس حدیث میں صبح کی نماز کی تاکید واہمیت بیان کی گئی ہے کہ اس میں غفلت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت باز پرس ہوگی اور نمازی آدمی اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان میں ہوجاتا ہے تو اس کو کسی قسم کی تکلیف پہنچانے سے گریز کرنا چاہیئے اس طرح اس حدیث میں صبح کی نماز پابندی سے پڑھنے کی ترغیب اور اس کی حفاظت کرنے والے کی فضیلت کے ساتھ ساتھ ایسے شخص کے لئے کسی کو تکلیف دینے سے سختی کے ساتھ روکا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرۃؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، ''اکیلی نماز کے مقابلہ میں باجماعت نماز پچیس درجے افضل ہے اور صبح کی نماز میں رات اور دن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں''۔ اس کے بعد حضرت ابو ہریرۃؓ کہتے ہیں اگر چاہو تو قرآن کی یہ آیت پڑھو ''اور فجر کا قرآن پڑھنا یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے'' (یعنی اس وقت رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں)۔ (سورہ الاسراء: ۷۸)

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ (اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا)

صبح کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابوبکرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آئے ہوئے شخص کو ستائے گا اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں پھینک دیں گے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

حضرت قیسؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا

کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ آپ ﷺ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھ کر فرمایا ''تم عنقریب اپنے رب کو دیکھو گے جیسا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اس (رب تعالیٰ) کے دیکھنے میں تم کو کوئی بھیڑ محسوس نہیں ہوگی پس اگر استطاعت رکھتے ہو کہ تم سے دو نمازیں طلوع شمس وغروب شمس سے قبل (یعنی فجر وعصر) فوت نہ ہوں تو ایسا کرو۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا فرمان تلاوت کیا: ''اور اپنے رب کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا رہ'' سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے'' اور مسلم شریف کی روایت میں زائد بات یہ ہے ''یعنی عصر اور فجر۔''

[صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب فضل صلاۃ الفجر۔ وصحیح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب فضل صلاتی الصبح والعصر والمحافظۃ علیھما]

ظہر کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اگر لوگوں کو ظہر کی نماز کیلئے دوپہر کی گرمی میں چل کر مسجد جانے کی فضیلت معلوم ہوجاتی تو وہ ظہر کی نماز کیلئے دوڑتے ہوئے جاتے، اور اگر انہیں عشاء اور فجر کی نمازوں کی فضیلت معلوم ہوجاتی تو وہ ان نمازوں کیلئے مسجد جاتے چاہے کسی بیماری کی وجہ سے گھسٹ کر ہی جانا پڑتا۔

(بخاری)

ظہر کے بعد اور پہلے والی سنتوں کی فضیلت

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور ظہر کے بعد چار رکعتیں پابندی سے پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ پر حرام فرمادیتے ہیں۔ (نسائی)

فائدہ: ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں اور ظہر کے بعد کی چار رکعتوں میں سے دو رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں اور دو نفل ہیں۔

ظہر کے بعد نماز کی فضیلت

حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو بھی مؤمن بندہ ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھتا ہے اسے جہنم کی آگ انشاءاللہ کبھی نہیں چھوئے گی۔ (نسائی)

نمازِ عصر کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى"

''نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیانی نماز کی''۔ (البقرہ : ۲۳۸)

حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ غزوۂ احزاب کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اللہ ان کفار کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھرے کہ انہوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر کی نماز) سے مشغول کر دیا''۔ پھر آپؐ نے مغرب اور عشاء کے درمیان عصر کی نماز ادا کی۔ (صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الدلیل لمن قال الصلاۃ الوسطیٰ ھی صلاۃ العصر)

حضرت ابو بصرہ غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو مخمص نامی جگہ پر نمازِ عصر پڑھائی تو فرمایا ''یہ نماز آپ ﷺ سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی (یعنی فرض کی گئی) انہوں نے اس کو ضائع کر دیا۔ پس جس نے اس نماز کی حفاظت کی اس کو دوگنا ثواب ملے گا اور اس کے بعد شاہد (ستارہ) طلوع ہونے تک اور کوئی نماز نہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الأوقات التی نھی عن الصلاۃ فیھا)

نماز عشاء اور فجر کی فضیلت

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو عمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفانؓ مغرب

کی نماز کے بعد مسجد میں داخل ہوئے اور اکیلے ہی بیٹھ گئے، میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا تو انہوں نے کہا: میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، ''جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو اس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی تو اس نے گویا ساری رات نماز پڑھی۔''

(صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ''منافقین پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری کوئی نماز نہیں اور اگر وہ ان کی فضیلت جان لیں تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوں خواہ ان کو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے، اور بے شک میں نے ارادہ کیا کہ مؤذن کو حکم دوں کہ وہ اقامت کہے۔ پھر میں کسی کو امامت کرانے کا حکم دوں۔ پھر میں آگ کا شعلہ لے کر اس کے بعد نماز میں حاضر نہ ہونے والوں کو جلا ڈالوں''۔

(صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب فضل العشاء فی الجماعۃ۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ الجماعۃ وبیان التشدید فی التخلف عنھا)

حضرت ابو عمیر بن انس اپنے چچا سے جو کہ نبی ﷺ کے صحابی ہیں، روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا ''منافق صبح اور عشاء کی نماز پڑھنے نہیں آتا''۔ (مسند أحمد: ۵/۵۷)

حضرت ابو ہریرہؓ کی مرفوع حدیث جس میں ہے کہ ''اگر لوگ عشاء اور صبح کے نماز کی فضیلت جان لیں تو انہیں گھٹنوں کے بل بھی آنا پڑے تو وہ ضرور آئیں''۔

(صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الاستھام فی الأذان۔ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب تسویۃ الصفوف)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''سات آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اپنے سائے میں جگہ دے گا۔ اس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

(۱) انصاف کرنے والا حکمران (۲) وہ نوجوان جس کی نشو ونما اللہ کی عبادت میں ہوئی ہو (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہو (۴) وہ دو آدمی جو ایک دوسرے

سے صرف اللہ کے لیے محبت کرتے ہوں، اس پر وہ باہم جمع ہوتے اور اسی پر ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہوں (۵) وہ آدمی جسے کوئی حسین وجمیل عورت دعوتِ گناہ دے لیکن وہ اس کے جواب میں کہے کہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ آدمی جس نے کوئی صدقہ کیا اور اسے چھپایا حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہیں کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا (۷) وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔''

(صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ وفضل المساجد۔ وصحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب فضل إخفاء الصدقۃ)

اطمنان سے سجدہ کرنے کی فضیلت

حضرت سمرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم نماز کی حالت میں سجدہ سے سر اٹھائیں تو اطمینان سے زمین پر بیٹھیں، پنجوں کے بل نہ بیٹھیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فرض نماز کے بعد اذکار کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے (اور یہ حدیث قتیبہ کی ہے) فقراء مہاجرین رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا بلند درجات اور دائمی نعمتوں کے مستحق تو مال دار لوگ ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہ کیسے؟''

انہوں نے عرض کیا: وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں جب کہ ہم صدقہ نہیں کرتے۔ وہ غلام آزاد کرتے ہیں، جب کہ ہم غلام آزاد نہیں کرتے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ جس کے ذریعے سے تم اپنے سے پہلے

والے لوگوں کو پا لو اور اپنے سے بعد میں آنے والوں سے آگے بڑھ جاؤ؟ اور پھر تم سے زیادہ افضل کوئی نہ ہو مگر وہی شخص جو تمہاری ہی طرح کرے''۔ انہوں نے عرض کیا، کیوں نہیں، اللہ کے رسول ﷺ! ایسا عمل ضرور بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''تم ہر نماز کے بعد ۳۳۔۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر پڑھا کرو''۔

(صحیح البخاری، کتاب الأذان باب الذکر بعد الصلاۃ۔ وصحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ)

نماز کے بعد اذکار کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمروؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، ''دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان بھی ان کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا' وہ آسان ہیں، لیکن ان پر عمل کرنے والے کم ہیں۔

ایک تو یہ کہ ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ سبحان اللہ، الحمدللہ، اور اللہ اکبر کہے، یہ زبان پر تو ایک سو پچاس ہیں لیکن میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔

اور دوسری یہ کہ سوتے وقت ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔ یہ زبان پر تو سو ہیں لیکن میزان میں ایک ہزار ہیں۔''

صحابہؓ کہتے ہیں کہ البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ انہیں اپنے ہاتھ پر شمار کرتے تھے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیسے آسان ہیں جبکہ اس پر عمل کرنے والے قلیل ہیں؟ آپؐ نے فرمایا:

''تم میں سے کسی ایک کے پاس سوتے وقت شیطان آتا ہے اور یہ تسبیحات پڑھنے سے پہلے اس کو سلا دیتا ہے، اور نماز کے وقت اس کے پاس آتا ہے تو ان تسبیحات پڑھنے سے پہلے اس کو کوئی کام یاد دلا دیتا ہے اور وہ نماز کے بعد کی تسبیحات نہیں کر پاتا۔''

(سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب فی التسبیح عند النوم۔۵۰۶۵)

نماز کے بعد نماز کے انتظار کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتلاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطائیں مٹا دیتا ہے اور درجے بلند فرما دیتا ہے؟'' صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا۔ کیوں نہیں، اللہ کے رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا'' مشقت و ناگواری کے باوجود کامل وضو کرنا۔ مسجد کی طرف زیادہ قدم چلنا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا پس یہی رباط ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الأذان۔ صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ)

اور ایک روایت میں ہے ''پس یہی رباط ہے'' پس یہی رباط ہے''۔

ہاتھ پر تسبیح پڑھنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو تسبیح کرتے ہوئے دیکھا اور ابو داؤد کی روایت میں زائد بات یہ ہے کہ ''دائیں ہاتھ سے تسبیح کرتے ہوئے دیکھا''۔ (جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی عقدالتسبیح بالید۔ ۳۴۸۶) وسنن أبی داؤد، کتاب الوتر، باب التسبیح بالحصیٰ)

فتنوں سے پناہ مانگنے کی فضیلت

حضرت مصعبؓ بن سعدؓ بن ابی وقاصؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمیں یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جیسے کتابت سکھی جاتی تھی۔

''اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں بخل سے، میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے، میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں نکمی عمر (بڑھاپے وغیرہ) سے اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں دنیا اور عذابِ قبر سے''۔

اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت سعدؓ اپنی اولاد کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جیسے بچوں کو استاد کتابت سکھاتا ہے اور وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد ان چیزوں سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔
(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من فتنۃ الدنیا۔ ۶۳۹۰ وصحیح البخاری۔ کتاب الجھاد والسیر، باب مایتعوذ من الجبن)

آخری دو سورتیں پڑھنے کی فضیلت

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم فرمایا''۔ (سنن أبی داؤد، کتاب الوتر، باب فی الستغفار ۱۵۲۳)

ہر قدم پر اجر

حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر نماز ہی کے ارادے سے مسجد کی طرف جاتا ہے، تو جب تک وہ اس ارادہ پر قائم رہتا ہے اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ اس کے ایک قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر اس کی ایک برائی مٹا دی جاتی ہے۔ جب تم میں کوئی اقامت سنے تو دوڑ کر نہ چلے اور تم میں سے جس کا گھر مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا اتنا ہی اس کا ثواب زیادہ ہوگا، حضرت ابو ہریرۃؓ کے شاگردوں نے یہ سن کر پوچھا کہ حضرت ابو ہریرۃؓ گھر دور ہونے کی وجہ سے ثواب زیادہ کیوں ہوگا؟ فرمایا۔ اس لئے کہ قدم زیادہ ہوں گے۔ (مؤطا امام مالک)

درمیانی آواز میں قرآن اور نماز

''قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى
وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ''

"کہہ دیجئے کہ اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جس نام سے بھی پکارو تمام اچھے نام اسی کے ہیں نہ تو تو اپنی نماز بہت بلند آواز سے پڑھ اور نہ بالکل پوشیدہ بلکہ اس کے درمیان کا راستہ تلاش کر لے"۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر:۱۱۰)

۱۔ مشرکین مکہ کے لئے اللہ کا صفاتی نام رحمٰن یا رحیم نامانوس تھا اور بعض آثار میں آتا ہے کہ بعض مشرکین نے نبی ﷺ کی زبان مبارک سے یارحمٰن ورحیم کے الفاظ سنے تو کہا کہ ہمیں تو یہ کہنا ہے کہ صرف ایک اللہ کو پکارو اور خود دو معبودوں کو پکار رہا ہے۔جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ابن کثیر)

۲۔ اس کے شان نزول میں حضرت ابن عباس ؓ بیان فرماتے ہیں کہ مکہ میں رسول اللہ ﷺ چھپ کر رہتے تھے، جب اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو آواز کچھ بلند فرما لیتے، مشرکین قرآن سن کر قرآن کو اور اللہ کو گالی گلوچ دیتے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اپنی آواز کو اتنا اونچا نہ کرو کہ مشرکین سن کر قرآن کو برا بھلا کہیں اور نہ آواز اتنی پست کرو کہ صحابہ ؓ بھی نہ سن سکیں۔

خود نبی کریم ﷺ کا واقعہ ہے کہ ایک رات نبی کریم ﷺ کا گزر حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی طرف سے ہوا تو وہ پست آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔اس کے بعد حضرت عمر ؓ کو بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا تو وہ اونچی آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔اس پر آپ ﷺ نے دونوں سے پوچھا تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے فرمایا، میں جس کے لئے پڑھ رہا تھا، وہ میری آواز سن رہا تھا، حضرت عمر ؓ نے جواب دیا کہ میرا مقصد سونے والوں کو جگانا اور شیطان کو بھگانا تھا آپ ﷺ نے صدیق اکبر ؓ سے فرمایا، اپنی آواز تھوڑی بلند کرو اور حضرت عمر ؓ سے کہا، اپنی آواز کچھ پست کرو۔حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ یہ آیت دعا مانگنے کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (بخاری ومسلم، بحوالہ فتح القدیر)

بڑی جماعت کی فضیلت

حضرت قباث ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، دو آدمیوں کی جماعت کی نماز کہ ایک امام ہو ایک مقتدی، اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے۔اسی طرح چار آدمیوں کی جماعت کی نماز آٹھ آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے اور آٹھ آدمیوں کی جماعت کی نماز سو آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے پسندیدہ ہے۔ (بزار، طبرانی، مجمع الزوائد)

حضرت ابی بن کعب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ایک آدمی کا دوسرے کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے افضل ہے اور تین آدمیوں کا باجماعت نماز پڑھنا دو آدمیوں کے باجماعت نماز پڑھنے سے افضل ہے۔اسی طرح جماعت کی نماز میں مجمع جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔ (ابوداؤد)

باجماعت نماز اور انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ ؓ نبی ﷺ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، اپنے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت کا باعث ہے، کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص بہترین وضو کر کے صرف نماز کی نیت سے آتا ہے تو (گھر سے لے کر مسجد میں داخل ہونے تک ہر ایک قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں اور ایک گناہ معاف فرماتے ہیں اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد جب تک نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو وہ نماز میں ہی شمار کیا جاتا ہے اور جب تک اپنی نماز

کی جگہ باوضو بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعا مانگتے رہتے ہیں۔ اے اللہ! اس کو بخش دے، اے اللہ اس پر رحم فرما''۔

اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ'' آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز گھر میں نماز پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔'' آخر حدیث تک۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی مسجد السوق۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ الجماعۃ)

جماعت کی نماز ستائیس درجہ افضل ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس گُنا افضل ہے''۔ (صحیح البخاری: کتاب الأذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ)

دور سے آنے کی فضیلت

حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''تمام لوگوں سے نماز کے اجروثواب کا زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے۔ پھر وہ جو اس سے بھی دور سے آتا ہے اور باجماعت نماز ادا کرنے کا انتظار کرنے والا تنہا نماز پڑھ کر سو جانے والے سے زیادہ اجروثواب کا مستحق ہے''۔

(صحیح البخاری۔ کتاب الأذان، باب فضل صلاۃ الفجر فی جماعۃ، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل کثرۃ الخطا إلی المساجد)

نیت کے مطابق فیصلہ

حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ ''ایک آدمی تھا جس کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا۔ اس کے باوجود اس کی کوئی نماز جماعت سے نہیں چھوٹتی تھی۔ اس کو کہا گیا یا میں نے کہا ایک گدھا خرید لو تا کہ اندھیرے اور گرمی کے وقت میں اس پر سوار ہو کر آسکو تو

اس نے جواب دیا مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پڑوس میں ہو۔ میں تو چاہتا ہوں کہ میرے لیے گھر سے مسجد کی طرف آنے اور واپس جانے کا ثواب لکھ دیا جائے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اللہ تیری نیت کے مطابق تیرے لیے اجروثواب جمع کر دیا ہے۔ (جس ثواب کی تم نے نیت کی وہ تمہیں مل گیا''۔) (صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ باب فضل کثرۃ الخطا إلی المساجد)

جنت میں مہمانی تیار کرنا

حضرت ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، ''جو شخص صبح یا شام مسجد کی طرف جاتا ہے تو اللہ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے۔ جب وہ صبح یا شام کو جائے''۔ (صحیح البخاری کتاب الاذان، باب فضل من غدا إلی المسجد ومن راح، وصحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المشی إلی الصلاۃ تمحی بہ الخطایا وترفع بہ الدرجات)

اندھیرے میں مسجد جانے کی فضیلت

حضرت بریدہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ''اندھیرے میں مسجدوں کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت کے دن مکمل روشنی کی خوشخبری سنا دو''۔

(سنن آبی داود، کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی المشی إلی الصلاۃ فی الظلم)

اس حدیث میں عشاء اور فجر کی نمازوں میں مساجد کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن کامل روشنی ملنے کی بشارت دی گئی ہے۔ جس سے وہ پُل صراط اور دوسرے مراحل آسانی سے طے کر لیں گے۔

باجماعت نماز اور شیطانی وسوسے

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا،

”کسی بستی و دیہات میں موجود تین آدمی با جماعت نماز کا اہتمام نہ کریں تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔ پس آپ باجماعت نماز کو لازم پکڑیں، بھیڑیا ریوڑ سے دور اور الگ تھلگ رہنے والی بکری کو کھا جاتا ہے“۔ راوی زائدہ نے کہا سائب بن حبیش راوی نے الجماعۃ کا معنی باجماعت نماز ہے۔ (سنن أبی داؤد کتاب الصلاۃ، باب التشدید فی ترک الجماعۃ)

پہلی صف کی فضیلت

حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو فرمایا ”فلاں شخص موجود ہے؟“ عرض کیا گیا نہیں تو آپؐ نے فرمایا ”کہ فلاں شخص حاضر ہے؟“ انہوں نے عرض کیا نہیں:

(فرمایا) ”یہ دو نمازیں (عشاء اور فجر) منافقوں پر بہت بھاری ہیں اور اگر تم ان کا ثواب جان لو تو تمہیں اگر گھٹنوں کے بل بھی آنا پڑے تو تم آؤ۔

نماز کی پہلی صف فرشتوں جیسی ہے۔ اگر تم اس کی فضیلت جان لو تو اس کی طرف جلدی کرو۔ ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے افضل ہے، دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے اور جس قدر زیادہ لوگوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھی جائے گی اسی قدر اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوگی“۔

(سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ باب فی فضل صلاۃ الجماعۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، وہ تمہیں نماز پڑھائیں گے اگر درست پڑھائیں گے تو تم کو اس کا اجر و ثواب ملے گا اور ان کو بھی، اور اگر نماز میں غلطی کریں گے تو تمہیں تو نماز کا اجر و ثواب ملے گا اور اس غلطی کا وبال ان پر ہوگا“۔

(صحیح البخاری کتاب الأذان، باب إذا لم یتم الإمام وأتم من خلفہ)

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”اپنی صفیں برابر کرو، کیونکہ صفوں کو برابر اور درست کرنا کمال نماز میں سے ہے“۔

ایک روایت میں ہے ”(صفوں کو سیدھا کرنا) نماز کو قائم کرنے کا ایک حصہ ہے“۔

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب تسویۃ الصفوف عند الإقامۃ۔ صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف وإقامتھا)

صفوں کو آپس میں ملانے کی فضیلت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”جو صف کو ملائے گا اللہ اس کو ملائے گا اور جو صف کو توڑے گا اللہ اس کو توڑے گا“۔

(سنن أبی داؤد: کتاب الصلوٰۃ، باب تسویۃ الصف)

سُترہ کے قریب کھڑے ہونے کی فضیلت

حضرت سہل بن ابی حثمہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ”جب تم میں سے کوئی سترہ کی طرف نماز پڑھے تو وہ سترہ کے قریب ہو کر کھڑا ہو، شیطان اس کی نماز نہیں توڑ سکے گا“۔ (سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ)

نمازی کے آگے سے روکنے کی فضیلت

حضرت ابو صالح سمانؒ روایت کرتے ہیں، میں نے حضرت ابو سعید خدریؓ کو جمرہ کے دن سُترہ کی طرف نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو بنو ابی معیط قبیلہ کا ایک نوجوان ان کے آگے سے گزرنے لگا تو اس پر حضرت ابو سعید خدریؓ نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا، تو نوجوان نے دیکھا کہ گزرنے کا کوئی اور راستہ نہیں، تو وہ پھر ان کے آگے سے گزرنے لگا، اس پر حضرت ابو سعید خدریؓ نے پہلے سے بھی زیادہ سختی کے ساتھ اس کو پیچھے ہٹایا، تو وہ جوان حضرت ابو سعید خدریؓ پر ناراض ہو گیا اور مروان بن حکم سے ان کی شکایت کی۔

حضرت ابو سعید خدریؓ نوجوان کے پیچھے مروان کے پاس چلے گئے تو مروان نے پوچھا حضرت ابو سعید! آپ کا اپنے بھتیجے سے کیا معاملہ ہوا؟ تو حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جب تم میں سے کوئی سُترہ کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو اور اگر کوئی اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو وہ اس کو پیچھے ڈھکیلے (روکے) اور اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ تو شیطان ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب یرد المصلی من مربین یدیہ)

تشریح: یہ حدیث سُترہ کی مشروعیت کی دلیل ہے۔سُترہ سے مراد وہ رکاوٹ ہے جو نمازی اپنی سجدہ گاہ کے آگے نصب یا کھڑا کرتا ہے یا مقرر کرتا ہے جیسے دیوار، ستون، نیزہ یا لکڑی وغیرہ تا کہ یہ سُترہ نمازی اور اس کے آگے گزرنے والے کے درمیان حائل رہے اور اس کی نماز میں کسی کا خلل ونقص نہ آئے۔

یہ ضروری ہے کیونکہ احادیث میں اس کی بہت تاکید ہے۔لیکن افسوس! نمازی حضرات کی اکثریت اس کا اہتمام نہیں کرتی اور اگر اہتمام ہو تو نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو اس طرح گزرنے کے گناہ کا احساس اور ڈر نہیں۔ (واللہ المستعان)

رکوع وسجدے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ

''محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو (صحابہ کرام) ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں۔آپس میں رحمدل ہیں تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں۔اللہ کے

فضل اور رضا مندی کی جستجو میں ہیں۔ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے''۔ (سورہ الفتح:۲۹)

حضرت عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان اچھی طرح وضو کر کے پوری توجہ اور حضورِ قلب سے دو رکعت ادا کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔ (صحیح مسلم، کتاب الوضوء، باب القول بعد الوضوء)

رکوع کے بعد (رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) کہنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام۔ (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه) ''اللہ نے اس کو سن لیا جس نے اس کی تعریف کی۔'' کہے تو تم کہو:

(اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) ''اے ہمارے رب! ہر قسم کی تعریف آپ کے لیے سزاوار ہے''۔

پس جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''۔ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب فضل اللھم ربنا لک الحمد)

گھر واپس آنے تک ثواب

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر سے وضو کر کے مسجد آتا ہے تو گھر واپس آنے تک اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے۔اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور ارشاد فرمایا، اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ (مستدرک حاکم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے رویت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے

کوئی شخص اپنے گھر سے میری مسجد کے لئے نکلتا ہے تو اس کے گھر واپس ہونے تک ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ہر دوسرے قدم پر ایک برائی مٹا دی جاتی ہے۔ (ابن حبان)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اندھیروں میں بکثرت مسجدوں میں جانے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں غوطہ لگانے والے ہیں۔
(ابن ماجہ، ترغیب)

حضرت بُریدہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو لوگ اندھیروں میں بکثرت مسجدوں کو جاتے رہتے ہیں ان کو قیامت کے دن پورے نور کی خوشخبری سنا دیجئے۔ (ابوداؤد)

گناہوں کو مٹانے والا عمل

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، کیا میں تمھیں ایسے عمل نہ بتلاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتے ہیں اور درجے بلند فرماتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ضرور بتلایئے۔ ارشاد فرمایا، ناگواری ومشقت کے باوجود نماز کے انتظار میں رہنا یہی حقیقی رباط ہے۔ (مسلم)

تشریح: رباط کے مشہور معنٰی اسلامی سرحد پر دشمن سے حفاظت کے لئے پڑاؤ ڈالنے کے ہیں جو بڑا عظیم الشان عمل ہے۔ اس حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے ان اعمال کو رباط غالباً اس لحاظ سے فرمایا ہے کہ جیسے سرحد پر پڑاؤ ڈال کر حفاظت کی جاتی ہے۔ اسی طرح ان اعمال کے ذریعہ نفس وشیطان کے حملوں سے اپنی حفاظت کی جاتی ہے۔ (مرقاۃ)

قدموں کے نشانات

مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ ’’مسجد کے قریب کئی گھر خالی ہو گئے تو بنو سلمہ قبیلے نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا، ’’بنو سلمہ! اپنے گھروں

ہی میں رہو تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں تم اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں‘‘۔
(صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل کثرۃ الخطا إلی المساجد)

ہر قدم پر ایک گناہ کے مٹنے کا وعدہ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ’’جس نے گھر میں طہارت یعنی وضو یا غسل کیا، پھر وہ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں گیا تاکہ وہ اللہ کے فرائض میں سے کوئی فریضہ ادا کرے، تو اس کے قدم اس طرح شمار ہوں گے کہ ایک قدم ایک گناہ کو مٹائے گا اور دوسرا قدم ایک درجہ بلند کرے گا‘‘۔ (صحیح مسلم، کتاب المساجد)

بائیں جانب کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص مسجد میں صف کی بائیں جانب اس لئے کھڑا ہوتا کہ وہاں لوگ کم کھڑے ہیں تو اسے اجر ملتا ہے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

فائدہ: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو جب معلوم ہوا کہ صف کے دائیں حصہ کی فضیلت بائیں کے مقابلہ میں زیادہ ہے تو سب کو شوق ہوا کہ اسی طرف کھڑے ہوں جس کی وجہ سے بائیں طرف کی جگہ خالی رہنے لگی۔ اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے بائیں جانب کھڑے ہونے کی فضیلت بھی ارشاد فرمائی۔

خالی جگہ پُر کرنے کی ترغیب

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ صفوں

کی خالی جگہیں پُر کرنے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ (مستدرک حاکم)

مونڈھے نرم رکھنے کی ترغیب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو نماز میں اپنے مونڈھے نرم رکھتے ہیں۔ سب سے زیادہ ثواب دلانے والا وہ قدم ہے جس کو انسان صف کی خالی جگہ کو پُر کرنے کے لئے اٹھاتا ہے۔
(بزار، ابن حبان، طبرانی، ترغیب)

فائدہ: نماز میں اپنے مونڈھے نرم رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی صف میں داخل ہونا چاہے تو دائیں بائیں کے نمازی اس کیلئے اپنے مونڈھوں کو نرم کردیں تاکہ آنے والا صف میں داخل ہو جائے۔

مغفرت کا وعدہ

حضرت ابوجحیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے صف میں خالی جگہ کو پُر کیا اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (بزار، مجمع الزوائد)

رحمت سے دوری

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے ملا دیتے ہیں اور جو شخص صف کو توڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

فائدہ: صف توڑنے کا مطلب یہ ہے کہ صف کے درمیان ایسی جگہ پر کوئی سامان رکھ دے کہ صف پوری نہ ہو سکے یا صف میں خالی جگہ دیکھ کر بھی اسے پر نہ کرے۔

بارہ رکعت نفل نماز پڑھنے کی فضیلت

حضرت عمرو بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عنبسہ بن ابی سفیان نے اپنی مرض الوفات میں ایک خوش کن حدیث سنائی کہ میں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جس نے دن اور رات میں بارہ رکعت (نفل) نماز ادا کی تو ان رکعات کی وجہ سے اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا۔''

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب سے میں نے ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، میں نے یہ رکعات نہیں چھوڑیں۔

حضرت عنبسہؓ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے میں نے ان رکعات کو نہیں چھوڑا۔

حضرت نعمان بن سالمؒ کہتے ہیں کہ میں نے جب سے حضرت عمرو بن اوسؓ سے سنا ہے، میں نے ان رکعات کو نہیں چھوڑا۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''جو مسلمان ہر روز فرائض کے علاوہ اللہ کی رضا کے لئے بارہ رکعت نوافل ادا کرتا رہے گا اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا۔'' [صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل السنن الراتبۃ قبل الفرائض وبعدھن وبیان عددھن ۷۲۸]

تشریح: ان رکعات سے مراد ''چار رکعت نماز ظہر سے پہلے، دو نماز ظہر کے بعد، دو بعد نماز مغرب، دو بعد نماز عشاء، اور دو قبل نماز فجر ہیں۔

جمعہ کے دن کی فضیلت

حضرت ابو حازمؒ حضرت ابو ہریرہؓ سے اور ربعی بن حراش حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اللہ نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعۃ المبارک سے بھٹکا دیا۔ یہود کے لیے ہفتہ کا دن اور نصاریٰ کے لیے اتوار کا دن مقرر کیا گیا۔ پس اللہ ہمیں لایا اور اللہ نے ہم کو جمعہ کے دن کی طرف ہدایت دی۔ پس جمعہ ہفتہ اور اتوار بنا دیا اور اسی طرح وہ قیامت کے دن بھی ہمارے بعد ہوں گے۔ ہم دنیا میں سب سے آخر میں آنے والے اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ جن کا سب مخلوق سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا''۔ (صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب ھدایۃ ھذہ الأمۃ لیوم الجمعۃ)

سب سے بہتر دن

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''سب سے بہتر دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے اسی میں آدمؑ پیدا کیے گئے، وہ اسی میں جنت میں داخل کیے گئے اور اسی میں ان کو جنت سے نکالا گیا اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی''۔
(صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب فضل یوم الجمعۃ)

درود کی کثرت

حضرت اوس بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں حضرت آدمؑ کو پیدا کیا گیا، اسی میں ان کی وفات ہوئی۔ اسی میں ''نفخہ' اور ''صعقہ'' ہونگے۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے

درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔'' ہم نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! ہمارا درود آپؐ پر کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہونگے؟ پس آپؐ نے فرمایا۔
''اللہ نے انبیاء کے اجساد زمین پر حرام کر دیئے ہیں''۔
(سنن أبی داؤد، کتاب الصلوۃ باب فضل یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ)

تشریح:

''**النفخه**'' اور'' **الصعقه**'' قیامت کو پیش آنے والے امور یعنی جب حضرت اسرافیلؑ اللہ کے حکم سے صور (قرن) میں پھونکیں گے اور تمام مخلوق گھبراہٹ کا شکار ہو کر فنا ہو جائے گی۔ درود شریف کثرت سے پڑھنا خاص طور پر جمعۃ المبارک کے دن محسنِ انسانیت، رسول اللہ ﷺ کے اس احسان کا بدلہ اتارنے کی کوشش ہے، جو آپؐ نے ہم پر کیا کہ اپنی جان کو مصائب و آلام میں ڈال کر، مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے، حرص و طمع کی پروانہ کرتے ہوئے، خوف و رعب کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ہمارے لیے ایک بہترین دینی شاہراہ چھوڑ کر گئے کہ جس پر چل کر ہم دنیا و آخرت کی سعادتوں کے مستحق بن سکتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ پر درود پیش ہونے کا تعلق امورِ برزخ سے ہے اور برزخ کے امور ایمان بالغیب کی قسم سے ہیں جن کی حقیقت و کیفیت سے تعرض کے بغیر ان پر صرف ایمان لانا فرض و واجب ہے۔

قبر میں انبیاء و رسل کے اجسام کے سوا تمام اجسام مٹی ہو جاتے ہیں لیکن انبیاء کے اجسام مٹی نہیں ہوتے باقی کسی کے جسم کی گارنٹی نہیں۔

اجسادِ انبیاءؑ کے محفوظ رہنے کا مطلب ان کی دنیاوی زندگی کی طرح زندگی نہیں بلکہ تمام انسانوں کی طرح وہ بھی فوت ہو چکے ہیں اور ان کو موت آچکی ہے۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر سے بھی روح انور پرواز کر چکی ہے اور آپ ﷺ کو غسل و کفن دے کر دفنا دیا گیا اور آپ ﷺ کی قبر مبارک مدینہ منورہ میں موجود ہے اللہ تعالیٰ

نے قرآن مجید میں فرمایا:

(اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ) یقیناً خود آپ بھی مرنے والے ہیں اور یہ سب بھی مرنے والے ہیں‘‘۔ (سورہ الزمر:۳۰)

یہی وجہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے بارے میں حضرت عمرؓ اور دوسرے چند صحابۂ کرامؓ نے اختلاف کیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے صحابہ کرام کے مجمع میں خطبہ ارشاد فرمایا:

’’اے لوگو! تم میں سے جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا اور ان کو اپنا معبود جانتا تھا تو بے شک محمد ﷺ وفات پا گئے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا، تو اللہ تعالیٰ زندہ موجود ہیں جس کو موت نہیں آئے گی۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

"وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَ سَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ"

’’محمد ایک رسول ہی ہیں، ان سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے ہیں، کیا اگر وہ مر جائیں یا شہید ہو جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل اسلام سے پھر جاؤ گے اور جو کوئی اپنی ایڑیوں پر پھر جائے تو وہ ہرگز اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا، عنقریب شکر گزاروں کو نیک بدلہ دے گا‘‘۔ (سورہ آل عمران آیت نمبر:۱۴۴)

یہ خطبہ سن کر حضرت عمرؓ کہنے لگے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اللہ آپ کو زندگی دے۔ ہم قرآن کی اس آیت کو تو بھول ہی چکے تھے۔ (صحیح البخاری) کتاب المغازی، باب وفات النبی ﷺ)

لہٰذا وفاتِ رسول ﷺ کے بارے میں کتاب وسنت کے دلائل اور اجماعِ صحابۂ کرامؓ کے برعکس قبر میں آپ ﷺ کی دنیا کی زندگی جیسی زندگی کا اعتقاد رکھنا یا سمجھنا کہ

ایک لحظہ کے لئے موت آئی تھی اور وصال فرما گئے اور پردہ فرما گئے وغیرہ الفاظ بولنا یا اعتقاد رکھنا صحیح عقیدہ کے خلاف ہے۔

غسل جمعہ اور خطبۂ جمعہ کی فضیلت

حضرت سلمان فارسیؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ’’جو شخص جمعۃ المبارک کے دن غسل کرے، اپنی طاقت کے مطابق پاکیزگی حاصل کرے، تیل لگائے یا خوشبو استعمال کرے، پھر جمعہ ادا کرنے کے لیے گھر سے نکلے اور مسجد میں بیٹھنے کے لیے دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ کرے (بلکہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے) پھر جو مقدر میں ہو نماز پڑھے اور جب امام خطبہ شروع کرے خاموش رہے۔ اس پر اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں‘‘۔ (صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب الدھن للجمعۃ)

تشریح: اس حدیث میں جمعۃ المبارک ادا کرنے کی فضیلت واہمیت اور اس کے آداب بیان ہوئے ہیں کہ جمعہ کے دن حسبِ استطاعت مکمل صفائی وطہارت اور پاکیزگی اختیار کی جائے اور تیل وخوشبو استعمال کی جائے تاکہ اجتماع کی وجہ سے ایک دوسرے کی بدبو نہ آئے اور جمعہ ادا کرنے کے لیے جلد مسجد میں جائے۔ پھر مسجد میں جا کر دوسرے احباب کا مکمل احترام اور لحاظ رکھے، لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے نہ ہی دو آدمیوں کے درمیان گھس کر بیٹھنے کی کوشش کرے اور خطبۂ جمعہ خاموشی اور پوری توجہ سے سنے۔ ان آداب کا خیال رکھنے والا حدیث میں مذکورہ فضیلت کا مستحق ہوگا۔ (ان شاءاللہ)

جمعہ کو دوسری گھڑی میں جانے والے کا ثواب

مؤطا امام مالک میں ہے کہ ’’پہلی گھڑی میں‘‘ ’’اور جو اس کے بعد والی گھڑی

میں گیا تو اس نے گویا ایک گائے قربان کی اور جو تیسری گھڑی میں گیا تو گویا اس نے سینگوں والا مینڈھا قربان کیا اور جو چوتھی گھڑی میں گیا تو اس نے گویا ایک مرغی کا صدقہ کر کے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کی اور جو پانچویں گھڑی میں گیا تو اس نے گویا ایک انڈہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کیا۔ پس جب امام خطبہ کے لیے آ جائے تو فرشتے مسجد کے اندر حاضر ہو کر ذکر (خطبہ) سنتے ہیں''۔(صحیح البخاری: کتاب الجمعۃ، باب فضل الجمعۃ۔ صحیح مسلم: کتاب الجمعۃ باب الطیب والسواک یوم الجمعۃ)

جمعہ کو آنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے موجود ہوتے ہیں، جو جمعہ کے لیے آنے والوں کے نام ترتیب سے لکھتے ہیں یعنی جو پہلے آیا اس کا پہلے (پھر بعد میں آنے والے کا بعد میں اسی طرح سب کے نام لکھے جاتے ہیں) جب امام خطبہ کے لیے بیٹھ جاتا ہے تو فرشتے اندراج کے رجسٹر لپیٹ کر خطبہ سنتے ہیں جلدی آنے والا ایسا ہے جیسے اس نے اونٹنی کی قربانی پیش کی'' (باقی حدیث اس سے پہلے والی حدیث کی طرح ہے) ابن ماجہ میں ہے ''جو اس کے بعد آیا تو وہ صرف نماز کے لیے آیا''۔

(صحیح مسلم: کتاب الجمعۃ، باب فضل التھجیر یوم الجمعۃ۔ سنن ابن ماجہ: أبواب إقامۃ الصلوات والسنۃ فیھا، باب ما جاء فی التھجیر إلی الجمعۃ)

جمعہ کو اذان کے بعد فوراً مسجد جانا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ"

''اے ایمان والو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر

کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو''۔ (سورہ الجمعہ :۹)

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑنے کا مطلب ہے کہ قصد و ارادہ کرے اور جمعہ کی طرف جانے کا اہتمام کرے۔ یہ مطلب نہیں کہ تیز چل کر یا دوڑ کر جائے بلکہ ''السعی'' کا معنیٰ اہتمام کرنا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ہ

''اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو اور جیسی کوشش اس کی ہونی چاہیئے وہ کرتا بھی رہے''۔ (بنی اسرائیل:۱۹)

جمعہ کے لئے پیدل جانے کی فضیلت

حضرت اوس بن اوس ثقفیؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، ''جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا پھر جمعہ کے لیے جلدی پیدل چل کر گیا اور امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سنا اور لغو و بے ہودگی سے بچا تو اسے ہر قدم کے بدلہ میں ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب ملے گا''۔ (سنن أبی داؤد: کتاب الطھارۃ، باب فی الغسل للجمعۃ)

جمعہ کے دن کا غسل

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ''ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ ہر ہفتے میں ایک دفعہ خوب اچھی طرح غسل کرے جس میں اپنا سر اور باقی بدن دھوئے''۔(صحیح مسلم: کتاب الجمعۃ، باب الطیب والسواک یوم الجمعۃ وصحیح البخاری کتاب الجمعۃ)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ آدمی پر واجب ہے''۔

(صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، وصحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب وجوب الغسل یوم الجمعۃ علی کل بالغ من الرجال)

جمعہ کے دن غسل اور، خوشبو لگانے کی فضیلت

حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، ''جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، خوشبو لگائی اور اپنے لباس میں سے سب سے اچھا لباس پہنا اور پھر (جمعہ کے لیے) گھر سے مسجد میں آیا پھر جتنی چاہی نماز پڑھی اور کسی کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں دی پھر امام کے آنے پر نماز کی ادائیگی تک خاموشی اختیار کی تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا''۔

اور دوسرے مقام پر روایت ہے، حضرت ابوایوب انصاریؓ رسول اللہ ﷺ کے صحابی کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، ''جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر (سکینت اور وقار سے چلتے ہوئے جمعہ کی ادائیگی کے لیے) مسجد میں پہنچا (آگے روایت پہلی روایت کی طرح ہے)''۔ (مسند أحمد (زوائد عبداللہ): ۵/۴۲۰)

جمعہ سے جمعہ اور رمضان سے رمضان تک

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے، ''پانچوں نمازیں جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے دوسرے رمضان تک کے درمیانی وقفوں میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں، بشرطیکہ آدمی کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے''۔

(صحیح مسلم، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ الخمس کفارۃ لما بینھن)

گردنوں کے اُوپر سے پھلانگنے کی ممانعت

حضرت ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، اگر خوشبو ہو تو اسے بھی استعمال کرے اور اچھے کپڑے بھی پہنے۔ اس کے بعد مسجد جائے، پھر مسجد آکر اگر موقع ہو تو نفل نماز پڑھ لیتا ہے اور کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا یعنی لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے پھلانگتا ہوا نہیں جاتا، پھر جب امام خطبہ دینے کیلئے آتا ہے اس وقت سے نماز ہونے تک خاموش یعنی بات چیت نہیں کرتا تو یہ اعمال اس جمعہ سے گذشتہ جمعہ تک کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہو جاتے ہیں۔ (مسند احمد)

جمعہ کو سورۂ کہف پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ''جس نے جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھی تو اس کے لیے دو جمعوں کے درمیانی مدت میں روشنی ہوگی''۔

اور حضرت ابوسعید خدریؓ کی مسندِ دارمی میں موقوف روایت ہے ''اس کے لیے اس کے اور بیت اللہ کے درمیان ہو جائے گی''۔ (المستدرک للحاکم: ۲/۳۶۸) مسند دارمی: ۲/۴۵۴)

مختصر خطبے اور لمبی نماز کی فضیلت

حضرت واصل بن حیانؒ بیان کرتے ہیں حضرت ابو وائلؒ نے کہا حضرت عمارؓ نے ہم کو بلیغ اور مختصر سا خطبہ دیا۔ پس جب وہ اترے تو ہم نے کہا، ابوالیقظان! آپ نے بلیغ اور مختصر سا خطبہ دیا اگر آپ تھوڑا سا لمبا کر لیتے تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''نماز لمبی اور خطبہ مختصر کرنا آدمی کی سمجھ کی نشانی ہے۔ پس نماز لمبی اور خطبہ مختصر کرو اور بعض بیان تو جادو ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب تخفیف الصلوۃ والخطبۃ)

خطبہ جمعۃ المبارک کے مختصر ہونے کا مطلب عام خطبوں سے چھوٹا اور نماز لمبی ہونے کا مطلب عام نمازوں سے لمبی۔ ورنہ آپس میں نسبت مراد نہیں کہ خطبہ نماز سے چھوٹا ہو، کیونکہ خطبہ میں آپ ﷺ اکثر سورہ ق پڑھا کرتے تھے، جس کے تین رکوع ہیں اور آپ کی تلاوت بھی ترتیل سے یعنی آہستہ آہستہ ہوتی تھی۔ پھر آپ جہادی لشکر بھی خطبہ کے دوران روانہ کرتے اور جہاد کے لیے چندہ جمع کرتے اور آنے والے سائلین سے تعاون بھی کراتے اور دعائیں کرتے۔

اور نماز دو رکعت ہوتی اور پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۂ غاشیہ ہوتی اور آپ ﷺ کے رکوع وسجود کی تسبیحات کا صحابۂ کرام نے دس تک اندازہ لگایا ہے تو ظاہر ہے کہ آپ ﷺ کی یہ نماز آپؐ کے اس خطبہ سے تو لمبی نہیں ہوا کرتی تھی۔ (واللہ اعلم)

خطبہ میں تشہد کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، ''ہر وہ خطبہ جس میں تشہد نہ ہو تو وہ کوڑھی ہاتھ کی طرح ہے (یعنی ناقص ہے)''۔

(سنن أبي داؤد، کتاب الأدب، باب في الخطبۃ۔ ۴۸۴۱)

جمعہ کے دن ایک گھڑی کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو القاسم ﷺ نے فرمایا، ''جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے کہ اس گھڑی کے اندر کوئی مسلمان بھی نماز پڑھتے ہوئے اللہ سے خیر کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے اور آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے اس گھڑی کا تھوڑا اور خفیف ہونا بیان فرمایا''۔

اور ایک روایت میں ہے ''اور وہ مختصر سی گھڑی ہے''۔

(صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب في الساعۃ التي في یوم الجمعۃ)

تشریح: حضرت ابو القاسم رسول اللہ ﷺ کی کنیت ہے اور قیام سے مراد ہمیشگی ہے اور نماز سے مراد دعا اور نماز کا انتظار ہے ورنہ اصل نماز یہاں مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ عصر کے بعد نماز نہیں ہوتی اور راجح قول کے مطابق یہ گھڑی عصر کے بعد ہے جیسے آئندہ حدیث سے واضح ہوگا۔

جمعہ کو بعد عصر کی فضیلت

حضرت جابر بن عبداللہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، ''جمعہ کے دن بارہ گھڑیاں ہیں ان میں کوئی مسلمان بھی اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی چیز عطا کر دیتا ہے۔ پس تم اس کو عصر کے بعد آخری گھڑی میں تلاش کرو''۔

(سنن أبي داؤد، کتاب الصلوٰۃ باب الإجابۃ أیۃ ساعۃ هي في یوم الجمعۃ)

نفل تہجد کی نماز

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝"

''رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں یہ زیادتی آپ کے لئے ہے عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔''

(سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۹)

۱۔ تہجد جس کے معنیٰ سونے کے بھی ہیں اور نیند سے بیدار ہونیکے بھی، اور یہاں یہی دوسرے معنیٰ ہیں کہ رات کو سو کر اٹھیں اور نوافل پڑھیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ہجود کے اصل معنیٰ تو رات میں سونے کے ہی ہیں، لیکن باب تفعل میں جانے سے اس میں پرہیز کے معنیٰ پیدا ہوگئے جیسے اس نے گناہ سے اجتناب کیا یا بچا، اسی طرح تہجد کے معنیٰ ہونگے سونے سے بچنا جو رات کو سونے سے بچا اور قیام کیا۔

بہر حال تہجد کا مفہوم رات کے پچھلے پہر اٹھ کر نوافل پڑھنا۔ ساری رات قیام اللیل کرنا خلاف سنت ہے۔ نبی ﷺ رات کے پہلے حصے میں سوتے اور پچھلے حصے میں اٹھ کر تہجد پڑھتے، یہی طریقہ سنت ہے۔

۲۔ بعض نے اس کے معنیٰ ایک زائد فرض کے لئے ہے جو آپ کے لئے خاص ہے۔ اس طرح وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر تہجد بھی۔ اسی طرح فرض تھی، جس طرح پانچ نمازیں فرض تھیں۔ البتہ امت کے لئے تہجد کی نماز فرض نہیں۔ یہ ایک زائد عبادت ہے جس کی فضیلت یقیناً بہت ہے اور اس وقت اللہ اپنی عبادت سے بڑا خوش ہوتا ہے۔

۳۔ مقام محمود وہ ہے جو قیامت والے دن اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو عطا فرمائے گا اور اس مقام پر ہی آپ ﷺ شفاعت عظمیٰ فرمائیں گے، جس کے بعد لوگوں کا حساب کتاب ہوگا۔

رات کے قیام کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَيْسُوْا سَوَآءً مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَ ھُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ط وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَ مَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝

''بلکہ ان اہل کتاب میں ایک جماعت (حق پر) قائم رہنے والی بھی ہے جو راتوں کے وقت بھی کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدے بھی کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان بھی رکھتے ہیں، بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں، یہ نیک بخت لوگوں میں سے ہیں۔ یہ جو کچھ بھی بھلائیاں کریں ان کی ناقدری نہ کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔ (سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۱۳-۱۱۵)

قیامِ رمضان یعنی تراویح کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''۔ (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان وھو التراویح)

لیلۃ القدر کے قیام کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ’’جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کریگا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں‘‘۔

(صحیح البخاری، کتاب صلاۃ التراویح و کتاب الصوم، باب من صام رمضان ایمانا واحتسابا۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین)

تشریح: لیلۃ القدر (شب قدر) کی بہت فضیلت ہے۔ قرآن مجید کی سورۂ قدر اس کی فضیلت میں نازل ہوئی۔ اور اس ایک رات کی عبادت ہزار مہینے (۸۳ سال ۴ ماہ) کی عبادت سے افضل ہے۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ سال بھر میں پیش آمدہ امور (موت، پیدائش، رزق، مصائب، وغیرہ) تمام معاملات لوح محفوظ سے فرشتوں کے سپرد کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَکَةٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ ۝ فِیْهَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ ۝

’’قسم ہے اس وضاحت والی کتاب کی۔ یقیناً ہم نے اسے بابرکت رات میں اتارا ہے۔ بے شک ہم ڈرانے والے ہیں۔ اسی رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ ہمارے پاس سے حکم ہو کر‘‘۔ (سورہ الدخان:۲۔۴)

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ ۝

اور فرمایا ’’اس (لیلۃ القدر) میں ہر کام سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبریلؑ) اترتے ہیں‘‘۔ (سورہ القدر:۴)

لہٰذا اس رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیئے نوافل کی کثرت توبہ و استغفار اور دعاو مناجات میں مشغول رہنا چاہیئے۔

بستروں سے الگ رہنے والے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝

’’ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں۔ اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں یہ اس کا بدلہ ہے‘‘۔ (سورہ السجدۃ:۱۶،۱۷)

رات کو استغفار کرنے والے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۝ اٰخِذِیْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ کَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ مُحْسِنِیْنَ ۝ ؕ کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ "

’’بیشک تقویٰ والے لوگ بہشتوں اور چشموں میں ہوں گے ان کے رب نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا ہے اسے لے رہے ہوں گے وہ تو اس سے پہلے ہی نیکوکار تھے۔ وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے اور وقتِ سحر استغفار کیا کرتے تھے، اور ان کے مال میں مانگنے والوں کا اور سوال سے بچنے والوں کا حق تھا‘‘۔ (الذاریات:۱۵۔۱۹)

راتوں کو قیام اور سجدے میں گزارنے والے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَ فَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَا بِ ط اَفَاَ نْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّا رِ ه

”بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو۔آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو بتلاؤ تو بھلا علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہیں“۔ (سورہ الزمر:۱۹)

نماز میں طویل قیام کی فضیلت

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،”سب سے افضل نماز وہ ہے جس کا قیام طویل ہو“۔ (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب اُفضل الصلاۃ طول القنوت)

گھر والوں کو نماز کے لیے اٹھانے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا،”جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان ہر ایک کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔وہ ہر گرہ منتر پڑھتا ہے، ابھی رات بہت لمبی ہے۔پس خوب سو، اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔پھر اگر وہ وضو بھی کر لے تو ایک گرہ اور کھل جاتی ہے۔پھر اگر اس نے نماز بھی پڑھی تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ صبح اس حال میں کرتا ہے کہ وہ ہشاش بشاش پاکیزہ نفس ہوتا ہے، ورنہ اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ وہ خبیث النفس اور سست ہوتا ہے“۔

(صحیح البخاری، کتاب التھجد، باب عقد الشیطان علی قافیۃ الرأس إذا لم یصل باللیل۔صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین)

نفع والی چیز

حضرت عبداللہ بن سلمانؓ سے روایت ہے کہ ایک صحابیؓ نے مجھے بتایا کہ ہم لوگ جب خیبر فتح کر چکے تو لوگوں نے اپنا مال غنیمت نکالا جس میں مختلف سامان اور قیدی تھے اور خرید و فروخت شروع ہوگئی کہ ہر شخص اپنی ضروریات خریدنے لگا اور دوسری زائد چیزیں فروخت کرنے لگا۔

اتنے میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے آج کی اس تجارت میں اس قدر نفع ہوا کہ یہاں تمام لوگوں میں سے کسی کو بھی اتنا نفع نہیں ہوا۔رسول اللہ ﷺ نے تعجب سے پوچھا کہ کتنا کمایا؟

انہوں نے عرض کیا کہ میں سامان خریدتا رہا اور بیچتا رہا جس میں تین سو اوقیہ چاندی نفع میں بچی۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میں تمہیں بہترین نفع حاصل کرنے والا شخص بتاتا ہوں۔انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ نفع کیا ہے جسے اس آدمی نے حاصل کیا؟ ارشاد فرمایا، فرض نماز کے بعد دو رکعت نفل۔ (ابوداؤد)

فائدہ: ایک اوقیہ چالیس درہم کا اور ایک درہم تقریباً تین گرام چاندی کا ہوتا ہے اس طرح تقریباً چھتیس ہزار تولہ چاندی ہوئی۔

گھر میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب تم گھر میں داخل ہو تو دو رکعت نماز پڑھ لیا کرو۔یہ دو رکعتیں تمہیں گھر میں داخل ہونے کے بعد برائی سے بچالیں گی۔اسی طرح گھر سے نکلنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لیا کرو یہ دو رکعتیں تمہیں گھر سے باہر نکلنے کے بعد کی برائی سے بچالیں گی۔ (بزار۔مجمع الزوائد)

وتر کی فضیلت

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''قرآن والو! وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے''۔

(سنن أبي داود، کتاب الوتر، باب استحباب الوتر۔ وجامع الترمذي۔ أبواب الوتر۔ باب ماجاء أن الوتر ليس بحتم)

سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ''میرے خلیل (رسول اللہ ﷺ) نے مجھے تین باتوں کی وصیت کی کہ میں ان کو نہ چھوڑوں، ان میں ایک یہ کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھوں''۔ (صحیح البخاري، کتاب التهجد، باب صلاة الضحی في الحضر وصحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین)

آخر رات میں وتر پڑھنے کی فضیلت

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جس کو ڈر ہو کہ وہ آخر رات نہیں اٹھ سکے گا تو وہ سونے سے پہلے وتر ادا کرلے، اور جس کو آخر رات اٹھنے کی امید ہو تو وہ آخر رات وتر پڑھے کیونکہ آخر رات کی نماز حاضر کی گئی ہے اور وہ افضل ہے''۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب من خاف أن لا يقوم من آخر الليل فليوتر أوله)

حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کو تمام روزوں میں سے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے محبوب ہیں اور تمام نمازوں میں سے حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز محبوب ہے وہ آدھی رات سوتے تھے اور تیسرا حصہ قیام کرتے تھے اور چھٹا حصہ سوتے تھے۔ اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن

افطار کرتے تھے''۔ [صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهي عن صوم الدهر تضرر به أو فوت به حقا۔ ۱۱۵۹]

نمازِ استخارہ کی فضیلت

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام امور میں دعاءِ استخارہ کی تعلیم اس طرح دیتے جیسے قرآن کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے ''جس کو کوئی حاجت ہو وہ دو رکعت نماز فرض کے علاوہ ادا کرے۔ پھر یہ دعا پڑھے اور بجائے ''هٰذا الأمر'' کی جگہ اپنی حاجت کا نام لے۔

" اللهم انى استخيرك بعلمك، و أستقدرك بقدرتك، و أسألك من فضلك العظيم ، فانك تقدر ولا أقدر ، و تعلم ولا أعلم و أنت علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم أن هٰذا الأمر خيرٌ لى فى دينى و معاشى و عاقبة أمرى ۔ أو قال : عاجل أمرى و آجله ۔ فاقدره لى، و يسره لى ، ثم بارك لى فيه ۔ و ان كنت تعلم أن هٰذا الأمر شرٌ لى فى دينى ، و معاشى و عاقبة أمر ى ۔ أو قال : فى عاجل أمرى و آجله ۔ فاصر فه عنى واصرفنى عنه ، واقدر لى الخير حيث كان ثم ارضنى به قال : و يسمى حاجتهٗ "

''اے اللہ! میں آپ سے آپ کے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں اور آپ کے قدرت کی برکت سے طاقت مانگتا ہوں اور آپ سے بڑا افضل چاہتا ہوں کیوں کہ آپ طاقت رکھتے ہیں اور میں کمزور ہوں اور آپ جانتے ہیں اور میں نہیں جانتا اور آپ چھپی ہوئی چیزیں بھی جانتے ہیں۔

اے اللہ! اگر آپ کے علم میں میرا یہ کام بہتر ہے میرے لیے دین، دنیا اور انجامِ کار میں۔

یایوں فرمایا **بالفعل** (مراد دنیا) اور آئندہ (مراد آخرت) میرے لیے بہتر ہے تو اس کو مقدر کر اور آسان کر اس کو میرے لیے۔ پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے اور اگر آپ کے علم میں یہ کام بُرا ہے میرے لیے دین، دنیا اور انجامِ کار میں یا یوں فرمایا **بالفعل** (مراد دنیا) اور آئندہ (مراد آخرت) میرے لئے بُرا ہے۔

تو دور کر دیجئے اس کو مجھ سے اور دور کر دے مجھے اس سے اور مقدر کر میرے لئے خیر جہاں کہیں بھی ہو پھر مجھے اس پر راضی کر دے''۔ (صحیح البخاری، کتاب التہجد)، باب ماجاء فی التطوع مثنی۔۱۱۶۶)

تشریح: استخارہ فرائض اور شریعت میں ممنوعہ کاموں کے لیے نہیں ہوتا۔ یہ مباح کاموں میں سے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے میں تردد کے وقت کیا جاتا ہے۔ یہ دوسری دعاؤں کی طرح ایک دعا ہے اگر قبول ہوگئی تو اس کام کی طرف دل مائل ہو جائے گا اور اس کے اسباب مہیا ہو جائیں گے۔

لوگوں میں جو مشہور ہے کہ استخارہ کے بعد سونا ضروری ہے کہ اس میں خواب کے ذریعہ رہنمائی ہوتی ہے۔ یہ بات غلط ہے اور بے اصل ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو خواب آ جائے ورنہ یہ کوئی ضروری بات نہیں۔

اسی طرح چوری وغیرہ میں خود یا دوسرے لوگوں سے استخارہ کرانا کہ اس طرح چوری معلوم ہو جائے گی یا کسی اور غیب (پوشیدہ) بات معلوم کرنے کے لیے استخارہ کرنا یا کرانا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ اس طرح پتہ چل جاتا ہے سراسر شرک ہے جس سے اجتناب لازم ہے۔

نمازِ تسبیح اور اس کی حقیقت

نمازِ تسبیح کے سلسلہ میں روایت ابوداؤد، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ میں آئی ہے اس پر

ابن خزیمہ نے نمازِ تسبیح کی روایت پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ لہٰذا راجح قول کے مطابق اس کی سند ضعیف ہے۔

(سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ التسبیح، وسنن ابن ماجہ، أبواب إقامۃ الصلوات والسنۃ فیھا۔ باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح)

اور حافظ ابنِ حجر رحمتہ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ کے آخر میں اپنی کتاب **أجوبۃ الحافظ عن أحادیث المصابیح** میں نمازِ تسبیح میں وارد ابن عباسؓ کی حدیث کو حسن یعنی قابل عمل قرار دیا ہے۔ اسی طرح علامہ عبدالرحمٰن مبارک پوری اور شیخ احمد شاکر نے بھی اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ البتہ نمازِ تسبیح باجماعت ادا کرنے کے بجائے اکیلے ادا کی جائے کیونکہ نمازِ تسبیح کا اپنا ثبوت کثرتِ طرق کے باوجود زیادہ سے زیادہ حسن درجہ تک پہنچتا ہے باجماعت ادا کرنا ایک زائد بات ہے، جس کا ثبوت سرے سے ہے ہی نہیں۔ اس لیے باجماعت ادائیگی سے اجتناب بہتر ہے۔

نمازِ تسبیح کا طریقہ

حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو فرمایا کہ ''چار رکعت پڑھو۔ اللہ سب گناہ بخش دے گا۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورہ ملاؤ۔ پھر پندرہ بار یہ تسبیح پڑھو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

''اللہ پاک ہے اللہ تعالیٰ تمام تعریفوں کے لائق ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔''

پھر رکوع اور قومہ میں دونوں سجدوں اور ان کے درمیانی وقفہ اور جلسۂ استراحت میں دس دس بار یہی پڑھو۔ اس طرح ایک رکعت میں پچھتر تسبیحات ہو جائیں گی۔ چار رکعتیں اسی طرح پڑھو۔

مناسب یہ ہے کہ اسے ہر روز پڑھو، ورنہ ہر جمعہ کے دن ایک بار ورنہ سال میں ایک دفعہ ورنہ عمر میں ایک مرتبہ بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

(سنن أبي داود، كتاب الصلاة باب صلاة التسبيح ـ ۱۲۹۷ـ وسنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها ـ باب ما جاء في صلاة التسبيح)

سورج اور چاند گرہن کی نماز

حضرت ابوموسیٰ ؓ بیان کرتے ہیں کہ سورج گرہن ہو گیا تو نبی ﷺ گھبرا کر اٹھے کہ کہیں قیامت ہی نہ ہو۔ پس آپ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور لمبے قیام اور لمبے رکوع و سجود والی ایسی نماز پڑھی کہ میں نے آپ ﷺ کو ایسی لمبی نماز پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا تھا اور فرمایا کہ ”یہ نشانیاں جو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی کی موت وزندگی کی وجہ سے نہیں ہوتیں، لیکن اللہ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو پس ڈرتے ہوئے اللہ سے دعا و ذکر اور استغفار کرو“۔

(صحيح البخاري، كتاب الكسوف، باب الذكر في الكسوف۔ وصحيح مسلم، كتاب الكسوف۔ باب ذكر النداء بصلاة الكسوف ”الصلاة جامعة“)

عورت کو چھپ کر نماز پڑھنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عورت کا گھر میں نماز ادا کرنا صحن میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے اور کمرے کے اندر والے کمرے میں نماز ادا کرنا گھر میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے“۔ (سنن أبي داود كتاب الصلاة باب التشديد في ذلك)

عورت کے لئے گھر میں نماز پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابوحمید ساعدی ؓ کی بیوی ام حمید ؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو عرض کیا: ”اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ ﷺ کے ساتھ باجماعت

نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا، ”مجھے معلوم ہے کہ تو میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہے، حالانکہ تیری نماز گھر میں برآمدہ سے افضل اور برآمدہ میں نماز صحن سے افضل اور صحن میں نماز اپنی قوم کی مسجد سے افضل اور قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے“۔ تو اس نے اپنے لیے گھر کے آخری اور تاریک کونے میں مسجد بنوالی تھی، وہ وفات تک اسی میں نماز پڑھتی رہی“۔ (مسند أحمد: ۶/۳۷۱)

نماز چاشت کی فضیلت

حضرت نعیم بن ہمار ؓ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اے ابن آدم! تو اپنے دن کے شروع حصہ میں میرے لیے چار رکعت نماز ادا کر۔ میں اس کے آخر تک تجھے کفایت کروں گا“۔ (سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب صلاة الضحى)

نمازِ چاشت کا افضل وقت

حضرت قاسم شیبانی ؒ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ارقم ؓ نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا، یقیناً یہ لوگ جانتے ہیں کہ چاشت کی نماز اس کے علاوہ دوسرے وقت میں افضل ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اوّابین (رجوع کرنے والے لوگوں) کی نماز اس وقت ہے جب اونٹوں کے بچوں کے پاؤں گرمی کی شدت سے جلنے لگیں“۔ (صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الأوابين حين ترمض الفصال)

سجدۂ سہو کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ”جب تم میں

سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو کہ اس نے کتنی پڑھی ہے؟ تین رکعت یا چار۔تو وہ شک دور کرے اور جتنی رکعت کا یقین ہے اتنی شمار کرے پھر سلام سے قبل دو سجدے کرے۔اگر اس نے پانچ رکعت پڑھی ہوں گی تو یہ دو سجدے (قائم مقام ایک رکعت کے ہو کر) اس کی نماز کو جفت بنا دیں گے۔اگر اس نے چار رکعت پوری پڑھی تھیں تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت ورسوائی کا سبب بن جائیں گے''۔ (صحیح مسلم،کتاب المساجد،باب السھو فی الصلاۃ والسجود لہ)

علم کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اَلَّـذِیْـنَ اٰ تَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَا وَتِهٖ ط اُولٰٓـئِکَ یُئْومِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ "

''جنہیں ہم نے کتاب دی اور وہ اسے پڑھنے کے حق کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے ساتھ کفر کرے وہ نقصان والا ہے''۔

" وَ اِ ذَ ا قَرَ اْ تَ الْقُرْ اٰ نَ جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَ بَیْنَ الَّذِ یْنَ لَا یُئْو مِنُوْنَ بِا لْاٰ خِرَ ةِ حِجَا بًا مَّسْتُوْ رًا"

''تو جب قرآن پڑھتا ہے ہم تیرے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ایک پوشیدہ حجاب ڈال دیتے ہیں''۔

قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے''۔

حضرت سعد بن عبیدہؓ کہتے ہیں، حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمیؒ نے حضرت عثمانؓ کی خلافت کے زمانہ سے لے کر حجاج بن یوسف کے زمانہ تک لوگوں کو قرآن شریف پڑھایا۔حضرت ابوعبدالرحمٰنؒ کہا کرتے تھے کہ اس حدیث شریف کی وجہ سے میں اس جگہ بیٹھا ہوں قرآن شریف پڑھانے کے لئے۔

اور حضرت سفیان بن علقمہ بن مرثدؒ کے واسطے سے حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمیؒ سے

یہ الفاظ بیان کئے ہیں کہ تم میں سب سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔
[صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ]

مشقت کے ساتھ قرآن پڑھنے کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن پڑھنے میں ماہر قیامت کے دن معزز نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا، اور جو شخص قرآن کریم اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس کے پڑھنے میں اسے مشقت ہوتی ہے، اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔

بخاری شریف کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں

جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور قرآن مجید اس کو خوب یاد ہے وہ قیامت کے دن معزز نیکوکار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے، اس کو یاد کرتا ہے اور وہ پڑھنے میں مشقت اٹھاتا ہے تو اس کے لئے دوگنا اجر وثواب ہے۔
[صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الماھر بالقرآن والذی یتتعتع فیہ۔ صحیح البخاری، کتاب التفسیر۔ باب یوم ینفخ فی الصور فتأتون أفواجا]

قرآن مجید کی تلاوت اور پڑھانے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو کسی مومن کی تکلیف دور کرتا ہے..... حدیث میں ہے: ''جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کے کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اس کا مذاکرہ کرتے، یا درس دیتے ہیں تو ان پر اللہ کی طرف سے سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت انہیں دھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ اپنے پاس موجود فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے۔ اور جس کو اس کا عمل پیچھے کر دے، اس کا نسب خاندان اس

کو آگے نہیں کر سکتا۔ یعنی اللہ کے یہاں مقام عمل کی وجہ سے ہوتا ہے حسب ونسب کی وجہ سے نہیں۔ [صحیح مسلم، کتاب الذکر، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر]

حاملین قرآن اور اہل اللہ خواص ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک لوگوں میں سے اللہ کے اہل یعنی اللہ والے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا، وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حاملین قرآن، اور اللہ والے اس کے خواص ہیں۔
[سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم]

قرآن کے عالم کا مرتبہ

حضرت عامر بن واثلہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نافع بن عبدالحارث ؓ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ کا حاکم مقرر کیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مقام اسفہان پر ملے تو انہوں نے ان سے دریافت کیا کہ تم نے وادی والوے اہل مکہ پر کس کو حاکم اپنا جانشین مقرر کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابن ابزیٰ کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ابن ابزیٰ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک غلام ہے۔ جواب دیا: وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا قاری اور اس کے فرائض کا عالم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ایسا ہے تو پھر حدیث سنو بے شک تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ اس کتاب (قرآن مجید) کی وجہ سے بہت سارے لوگوں کو سرفراز فرمائے گا اور اسی کی وجہ سے دوسروں کو ذلیل کرے گا۔ [صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل من یقوم بالقرآن ویعلمہ]

قرآن کا عالم قابل رشک ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صرف دولوگوں پر رشک کرنا جائز ہے، ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا، تو وہ رات اور دن کی گھڑیوں میں اس کی تلاوت کرتا ہے، اس کا پڑوسی سن کر کہتا ہے، کاش کہ میں بھی اس فلاں کی مانند قرآن کی تعلیم دیا جاتا تو میں اس کی طرح قرآن پر عمل کرتا اور دوسرا وہ شخص قابل رشک ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہوا اور وہ اس مال کو حق کی راہ میں خرچ کرتا ہو تو اس کو دیکھ کر کوئی شخص کہتا ہے، کاش کہ مجھے بھی اس کی مانند مال ملتا تو میں بھی اس کی طرح عمل کرتا۔ [صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب اغتباط صاحب القرآن]

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ام القرآن سورۂ فاتحہ ہی سبع مثانی بار بار دہرائی جانے والی سات آیتیں اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ [صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب ماجاء فی فاتحۃ الکتاب]

سورۂ فاتحہ سب سے افضل قرآن ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے، تو آپ ﷺ ایک جگہ ٹھہر گئے تو ایک شخص اور بھی آپ ﷺ کے پہلو میں ٹھہر گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا میں تجھے افضل قرآن کی خبر دوں؟ وہ شخص کہتا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے سورۂ فاتحہ تلاوت فرمائی۔ [المستدرک للحاکم۔ ۱/۵۶۰]

سورۂ فاتحہ وآخر سورۂ بقرہ کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے اپنے اوپر ایک دروازہ کھلنے کی آواز سنی

اس پر انہوں نے اپنا سر اٹھایا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا، یہ آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو آج ہی کھلا ہے اس سے قبل کبھی نہیں کھلا، اس دروازے سے ایک فرشتہ اترا، تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا، یہ فرشتہ آج ہی نازل ہوا ہے، اس سے قبل کبھی نازل نہیں ہوا، اس نے سلام کے بعد کہا، آپ کو ان دو روشنیوں کی خوشخبری ہو، جو آپ ہی کو دی گئی ہیں، آپ سے قبل کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کا آخر، ان میں سے آپ جو حرف بھی پڑھیں گے آپ کو عطا کئے جائیں گے۔

[صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الفاتحۃ وخواتیم سورۃ البقرۃ...]

آیۃ الکرسی سب سے افضل آیت ہے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو المنذر! کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے پاس قرآن کریم میں سب سے افضل آیت کون سی ہے؟ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ابو المنذر! کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے پاس قرآن کریم میں سب سے افضل آیت کون سی ہے؟

وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا: (اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم) تو آپ ﷺ نے پیار سے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابو المنذر! اللہ آپ کو علم مبارک کرے۔

اور مسند احمد وغیرہ میں زائد بات یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا؛ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں یہ عرش کے پائے کے پاس بادشاہ کی پاکیزگی بیان کرتی ہے۔

[صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل سورۃ الکہف وآیۃ الکرسی]

سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقۂ فطر کی حفاظت پر مقرر فرمایا، تو ایک شخص میرے پاس آکر اس میں سے چلو بھر بھر کر کھجوریں لینے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا۔ اور کہا کہ تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ میں محتاج ہوں، صاحب اولاد اور سخت ضرورت مند ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رحم کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا: ابو ہریرہ! گزشتہ رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس نے اپنی سخت محتاجی اور بال بچوں کا ذکر کیا، میں نے رحم کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار! اس نے آپ سے جھوٹ بولا ہے، وہ پھر آئے گا۔
رسول اللہ ﷺ کے فرمانے سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ پھر آ گئے گا، میں اس کی تاک میں تھا، ایسا ہی ہوا، وہ آکر اناج سے لپیں بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ اب تو ضرور تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا کہنے لگا محتاج ہوں، عیال دار ہوں، اب نہیں آؤں گا میں نے پھر ترس کھاتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا صبح رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ابو ہریرہ! تیرے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس نے سخت محتاجی اور عیال دار ہونے کا ذکر کیا، میں نے رحم کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار ہو جاو وہ جھوٹا ہے پھر آئے گا۔ میں تیسری بار اس کی تاک میں رہا، وہ آیا اور اناج سے لپ بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑا اور کہا، میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا، اور یہ تیسری مرتبہ ہے تو ہر بار کہتا ہے کہ میں پھر نہیں آؤں گا اور آجاتا ہے۔

کہنے لگا، مجھے چھوڑ دے میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جس سے اللہ تجھے فائدہ دے گا میں نے کہا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا، جب تو سونے کے لئے اپنے بستر پر جائے تو آیۃ الکرسی (الله لا اله الا هو الحی القیوم پوری آخر آیت تک پڑھ۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا تیری حفاظت کرے گا اور صبح تک شیطان تیرے قریب بھی نہیں آئے گا۔

یہ سن کر میں نے اس کو چھوڑ دیا صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: گزشتہ رات تیرے قیدی کا کیا ماجرا ہوا؟ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! اس نے کہا، میں تجھ کو چند کلمات سکھا دیتا ہوں جن سے اللہ تجھے فائدہ دے گا، میں نے اس کو چھوڑ دیا۔

آپ ﷺ نے پوچھا، اس نے کیا کلمات سکھائے؟ میں نے کہا اس نے یہ بتایا کہ تو سوتے وقت آیۃ الکرسی شروع (الله لا اله الا هو الحی القیوم) سے لے کر آخر تک پڑھ، اور کہنے لگا، ایسا کرنے سے اللہ کی طرف سے ایک نگہبان تجھ پر مقرر رہے گا اور شیطان صبح تک تیرے قریب نہیں آئے گا۔ (صحابہ کرامؓ اچھی بات کے بڑے طالب تھے، اچھی بات بتانے ہی کی وجہ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اس نے سچ کہا، حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے، ابو ہریرہ! تو جانتا ہے تین دن تیری ملاقات کس سے ہوتی رہی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔

[صحیح البخاری، کتاب الوکالۃ، باب اذا وکل رجلا]

سورۂ مائدہ کی فضیلت

یہود کے ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا امیر المؤمنین! تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے، جس کو تم پڑھتے ہو، اگر ہم یہودیوں کے گروہ پر نازل ہوتی تو ہم

اس دن کو عید بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، کون سی آیت ہے؟ اس نے کہا یہ آیت ''اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتى''۔

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اس آیت کے نازل ہونے کے دن کو جانتے ہیں، اور اس جگہ کو جانتے ہیں جہاں یہ آیت نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی۔ آپ جمعہ کے دن مقام عرفہ میں موجود تھے۔[صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب زیادۃ الایمان ونقصانہ]

سورۂ کہف کی فضیلت اور اس کی قراءت

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سورہ کہف پڑھ رہے تھے، ان کے ایک طرف ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا، اس وقت اوپر سے ایک بادل آیا اور نزدیک سے نزدیک تر ہونے لگا۔ ان کا گھوڑا بدکنے لگا تو جب صبح ہوئی تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بادل کا ٹکڑا سکینت تھی جو قرآن کی تلاوت کی وجہ سے اتری تھی۔ اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے۔ یہ سکینت قرآن کے ساتھ یا قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی۔[صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل الکہف، وجامع الترمذی، أبواب فضائل القرآن۔ باب ماجاء فی فضل سورۃ الکہف]

جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے جمعہ کی رات سورۂ پڑھی، اس کے لئے اس سے لے کر بیت اللہ شریف تک روشنی ہو جاتی ہے[مسند دارمی۔۲/۴۵۴]

سورۂ فتح کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا ہ لِّیَغۡفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعۡمَتَهٗ عَلَیۡكَ وَ یَهۡدِیَكَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا ہ وَّ یَنۡصُرَكَ اللّٰهُ نَصۡرًا عَزِیۡزًا ہ هُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ السَّكِیۡنَةَ فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِیۡمَانًا مَّعَ اِیۡمَانِهِمۡ ط وَلِلّٰهِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیۡمًا حَكِیۡمًا ہ لِّیُدۡخِلَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا وَ یُكَفِّرَ عَنۡهُمۡ سَیِّاٰتِهِمۡ ط وَكَانَ ذٰلِكَ عِنۡدَ اللّٰهِ فَوۡزًا عَظِیۡمًا"

''اے نبی بے شک ہم نے آپ کو ایک واضح فتح دی ہے، تاکہ جو کچھ تیرے گناہ آگے ہوئے اور جو پیچھے، سب کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے اور تجھ پر اپنا احسان پورا کر دے۔ اور تجھے سیدھی راہ پر چلائے۔ اور آپ کو ایک زبردست مدد دے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک۔ تاکہ مومن مردوں اور عورتوں کو ان جنتوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان سے ان کے گناہ دور کر دے اور اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی کامیابی ہے''۔[الفتح ۱-۵]

سورۂ ملک (تبارك الذى) کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن میں ایک تیس آیتوں والی سورت ہے، وہ اپنے پڑھنے والے کے لئے سفارش کرے گی، یہاں تک کہ اس کو معاف کر دیا جائے گا۔ یہ سورت (تبارك الذى بيده الملك) ہے۔

اور ترمذی شریف کے الفاظ ہیں: قرآن میں ایک سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں، جو (اپنے پڑھنے والے) آدمی کے لئے سفارش کرے گی۔ یہاں تک کہ اس کو معاف کر دیا جائے گا۔ اور وہ سورت (تبارك الذى بيده الملك) ہے۔

[سنن أبي داؤد، کتاب شھر رمضان، باب فی عدد الأی، وجامع الترمذی، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی (فضل) سورۃ الملک]

سورۂ زلزال کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو حدیث طویل ہے۔ جس کے آخر میں ہے، اور رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے بارے میں سوال کیا گیا کہ ان کا کیا حکم ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر گدھوں کے بارے میں اس منفرد اور جامع آیت کے سوا اور کچھ نازل نہیں کیا گیا۔

"فمن يعمل مثقال ذرة خيراً يره ومن يعمل مثقال ذرة شراًيره "

''جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا قیامت والے دن وہ اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا''۔

[صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب اثم مانع الزکوۃ، وصحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ باب اثم مانع الزکوٰۃ]

سوتے وقت سورۂ قل يا ايها الكافرون پڑھنے کی فضیلت

حضرت فروہؓ اپنے باپ حضرت نوفل رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت نوفل رضی اللہ عنہ سے فرمایا: سورۂ کافرون پڑھو، پھر اس کی تلاوت کر کے سو جاؤ، اس لئے کہ یہ شرک سے براءت ہے۔ [سنن أبي داؤد، کتاب الأدب، باب مایقول عند النوم]

سورۂ اخلاص (قل هو الله احد) کی فضیلت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے ایک شخص سے سنا کہ وہ رات سورہ (قل هو الله احد) بار بار پڑھ رہے ہیں صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گویا کہ انہوں نے اسے قلیل سمجھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت قرآن مجید کے ایک تہائی حصہ کے برابر ہے۔

[صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل قل ھو اللہ أحد]

معوذتین کی فضیلت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ کو ان آیات کا پتہ نہیں جو رات کو نازل ہوئی ہیں اور مرتبہ وشان میں ان جیسی اور آیات کبھی نہیں دیکھی گئیں؟ قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس۔

اور ایک روایت میں ہے: مجھ پر ایسی آیات نازل کی گئی ہیں کہ مرتبہ وشان میں ان جیسی اور آیات کبھی نہیں دیکھی گئیں اور وہ ہیں المعوذتین۔

[صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین۔ باب فضل قراءۃ المعوذتین]

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، تو آپ نے فرمایا: عقبہ! کہو۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا کہوں؟ تو آپ ﷺ کچھ دیر مجھ سے خاموش ہو گئے، پھر فرمایا: عقبہ! کہو۔ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! میں کیا کہوں؟ تو آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ میں نے دعا کی کہ اے اللہ! آپ ﷺ پھر مجھ سے بات کریں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عقبہ! کہو میں نے عرض کیا اللہ کے رسول

! میں کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہہ (قل أعوذ برب الناس) میں نے یہ سورت آخر تک پڑھی پھر رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا: کسی مانگنے والے نے ان جیسی دو سورتوں کے ساتھ نہیں مانگا اور کسی پناہ پکڑنے والے نے ان جیسی دو سورتوں کے ساتھ پناہ نہیں لی۔ یعنی ان جیسی پناہ مانگنے کی اور سورتیں نہیں ہیں۔ [سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب ماجاء فی سورتی المعوذتین]

معوذات (قل ھو اللہ احد اور معوذتین) کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیمار ہو جاتے تو معوذات کی سورتیں پڑھ کر اپنے آپ کو دم کرتے اور پھونک مارتے، تو جب مرض الموت میں آپ ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر برکت کی امید سے آپ ﷺ کا ہاتھ آپ ﷺ کے جسد مبارک پر پھیرتی۔ [صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات]

علم کی فضیلت

"شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا م بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ"

اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (آل عمران:۱۸)

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌ م بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ط وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ہ

بلکہ یہ قرآن تو روشن آیتیں ہیں اہل علم کے سینوں میں محفوظ ہیں ہماری آیتوں کا منکر سوائے ظالموں کے اور کوئی نہیں۔ (عنکبوت:۴۹)

حصول علم کیلئے نکلنے والے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کسی مومن کی دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کرے گا۔

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو حصول علم کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے.... آخر حدیث تک۔ [صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر]

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس گیا، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کیسے آئے؟ زر بن حبیش رضی اللہ عنہ نے

جواب دیا علم کی طلب و تلاش میں۔ تو انہوں نے کہا، کیا میں آپ کو خوش خبری نہ دوں؟ امام ابو داؤدؒ نے کہا کہ حماد بن سلمہ نے کہا ان میں سے کسی نے نہیں کہا اور آگے مرفوع روایت بیان کی۔ بے شک فرشتے طالب علم کے طلب علم کی وجہ سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔

صحیح یہ ہے کہ یہ روایت صفوان بن عسال کی موقوف روایت ہے لیکن مرفوع کے حکم میں ہے۔ [مسند أبی داؤد طیالسی۔۱۱۶۵ جامع الترمذی، أبواب الدعوات، باب ما جاء فی فضل التوبۃ والاستغفار]

دین میں تفقہ (سمجھ حاصل کرنے) کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ط فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ"

''اور مسلمانوں کو یہ نہ چاہئے کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر بڑی جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت جایا کرے تا کہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں اور تا کہ یہ لوگ اپنی قوم کو جب کہ وہ ان کے پاس آئیں ڈرائیں تا کہ وہ ڈر جائیں''۔ (التوبۃ:۱۲۲)

حضرت ابن شہاب زہریؒ سے روایت ہے کہ حضرت حمید بن عبدالرحمانؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا جب کہ وہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے، اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں دینے والا تو اللہ ہی ہے۔ اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی ان کی مخالفت کرنے والا

ان کو قیامت تک نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

[صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین]

علم و حکمت میں رشک کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسد (رشک) صرف دو باتوں میں جائز ہے ایک تو اس شخص کے بارے میں جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہو اور وہ اس دولت کو راہ حق میں خرچ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہو اور ایک اس شخص کے بارے میں جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت و دانائی عطا کی ہو اور وہ اس کے ذریعے لوگوں کے فیصلے کرتا ہو اور اس کو حکمت کی تعلیم دیتا ہو۔

[صحیح البخاری، کتاب العلم، باب الاغتباط فی العلم والحکمۃ]

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے مجھے جس علم و ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے، اس کی مثال زبردست بارش جیسی ہے، جو زمین پر خوب برسے۔ بعض زمین جو صاف ہوتی ہے وہ پانی کو جذب کر لیتی ہے اور بہت سبزہ اور گھاس اگاتی ہے اور بعض زمین جو سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، وہ اس سے سیراب ہوتے ہیں اور سیراب کرتے ہیں اور کاشتکاری کرتے ہیں۔

اور کچھ زمین کے بعض خطوں پر پانی پڑتا ہے جو بالکل چٹیل میدان ہوتے ہیں نہ پانی روکتے ہیں نہ سبزہ اگاتے ہیں، تو یہ اس شخص کی مثال ہے جو دین میں سمجھ پیدا کرے اور وہ چیز اس کو نفع دے جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ اس نے علم دین سیکھا اور سکھایا۔ اور اس شخص کی مثال جس نے سر نہیں اٹھایا یعنی توجہ نہیں کی اور جو ہدایت دے کر میں بھیجا گیا ہوں اسے قبول نہیں کیا۔

حضرت ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) فرماتے ہیں کہ اسحاق کہتے ہیں....قاع اس خطۂ زمین کو کہتے ہیں جس پر پانی چڑھ جائے (مگر ٹھہرے نہیں) اور صفصف ہموار زمین کو کہتے ہیں۔[صحیح البخاری، کتاب العلم، باب فضل من علم وعلم]

دعوت دینے والے کے لئے اجر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ہدایت کی دعوت دیتا ہے اس کو ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملتا ہے جو اس ہدایت کی پیروی کرتے ہیں اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔اور جو گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے اس کو ان تمام لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ملتا ہے جو اس گمراہی کی پیروی کرتے ہیں اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔[صحیح مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنۃ حسنۃ أو سیئۃ]

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، وہ اون کے کپڑے پہنے ہوئے تھے تو جب آپ ﷺ نے ان کی خستہ حالت اور ضرورت مندی دیکھی تو آپ ﷺ نے صدقہ کی ترغیب دی۔لوگوں نے صدقہ کرنے میں دیر کی حتیٰ کہ اس کا اثر آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر دیکھا گیا۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک انصاری شخص چاندی کی ایک تھیلی لے کر آیا، پھر دوسرا آیا، پھر انہوں نے لگاتار صدقہ وخیرات کیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے اثرات ظاہر ہونے لگے۔پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا اور اس کے بعد اس پر عمل ہوتا رہا تو اس کے لئے اس کا اپنا اجر اور ان تمام لوگوں کا اجر ہوگا جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے، اس کے بغیر کہ ان کے اجر میں کمی کی جائے۔

اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ جاری کیا اور اس کے بعد اس پر عمل ہوتا رہا تو اس پر اس کے اپنے گناہ کا بوجھ اور ان تمام لوگوں کے گناہوں کا بوجھ ہوگا جو اس پر اس کے بعد عمل کریں گے، اس کے بغیر کہ ان کے گناہوں کے بوجھ میں کوئی کمی کی جائے۔

[صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب الحث علی الصدقۃ]

اپنے بعد علم نافع چھوڑنے والے شخص کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے۔ایک صدقۂ جاریہ یا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعائے خیر کرتی ہے۔[صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ]

اس شخص کی فضیلت جو خیر وبھلائی کا آغاز کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس، کھڑے ہو کر فرمایا: کیا میں تمہیں تم میں سے اچھے اور برے کی خبر نہ دوں؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ صحابۂ کرام خاموش رہے۔تو آپ ﷺ نے یہ بات تین دفعہ فرمائی تو ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیوں نہیں آپ ﷺ ہمیں ہم میں سے سب سے اچھے اور برے کی ضرور خبر دیں کہ اچھا کون ہے اور برا کون۔آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے بھلائی کی امید رکھی جا سکے اور اس کی شرارتوں سے محفوظ رہا جا سکے، اور تم میں سے بدتر وہ شخص ہے جس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ رہا جا سکے۔[جامع الترمذی، أبواب الفتن، باب حدیث، خیرکم من یرجی خیرہ ویؤمن شرہ]

علم پھیلانے کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ دین کی باتیں مجھ سے سن رہے ہیں اور آپ کے شاگرد تابعی آپ سے سنیں گے اور ان کے شاگرد تبع تابعی ان سے سنیں گے۔[سنن أبی داود، کتاب العلم، باب فضل نشر العلم،]

اللہ کی کتاب مضبوطی سے پکڑنے کی فضیلت

حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ فرمایا: خوش ہو جاؤ۔ خوش ہو جاؤ۔ کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ ہم گواہی دیتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: تو بے شک یہ قرآن ایک رسی ہے جس کی ایک طرف اللہ کے ہاتھ میں اور دوسری تمہارے ہاتھوں میں ہے، تو اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو۔ اس لئے کہ تم اس کے مضبوطی سے پکڑنے کے بعد کبھی گمراہ اور ہلاک نہیں ہوگے۔[المنتخب للامام عبد بن حمید حدیث ۴۸۲]

سنت پر عمل کرنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر کام کے لئے شدت ہے اور ہر شدت کے لئے رکنا ہے۔ تو جس کا رکنا میری سنت کی وجہ سے ہوا (یعنی ہر چیز پر سنت کو ترجیح دی) تو اس نے فلاح پائی، اور جس نے میری سنت کے علاوہ اور راہ اختیار کی تو وہ ہلاک ہوا۔[مسند أحمد ۲/۲۱۰]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تمام دستوروں، رسم ورواج اور اقوال وارشادات کو چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کی سنت کی راہ اختیار کرنا کامیابی وکامرانی کی راہ ہے۔ اور سنت

رسول ﷺ کو چھوڑ کر دیگر دستوروں اور نظاموں کو اپنانا اور اختیار کرنا گمراہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" فَاذْكُرُونِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ "

''تو تم میرا ذکر کرو، میں تمہیں یاد کروں گا، میری شکر گزاری کرو اور ناشکری نہ کرو''۔(البقرۃ:۱۵۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ "

''جو اللہ کا ذکر کھڑے، بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں''۔(آل عمران:۱۹۱)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تین حالتیں بیان کی ہیں، عام طور پر انسان ان میں سے کسی ایک حالت میں ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا کہ اس کے بندے ہر وقت اور ہر حالت وکیفیت میں اس کی یاد میں مشغول ومصروف رہتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر حال میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔(جامع الترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء أن دعوۃ المسلم مستجابۃ، رقم الحدیث:۳۳۸۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ "

''جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں، یاد رکھو اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے''۔(الرعد:۲۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا "

''اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان کے لئے اللہ نے وسیع مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے''۔(الأحزاب:۳۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"یٰٓاَ یُّھَا الَّذِ یْنَ اٰمَنُوا اذْ کُرُو االلّٰہ ذِ کْرًا کَثِیْرًا ہ وَّ سَبِّحُوْ ہُ بُکْرَ ۃً
وَّ اَ صِیْلًا ہ ھُوَ الَّذِ یْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلٰٓئِکَتُهٗ لِیُخْرِ جَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَی النُّوْرِ ط وَکَانَ بِالْمُؤْ مِنِیْنَ رَ حِیْمًا"

''مومنو! اللہ کا ذکر بہت زیادہ کرو اور صبح وشام اس کی پاکیزگی بیان کرو، وہی ہے جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے، اور اس کے فرشتے تمہارے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں تا کہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر بہت ہی مہربان ہے''۔(الأحزاب:۴۱،۴۳)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَا ذْ کُرُ و ا اللّٰہ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْ نَ"

''اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ تم فلاح پالو''۔(الجمعۃ:۱۰)

گمان کے مطابق فیصلہ

"فَا ذْ کُرُوْنِیْٓ اَذْ کُرْ کُمْ"

''تو تم میرا ذکر کرو میں بھی تمہیں یاد کروں گا''۔(البقرۃ:۱۵۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں، اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، تو جب وہ مجھے اپنے نفس میں یاد کرتا ہے، تو میں بھی اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں، اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے، تو میں اس سے

بہتر فرشتوں کی مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں۔

اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے، تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں۔ اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔[صحیح البخاری، کتاب التوحید والرد علی الجھمیۃ، باب مایذکر فی الذات والنعوت واسامی اللہ]

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔[صحیح البخاری، کتاب الدعوات]

اللہ کا ذکر شیطان سے بچنے کا مضبوط قلعہ ہے

حضرت زید بن سلامؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو سلامؒ نے ان کو بیان کیا کہ حارث اشعری رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ خود بھی ان پر عمل کرو اور بنی اسرائیل کو حکم کرو کہ وہ بھی ان باتوں پر عمل کریں۔ یا تو آپ ان کو حکم کریں یا میں (اللہ) ان کو حکم کرتا ہوں۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام نے خیال کیا کہ اگر تو نے براہ راست بیان کیا تو خطرہ ہے کہ میں دھنسا دیا جاؤں یا عذاب دیا جاؤں۔ تو انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا مسجد بھر گئی اور لوگ اونچی جگہوں پر بھی بیٹھ گئے تو انہوں نے فرمایا: اللہ نے مجھے پانچ باتوں کا حکم دیا کہ میں ان پر خود بھی عمل کروں اور تمہیں بھی حکم کروں کہ تم بھی ان پر عمل کرو۔

ان میں پہلی بات تو یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ کرو۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والے کی مثال اس شخص

جیسی ہے کہ جس نے اپنے خالص مال سونے یا چاندی سے ایک غلام خریدا اور اس سے کہا کہ یہ میرا گھر اور یہ میرا کاروبار ہے اس میں کام کریں اور اس سے جو آمدنی ہو مجھے دیں تو وہ کام کرے لیکن آمدنی اپنے مالک کے بجائے کسی دوسرے کو دے تو تم میں سے کون پسند کرے گا کہ اس کا غلام ایسا ہو؟ (تو پھر اللہ ایسے بندے کو کیسے پسند کرے گا)۔

(۲) اور بے شک اللہ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے تو جب تم نماز پڑھو تو ادھر ادھر مت دیکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنا چہرہ اپنے بندے کے چہرے کے سامنے رکھتا ہے۔ جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے۔

(۳) اور میں تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیتا ہوں، تو بے شک روزہ رکھنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے لوگوں کی ایک جماعت میں کسی کے پاس کستوری کی تھیلی ہو، اور پوری جماعت اس خوشبو سے معطر اور خوش کن ہو۔ بے شک روزے دار (کے منہ) کی خوشبو اللہ کے یہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ ہے۔

(۴) اور میں تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں بے شک صدقہ کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی کو دشمن نے قید کر لیا ہو۔ اور وہ اسے جکڑ کر قتل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ آپ میرا پورا مال لے لیں لیکن مجھے قتل نہ کریں، اس طرح وہ اپنے آپ کو ان سے بچا لیتا ہے۔

(۵) اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کا ذکر کیا کرو۔ کیونکہ ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے، جیسے دشمن کسی آدمی کے تعاقب میں ہو، اور وہ بھاگ کر کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے کر اپنے آپ کو دشمنوں سے بچا لے اسی طرح آدمی اپنے آپ کو (اپنے دشمن) شیطان سے صرف اللہ کے ذکر کے ذریعہ ہی بچا سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں تمہیں ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا مجھے اللہ نے حکم دیا ہے۔ سمع و

اطاعت، جہاد، ہجرت اور جماعت کا لزوم۔ تو جس نے جماعت کو بالشت بھر چھوڑا تو اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی (وہ اسلام سے نکل گیا)، یہاں تک کہ وہ واپس جماعت کی طرف لوٹ آئے اور جس نے جاہلیت کا دعویٰ اور پکار کی (جاہلیت والے نام پسند کئے) وہ جہنم کی جماعت میں سے ہے۔

ایک شخص نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر چہ نماز ادا کرے اور روزہ رکھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے۔ تو تم انہی ناموں کے ساتھ پکارو جو اللہ نے تمہارے نام رکھے ہیں مسلمین، مؤمنین اور عباد اللہ۔''

[جامع الترمذی۔ أبواب الأمثال عن رسول اللہ، باب ما جاء (فی) مثل الصلاۃ والصیام والصدقۃ۔]

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول! اسلام کے احکام تو میرے لئے بہت ہیں، آپ مجھے ایسی بات بتائیں جس کو میں مضبوطی سے پکڑ لوں۔ آپ نے ﷺ فرمایا: ''تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے'' (یعنی تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے)۔ [جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب فضل الذکر]

تنہائی میں اللہ کو یاد کرنے والے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سات قسم کے لوگ ہوں گے، جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا، جس دن اس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا، انصاف کرنے والا حکمران....'' اس حدیث کے آخر میں ہے: ''وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا، اور اس کی آنکھوں سے (اللہ کے ڈر سے) آنسو جاری ہو گئے۔'' [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ]

افضل عمل

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں

تمہیں ایسے عمل کی خبر نہ دوں جو تمہارے مالک کے یہاں سب اعمال سے بہتر اور پسندیدہ ہے اور تمہارے درجوں میں سب سے زیادہ اضافہ کرنے والا، اور تمہارے لئے اللہ کی راہ میں سونا چاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے مقابلہ کرو اور تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں؟'' صحابہ نے عرض کیا' اللہ کے رسول! وہ کون سا عمل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا ذکر کرنا۔''

اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے: ''اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا'' اور اس میں زائد بات یہ ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی اللہ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز نہیں۔ [سنن ابن ماجہ، کتاب الأدب، باب فضل الذکر]

ذکر کرنے والے کی حفاظت

حضرت اسماعیل بن عبید اللہؒ بیان کرتے ہیں کہ کریمہ بنت خشخاش مزنیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم کو ام درداء رضی اللہ عنہا کے گھر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے اپنے رب سے بیان کیا، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں، جب تک وہ مجھے یاد کرے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں حرکت کرتے رہیں''۔ [مسند أحمد: ۵۴۰/۲]

اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے راستے میں چل رہے تھے، جب آپ ﷺ حمدان نامی پہاڑ پر چڑھے تو فرمایا: ''اس حمدان کی سیر کرو، مفردون سبقت لے گئے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے

رسول! مفردون کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں۔'' [صحیح مسلم۔کتاب الذکر والدعاء، باب الحث علی ذکر اللہ]

ذکر کی مجالس

حضرت شعبہؒ ابو اسحاقؒ سے بیان کرتے ہیں اور وہ ابو اسحاقؒ ابو مسلم اغرؒ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے متعلق گواہی دیتا ہوں (کہ میں نے ان سے سنا) اور وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے متعلق گواہی دیتے ہیں (کہ انہوں نے آپ سے سنا) کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

جو لوگ اللہ کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں، تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں، اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور سکینت (یعنی اللہ کی خاص مدد) ان پر نازل ہوتی ہے، اور اللہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔

[صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر]

نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اسی جگہ پر بیٹھنے کی فضیلت

حضرت سماک بن حربؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا، کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں بہت زیادہ۔ آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد طلوع آفتاب تک اسی جگہ بیٹھے رہتے، سورج نکلنے کے بعد اٹھ کر جاتے (آپ ﷺ کے بیٹھنے کے دوران) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم باتیں کرتے رہتے حتیٰ کہ قبل از اسلام کی باتیں اور واقعات بھی ذکر کرتے تو ہنستے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (سن کر) مسکراتے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نماز فجر ادا

کرنے کے بعد اچھی طرح سورج نکلنے تک اپنی جگہ بیٹھے رہتے۔

[صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل الجلوس فی مصلاۃ بعد الصبح وفضل المساجد]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کی نماز با جماعت ادا کی، پھر بیٹھ کر طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتا رہا، پھر دو رکعت ادا کی تو اس کو ایک حج وعمرہ کا اجر وثواب ملے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مکمل، مکمل، مکمل۔''

[جامع الترمذی، کتاب الجمعۃ، باب ماذکر مما یستحب من الجلوس فی المسجد بعد صلاۃ الصبح حتی تطلع الشمس]

صبح وشام کے اذکار کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں ایسی قوم کے ساتھ بیٹھوں جو نماز صبح سے طلوع آفتاب تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہے، تو (یہ ان کے ساتھ بیٹھنا) مجھے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے، اور اگر میں ایسی قوم کے ساتھ بیٹھوں جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہیں تو (یہ ان کے ساتھ بیٹھنا) مجھے چار (غلام) آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ [سنن أبی داؤد، کتاب العلم، باب فی القصص]

شام کے وقت ''رضیت باللہ ربا'' پڑھنے کی فضیلت

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے شام کے وقت کہا: "رضیت باللہ رباً وبالاسلام دیناً و بمحمد رسولًا ونبیاً" میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر راضی ہوں تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اس کو راضی کرے۔ [الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا أصبح واذا أمسی]

''أعوذ بكلمات الله التامات'' پڑھنے کی فضیلت

حضرت حارث بن یعقوبؒ سے روایت ہے کہ یعقوب بن عبداللہؒ نے بسر بن سعید کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں میں نے خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کسی جگہ پڑاؤ ڈالے پھر یہ کہے۔

" أعوذ بكلمات الله التامة من شر ما خلق "

میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو اسے اس جگہ سے روانہ ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔''

[صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء]

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہر روز صبح وشام تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لے اس کو زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الّذِى لَا يَضُرُّ مَعَ إسْمِهِ شَىٌ فِى الأرضِ وَلَا فِى السَّمَاءِ وَ هُوَ السَّمِيعُ العَلِيُم "

''اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا جاننے والا''۔ [جامع الترمذی، أبواب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا أصبح واذا أمسی]

صبح وشام سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جوشخص صبح وشام سومرتبہ ''سبحان اللہ وبحمدہٖ'' پڑھ لے تو قیامت کے دن، اعمال میں اس سے بڑھ کر کوئی شخص نہیں ہوگا، سوائے اس شخص کے جو اس کی طرح سومرتبہ ''سبحان اللہ وبحمدہٖ'' پڑھے یا اس سے زیادہ پڑھے۔'' [صحیح مسلم۔کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء]

سبحان اللہ وبحمدہٖ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص صبح وشام سوسومرتبہ (سبحان اللہ وبحمدہٖ) پڑھ لے قیامت کے دن اعمال میں اس سے بڑھ کر کوئی شخص نہیں ہوگا، سوائے اس شخص کے جو اس کی طرح (سوسومرتبہ سبحان اللہ وبحمدہٖ) پڑھے یا اس سے زیادہ پڑھے۔'' [صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء۔باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس نے دن میں سومرتبہ (سبحان اللہ وبحمدہٖ) پڑھا، اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ [صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التسبیح]

تسبیح وتحمید وتہلیل اور تکبیر کی فضیلت

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کو چار کلمے نہایت محبوب ہیں۔ سبحان اللہ، والحمدللہ، ولا الہ الا اللہ، واللہ اکبر۔ ان کلمات میں سے جس کو بھی تو پہلے پڑھ لے تجھے کوئی نقصان نہیں، (فرمایا): ''اپنے غلام کو نام یسار (آسانی) اور رباح (نفع) اور نجیح (کامیاب) نہ رکھ کیونکہ جب تو اس کے متعلق کسی سے پوچھے گا کہ کیا وہ (یسار، رباح یا نجاح) یہاں ہے؟ اور وہ نہ ہوا تو تجھے جواب ملے گا کہ نہیں۔ [صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب کراھۃ التسمیۃ، بالأسماء القبیحۃ وبنافع ونحوہ]

تمام اوقات میں ذکر کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دن میں سومرتبہ یہ کلمات۔

" لَاإِلٰهَ إلا اللـه وحده لا شريك له لهُ الملك و لهُ الحمد و هو على كل شئٍ قدير "

'' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں'' اسی کے لئے بادشاہی ہے، اور اس کے لئے تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے'' پڑھا: اسے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سونیکیاں لکھ دی جائیں گی، اور اس کی سو برائیاں مٹادی جائیں گی، اور اس دن وہ شام تک شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس دن اس سے بہتر کام کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا، سوائے اس کے جو اس سے زیادہ کرے۔ [صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التھلیل]

"لا اله الا الله" کہنے سے مال وجان محفوظ ہوجاتا ہے

حضرت ابو مالکؓ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ کو ایک مانا۔ اور اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کیا تو اس کا مال اور خون محفوظ (حرام) ہوگیا، اور اس (کے باطن) کا حساب اللہ کے سپرد ہے''۔

[صحیح مسلم، کتاب الأیمان، باب الأمر بقتال الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ]

نبی کریم ﷺ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عرض کیا گیا، اللہ کے

رسول! قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے سب سے زیادہ سعادت کسے حاصل ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! مجھے یقین تھا کہ تم سے پہلے کوئی اس کے بارے میں مجھ سے دریافت نہیں کرے گا، کیونکہ میں نے حدیث کے متعلق تمہاری حرص دیکھ لی تھی، (سنو!) قیامت کے دن سب سے زیادہ میری شفاعت سے فیض یاب وہ شخص ہوگا جو سچے دل سے یا سچے جی سے۔ لا الہ الا اللہ کہے گا۔[صحیح البخاری، کتاب العلم، باب الحرص علی الحدیث]

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینے والے کی فضیلت

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے، اس کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام تک پہنچا دیا تھا اور اس کی طرف سے ایک روح ہیں، اور جنت حق ہے اور جہنم حق ہے تو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا، خواہ وہ جس طرح کے اعمال کرتا ہو۔'' ولید نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن جابر نے بیان کیا ان سے عمیر نے۔ اور جنادہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا۔ ''ایسا شخص جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے (داخل ہوگا)۔

[صحیح البخاری، کتاب لأحادیث لأنبیاء، باب قولہ عزوجل، یا أھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم]

''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی گواہی

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: معاذ بن جبل! میں نے عرض کیا حاضر ہوں، اللہ کے رسول!۔ آپ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا: معاذ! میں نے عرض

کیا، حاضر ہوں اللہ کے رسول! تین بار ایسا ہوا (اس کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ اس کو (جہنم کی) آگ پر حرام کر دیتا ہے۔

میں نے کہا اللہ کے رسول! کیا میں اس بات سے لوگوں کو باخبر نہ کر دوں۔ تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (اگر تم یہ خبر سناؤ گے) تو لوگ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں گے (اور عمل چھوڑ دیں گے)'' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے موت کے وقت، اس خیال سے یہ حدیث بیان فرما دی کہ کہیں حدیث رسول چھپانے کی وجہ سے گنہگار نہ ہوں۔

[صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من خص قوما دون قوم]

کلمہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں آپ کو نہ سکھاؤں یا فرمایا: کیا میں آپ کو ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو عرش کے نیچے، جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ تو کہہ ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' (جب بندہ کہتا ہے تو) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری فرمانبرداری اختیار کی اور میری اطاعت کی۔''

[المستدرک للحاکم۔ ۱/۲۱]

سوتے وقت سورۂ بقرہ کی آخری آیتوں کی فضیلت

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں وہ اسے ہر آفت سے بچانے کے لئے کافی ہو جائیں گی۔[صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورۃ البقرۃ]

سوتے وقت سورۃ "الکافرون" پڑھنے کی فضیلت

حضرت فروہ بن نوفلؒ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت نوفل رضی اللہ عنہ سے فرمایا: سوتے وقت "قل یا ایھا الکافرون" پڑھا کرو اس لئے کہ وہ شرک سے بری کرنے والی ہے۔[سنن أبي داود، کتاب الأدب، باب مایقول عند النوم]

سوتے وقت تین بار معوذات پڑھنے کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر رات جب بستر پر آرام فرماتے، تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر "قل ھو اللہ أحد" "قل أعوذ برب الفلق" اور "قل أعوذ برب الناس" تینوں سورتیں مکمل پڑھ کر ان پر پھونکتے، اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہو پاتا جسم پر پھیرتے، پہلے سر چہرے اور اپنے جسم کے سامنے والے حصے پر ہاتھ پھیرتے۔ یہ عمل تین دفعہ کرتے۔[صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات]

نیند سے بیدار ہوتے وقت ناک جھاڑنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص سو کر اٹھے اور پھر وضو کرے تو تین مرتبہ ناک جھاڑے۔ اس لئے کہ شیطان اس کی ناک کے نتھنے پر رات بسر کرتا ہے۔[صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفۃ ابلیس وجنودہ]

گھر سے نکلتے وقت دعا پڑھنے کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب آدمی گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے۔

"بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ الا بِاللّٰہِ" "اللہ کے نام کے ساتھ یعنی اس کی مدد کے ساتھ گھر سے نکلتا ہوں، میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں، گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ممکن ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت اس کو کہا جاتا ہے کہ تو ہدایت دیا گیا اور کفایت کیا گیا اور (ہر شر سے) بچا لیا گیا۔ تو شیطان اس سے دور ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرا شیطان اس شیطان سے کہتا ہے کہ تو اس شخص پر کیسے غلبہ پا سکتا ہے وہ تو ہدایت دیا گیا اور کفایت کیا گیا اور (ہر قسم کے شر سے) بچا لیا گیا ہے۔

[سنن أبي داود، کتاب الأدب، باب مایقول اذا خرج من بیتہ]

سواری پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنے کی فضیلت

حضرت محمد بن حمزہؒ اپنے باپ حضرت حمزہ بن عمر اسلمی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ ہر اونٹ کی پشت پر ایک شیطان ہے، تو جب تم ان پر سوار ہو تو اللہ کا نام لو۔ پھر تمہاری تمام ضرورتیں پوری ہوں گی۔[مسند أحمد۔ ۳/۴۹۴]

دعا کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ"

"جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں، تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں، ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا

ہوں۔اس لئے لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ میری بات مان لیا کریں، اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے‘‘۔ (البقرۃ:۱۸۶)

اوراللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ "

’’تم اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو، گڑگڑا کر اور چپکے چپکے بھی، اس لئے کہ وہ حد سے نکل جانے والوں کو ناپسند کرتا ہے‘‘۔(اعراف:۵۵)

اوراللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ " (النمل:۶۲)

’’بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے‘‘۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے، اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے، اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ بلکہ یقین کے ساتھ دعا کرے کیونکہ اس پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔

اور حضرت عطاء بن میناءؒ کے طریق سے مسلم شریف میں ہے بندے کو چاہئے کہ یقین کے ساتھ دعا کرے بے شک اللہ تو وہی کرے گا جو چاہے گا۔

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے جس میں حضرت علاء بن عبدالرحمٰنؒ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ (آپ نے فرمایا): لیکن آدمی کو یقین اور پوری توجہ کے ساتھ دعا مانگنی چاہئے، تو اللہ تعالیٰ ہر چیز دے سکتا ہے اس سے بڑی کوئی چیز نہیں۔

[صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب لیعزم المسألۃ فانہ لامکرہ لہ]

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اللہ سے قطعی طور پر یقین کے ساتھ مانگے، اور اس طرح نہ کہے، اے

اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما، اس لئے کہ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔

[صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب لیعزم المسألۃ فانہ لامکرہ لہ]

عافیت صحت وتندرستی کی دعا مانگنے کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: عافیت کی دعا کثرت سے مانگو۔[المستدرک للحاکم، ۵۲۹/۱]

دعا یا نیک عمل کے ساتھ وسیلہ پکڑنے کی فضیلت

امام بخاری رحمہ اللہ کی بیان کردہ وہ حدیث جس میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے ان تین آدمیوں کا واقعہ ہے، جو غار میں پھنس گئے تھے۔ اور یہ روایت اخلاص کے باب میں ہے۔[صحیح البخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب حدیث الغار]

حضرت سفیان عمروؒ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ہمیں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک زمانہ آئے گا کہ اہل اسلام کی جماعتیں جہاد کریں گی، تو ان سے پوچھا جائے گا، کیا تمہارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے صحابی بھی ہیں؟ وہ کہیں گے، ہاں تب ان کو فتح ہو جائے گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعتیں جہاد کریں گی اور اس وقت پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے صحابی کی صحبت میں بیٹھنے والے (تابعی) بھی موجود ہیں؟ تو وہ جواب دیں گے، ہاں موجود ہیں۔ تو فتح ہو جائے گی۔ اس کے بعد ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعتیں جہاد کریں گی اور اس وقت کہا جائے گا کہ یہاں کوئی ایسے لوگ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے شاگردوں

میں سے کسی کی صحبت میں رہے ہوں؟ وہ کہیں گے، ہاں ہیں تو ان کو فتح ہو جائے گی۔
[صحیح البخاری، کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ،]

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ انہی کمزوروں کی وجہ سے مدد کئے جاتے ہو۔

اور نسائی شریف کے لفظ یہ ہیں: اللہ اس امت کی مدد، ان میں سے کمزور لوگوں کی دعاؤں، ان کی نمازوں اور ان کے اخلاص کے ذریعے سے کرتا ہے۔

اور الحلیہ لابی نعیم کے یہ الفاظ ہیں: مسلمان کمزوروں کی دعاؤں کی وجہ سے مدد کئے جاتے ہیں۔[صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب من استعان بالضعفاء والصالحین فی الحرب]

دعا قضا وقدر کو ٹال دیتی ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دعا کرتے رہو، اس لئے کہ دعا قضا کو ٹال دیتی ہے۔[الطبرانی فی الدعاء،]

حضرت یعلیٰ بن عطاءؒ بیان کرتے ہیں، میں نے عمرو بن عاصم بن سفیان بن عبد اللہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے موافق نفع بخش دعا یہ ہے کہ آدمی کہے۔

" اللهم انتَ ربیّ وأنا عبُدك ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنبی انك انت ربی انهٗ لا یغفر الذنب الا أنت "

''اے اللہ! تو میرا رب ہے، اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، پس تو مجھے معاف کر دے۔ بے شک تو ہی میرا رب ہے۔ یقیناً تیرے بغیر کوئی اور گناہ معاف نہیں کرسکتا''۔[مسند أحمد ۲/۵۱۵]

اللہ کے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا:

"اللهم انی أسألُك أنی أشهد أنك أنت الله لا اله الا أنت الأحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لهٗ کفواً أحد "

اے اللہ! میں تجھ سے اس لئے سوال کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا نیاز ہے، جس کی نہ کوئی اولاد ہے نہ والدین۔ اور اس کی کوئی برابری کرنے والا نہیں، تو آپ نے یہ کلمات سن کر فرمایا:

تو نے اللہ سے ایسے نام سے مانگا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس کے ایسے بڑے نام سے مانگا ہے کہ جب اس سے اس کے ساتھ مانگا جائے تو وہ دیتا ہے، اور جب اس کے ساتھ پکارا جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔
[سنن أبی داود، کتاب الوتر باب الدعاء]

اللہ کے اچھے ناموں کے ساتھ دعا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی غم و پریشانی کے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کا غم دور فرما دیتا ہے:

"اللهم انی عبدك وابن عبدك و ابن أمتك ناصیتی بیدك ماضٍ فی حکمك عدلٌ فِیَّ قضائك أسألُك بکل اسمٍ هو لك سمیت بهٖ نفسك أو أنزلتهٗ فی کتابك أو علمتهٗ أحداً من خلقك أو استأثرت بهٖ فی علم الغیب عندك أن تجعل القرآن ربیع قلبی و

نور صدری وجلاء حُزنی و ذهاب همی ، الا أذهب الله عز وجل همهٗ و أبدلهٗ مکان حُزنہٖ فرحاً "

''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے مجھ پر صرف آپ کا کنٹرول ہے مجھ میں صرف آپ کا حکم نافذ ہے، میرے بارے میں آپ کا فیصلہ عدل وانصاف پر مبنی ہے۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں، ہر اس نام کے واسطے سے، جس کے ساتھ آپ نے اپنے نفس کا نام رکھا، یا اپنے پاس اپنے پوشیدہ علم میں اس کو چن لیا۔

میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ قرآن کو میرے دل کی رونق، میرے سینے کا نور، میرے غم کے دور ہونے کا ذریعہ اور میری پریشانی زائل کرنے کا سبب بنا دے''۔

صحابہ کرام نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمیں چاہئے کہ ہم یہ کلمات (دعاء) سیکھیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں جو بھی ان کلمات کو سنے یا سیکھے تو وہ ان کو یاد کرلے۔

[مسند أحمد: ۱/۳۹۱]

کسی جگہ پڑاؤ ڈال کر درج ذیل دعا پڑھنے کی فضیلت

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی جگہ پڑاؤ ڈال کر یہ کہے:

" أعوذ بکلمات الله التامات من شر ما خلق لم یضرہٗ شئٌ حتی یرتحل من منزلہٖ ذٰلك "

''میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے سے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، تو اسے اپنی اس جگہ سے روانہ ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی''۔

جامع دعائیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جامع دعائیں پسند کرتے تھے اوران کے علاوہ باقی ترک کر دیتے تھے۔

اور مسند احمد میں ہے آپ کو جامع دعائیں پسند تھیں اور اس کے علاوہ چھوڑ دیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جب نیک لوگوں کا تذکرہ ہوتا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف کیا کرتی تھیں۔ غالباً اس لئے کہ وہ بھی رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں جامع دعاؤں کا انتخاب فرماتے تھے۔ [سنن أبی داؤد کتاب الوتر، باب الدعاء]

حضرت طارق اشجعیؓ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تو نبی ﷺ اس کو نماز سکھاتے، پھر اس کو حکم دیتے کہ مندرجہ ذیل کلمات کے ساتھ دعا مانگو۔

"اللهم اغفر لی وارحمنی واهدنی و عافنی وارزقنی "

''اے اللہ! مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم کر، مجھے ہدایت دے، مجھے عافیت تندرستی دے اور مجھے رزق دے''۔

اور ایک روایت میں زائد بات یہ ہے کہ آپ سوائے انگوٹھے کے اپنی باقی انگلیوں کو جمع کر کے فرماتے کہ یہ کلمات تیرے لئے دنیا وآخرت کو جمع کر دیں گے۔

[صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء]

دعا کی قبولیت کے افضل اوقات

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔ [سنن أبی داود، کتاب الصلاۃ، باب فی الدعاء بین الأذان والاقامۃ]

جمعہ کے دن عصر کے بعد کی آخری گھڑی کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن کی بارہ گھڑیوں میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں کوئی مسلمان جو کچھ اللہ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتا ہے تو تم اس کو عصر کے بعد کی آخری گھڑی میں تلاش کرو۔

[سنن أبی داود، کتاب الصلاۃ باب الاجابۃ أیۃ ساعۃ ھی فی یوم الجمعۃ]

اذان اور جہاد کے وقت دعا کرنے کی فضیلت

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو وقتوں میں دعا رد نہیں ہوتی، یا بہت کم رد ہوتی ہے۔ اذان کے وقت دعا اور لڑائی کے وقت دعا جب مسلمان اور کافر باہمی طور پر گتھم گتھا ہوں۔ [سنن أبی داود، کتاب الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء]

رات کے آخری تہائی سے لے کر فجر تک دعا کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات کو جب رات کی آخری تہائی باقی ہوتی ہے، آسمان دنیا کی طرف نازل ہو کر جیسے اس کی شان کو لائق ہے نزول کی کیفیت معلوم نہیں، فرماتا ہے: کون ہے جو مجھے پکارے، تو میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے، تو میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے، تو میں اس کو معاف کروں؟

ایک اور روایت میں ہے۔ کون ہے جو مجھے پکارے، تو میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اس کو عطا کروں۔

[صحیح البخاری، کتاب التهجد، باب الدعاء والصلاۃ من آخر اللیل، وکتاب الدعوات، باب الدعاء نصف اللیل]

الحاح وزاری سے دعا کرنے کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بنو زریق کے ایک یہودی لبید بن اعصم نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا تھا اور اس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کسی چیز کے متعلق خیال کرتے کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے، حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ حتیٰ کہ ایک دن یا ایک رات آپ میرے یہاں تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ مسلسل دعا کرتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! تمہیں معلوم ہے، کہ میں اللہ سے جو بات پوچھ رہا تھا، اس نے، اس کا مجھے جواب دے دیا۔ میرے پاس دو فرشتے (جبرئیل و میکائیل علیہما السلام) آئے۔ ایک میرے سر کی طرف کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف۔ حدیث طویل ہے اور اس میں ہے، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے اس جادو کو باہر کیوں نہیں نکالا؟ آپ نے فرمایا: اللہ نے مجھے عافیت دے دی اس لئے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اب میں خواہ مخواہ لوگوں میں اس برائی کو پھیلاؤں۔ تو آپ ﷺ نے اس جادو کے سامان کنگھی، بال وغیرہ کے متعلق حکم دیا تو اسے دفن کر دیا گیا۔ اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ آپ مسلسل دعا کرتے رہے، پھر فرمایا: عائشہ!... آگے حدیث پہلے کی طرح ہے۔ [صحیح البخاری، کتاب الطب، باب السحر]

اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال یا جہنم سے پناہ مانگنے کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تین مرتبہ اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے، اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرما۔ اور جو اس سے تین دفعہ جہنم کے آگ کی پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے، اے اللہ! اس کو آگ سے بچا لے۔ [جامع الترمذی، أبواب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة أنهار الجنة]

ہدایت اوررزق کے طالب کے لئے دعا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ "

''پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو''۔(الجمعۃ:۱۰)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام قرار دیا اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے۔ تو تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت دے دوں تو مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو، سوائے اس کے جس کو میں کھلاؤں، تو تم مجھ ہی سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں، تو تم مجھ ہی سے لباس طلب کرو، میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو، اور میں تمام گناہوں کو معاف کر دوں گا، اے میرے بندو! تم میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے نقصان پہنچا سکو، اور تم میرے نفع کو نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے نقصان پہنچا سکو، اور تم میرے نفع کو نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے نفع پہنچا سکو یعنی تم مجھے نقصان یا نفع پہنچانے کی قدرت نہیں رکھتے اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر تمہارے انسان اور جنات اس شخص کی طرح ہو جائیں جو تم میں سے سب سے زیادہ فاجر ہے تو یہ چیز میری سلطنت میں کوئی کمی نہیں کرسکتی۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، انسان اور جن، سب ایک کھلے میدان میں جمع ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق عطا

کروں، تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی ہی کمی ہوگی جتنی کمی سوئی کو سمندر میں ڈال کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں ہوتی ہے۔ اے میرے بندو! یقیناً یہ تمہارے اعمال ہیں جن کو میں تمہارے لئے شمار کر رہا ہوں، پھر میں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ تو جو بھلائی پائے وہ اللہ کی تعریف کرے، اور جو اس کے علاوہ پائے، تو وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔''

حضرت سعید بن عبدالعزیزؒ کہتے ہیں کہ ابوادریس خولانیؒ جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑتے۔[صحیح مسلم۔کتاب البروالصلۃ۔باب تحریم الظلم]

توبہ واستغفار کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ "

''جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کے لئے استغفار کرتے ہیں، فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے انہی کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے، اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں ہو ہمیشہ رہیں گے، ان نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب کیا ہی اچھا ہے''۔(آل عمران:۱۳۵۔۱۳۶)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا

اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ
تَوَّابًا رَّحِيۡمًا "

''اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، تیرے پاس آجاتے اور اللہ سے استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے لئے استغفار کرتے، تو یقیناً یہ لوگ اللہ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے''۔ (النساء:۶۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمۡ وَاَنۡتَ فِيۡهِمۡ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمۡ وَهُمۡ يَسۡتَغۡفِرُوۡنَ "

''اور اللہ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے، ان کو عذاب دے، اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار کرتے ہوں''۔ (انفال:۳۳)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَّاَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ يُمَتِّعۡكُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ
مُّسَمًّى وَّيُؤۡتِ كُلَّ ذِىۡ فَضۡلٍ فَضۡلَهٗ ؕ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنِّىۡۤ اَخَافُ
عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ كَبِيۡرٍ ۝"

''اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ، پھر اسی کی طرف متوجہ ہو، وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا سامان (زندگی) دے گا، اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا''۔ (ھود:۳)

اور اللہ تعالیٰ نے ھود علیہ السلام سے حکایت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

" وَيٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ يُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ
مِّدۡرَارًا وَّيَزِدۡكُمۡ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمۡ وَلَا تَتَوَلَّوۡا مُجۡرِمِيۡنَ"

''اے میری قوم! تم اپنے رب سے اپنی تقصیروں کی معافی طلب کرو، اور اس کی

جناب میں توبہ کرو، تاکہ وہ برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور تمہاری طاقت پر اور طاقت قوت بڑھا دے۔ (ھود:۵۲)

توبہ کی مزید فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"ان الله يحب التوبين و المتطهرين "

''اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے''۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اِنَّمَا التَّوۡبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ السُّوۡۤءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوۡبُوۡنَ مِنۡ
قَرِيۡبٍ فَاُولٰٓٮِٕكَ يَتُوۡبُ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا"

''اللہ صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں، پھر جلد اس سے باز آجائیں، اور توبہ کریں تو اللہ بھی ان کی توبہ قبول کرتا ہے اور اللہ بڑے علم والا، حکمت والا ہے''۔ (النساء:۱۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" فَمَنۡ تَابَ مِنۡۢ بَعۡدِ ظُلۡمِهٖ وَاَصۡلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوۡبُ عَلَيۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ "

''جو شخص اپنے گناہ کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو اللہ (رحمت کے ساتھ) اس کی طرف رجوع فرماتا ہے''۔ (مائدۃ:۳۹)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" وَالَّذِيۡنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهَا وَاٰمَنُوۡۤا اِنَّ رَبَّكَ
مِنۡۢ بَعۡدِهَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ"

''اور جن لوگوں نے گناہ کے کام کئے پھر وہ ان کے بعد توبہ کر لیں، اور ایمان لے آئیں، تو تمہارا رب اس توبہ کے بعد گناہ معاف کر دینے والا، رحمت کرنے والا ہے''۔ (اعراف:۱۵۳)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِىْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ط وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ"

''اور یہ کہ تم لوگ اپنے رب سے اپنے گناہ معاف کراؤ پھر اسی کی طرف متوجہ ہو، وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا سامان (زندگی) دے گا، اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا''۔(ھود:۳)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَاِنِّىْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى"

''ہاں بے شک میں انہیں بخش دینے والا ہوں، جو توبہ کریں، ایمان لائیں، نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں''۔(طٰہٰ:۸۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا"

''سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں، ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔(فرقان:۷۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَهُوَ الَّذِىْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ"

''وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے، گناہوں سے درگزر فرماتا ہے، اور جو کچھ تم کر رہے ہو (سب) جانتا ہے''۔(الشوریٰ:۲۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا"

''بجز ان کے جو توبہ کر لیں، اور ایمان لائیں، اور نیک عمل کریں، ایسے لوگ جنت میں جائیں گے۔ اور ان کی ذرا سی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی''۔(مریم:۶۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَىْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِىْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ط وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ط وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ"

''عرش کے اٹھانے والے اور اس کے آس پاس کے (فرشتے) اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ کرتے ہیں، اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لئے استغفار کرتے ہیں کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی رحمت اور علم سے گھیر رکھا ہے، تو تو انہیں بخش دے، جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں۔ اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچا لے اے ہمارے رب! تو انہیں ہیشگی والی جنتوں میں لے جا، جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، اور ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولادوں میں سے (بھی) ان (سب) کو جو نیک عمل کرتے ہیں یقیناً تو تو غالب و باحکمت ہے۔ انہیں برائیوں سے

بھی محفوظ رکھ، حق تو یہ ہے کہ اس دن تو نے جسے برائیوں سے بچالیا، اس پر تو نے رحمت کر دی اور یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے''۔(غافر:۷۔۹)

سید الاستغفار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ آدمی اس طرح کہے۔اے اللہ! آپ میرے رب ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے مجھے پیدا کیا، اور میں آپ کا بندہ ہوں، اور میں آپ سے کیے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، اپنی طاقت کے مطابق۔آپ کی پناہ چاہتا ہوں، ان برے کاموں کے وبال سے جو میں نے کیے۔ مجھے آپ کے اس احسان کا اقرار ہے جو آپ نے مجھ پر کیا، اور مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے۔تو آپ مجھے معاف فرمادیں کیونکہ آپ کے بغیر کوئی گناہ معاف کرنے پر قادر نہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ دعا صبح کو صدق دل سے پڑھے پھر اسی دن شام سے پہلے مرجائے تو وہ شخص جنتی ہوگا، اور جو شخص یہ دعا رات کو صدق دل سے پڑھے اور صبح سے پہلے مرجائے تو وہ شخص جنتی ہوگا''۔

[صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب أفضل الاستغفار]

گناہوں کی بخشش اور فتح ونصرت کی دعا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّآ أَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيْٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ"

''وہ یہی کہتے رہے، اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے، ہم سے

ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے، اسے بھی معاف فرما، ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پر مدد دے۔اللہ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی بھی عطا فرمائی۔اور اللہ نیک لوگوں کو دوست رکھتا ہے''۔(آل عمران:۱۴۷۔۱۴۸)

استغفار اور اس کے کثرت کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم شمار کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھتے تھے۔''اے میرے رب! مجھے معاف کردے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔''

[سنن أبی داود، کتاب الصلوۃ، باب الاستغفار، وجامع الترمذی، أبواب الدعوات، باب مایقول اذا قام من مجلسہ۔]

توبہ کی وجہ سے اللہ کا خوش ہونا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ"

''اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے''۔(بقرۃ:۲۲۲)

حضرت حارث بن سویدؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں۔ایک نبی کریم ﷺ سے اور ایک اپنی طرف سے (موقوف)۔فرمایا: مومن (اللہ کے ڈر کی وجہ سے) گناہ کو ایسے سمجھتا ہے، جیسے کہ وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے، ڈرتا ہے کہ کہیں پہاڑ اس کے اوپر ہی نہ گر جائے۔اور بے شک فاجر (اللہ سے نہ ڈرنے کی وجہ سے) گناہ کو ایسے جانتا ہے، جیسے مکھی اس کی ناک کے اوپر سے گزری ہو۔تو وہ اشارے سے اس کو اڑا دیتا ہے۔

حضرت ابوشہاب (راوی) نے ناک کے اوپر ہاتھ سے اشارہ کیا (یعنی وہ گناہ کی

پروانہیں کرتا اس کو معمولی جانتا ہے)۔ پھر اس کے بعد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ اپنے بندے کی توبہ سے، اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے کسی خطرناک ہلاکت والی جگہ پر پڑاؤ کیا ہوا اور اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان ہو۔ تو وہ تھوڑی دیر سویا جب بیدار ہوا تو اس کی سواری گم ہو چکی تھی (وہ اس کی تلاش میں بڑا پریشان ہوا) حتیٰ کہ گرمی کی شدت اور پیاس نے اس کو نڈھال کر دیا یا (اس کی ایسی حالت ہوئی) جو اللہ نے چاہا۔ تو اس نے کہا، میں اپنی جگہ پر واپس جاتا ہوں۔ تو وہ اپنی جگہ پر آ کر سو گیا۔ پھر بیدار ہوا تو اس کی سواری (سامان سمیت) اس کے پاس تھی۔

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ انہوں نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں، ایک حدیث اپنی طرف سے اور ایک حدیث رسول اللہ ﷺ سے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے، جو ایک بیابان ہلاکت والی زمین میں ہو، اور اس کے ساتھ اس کی سواری ہو، جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان ہو.... آگے حدیث گزشتہ حدیث کی طرح ہے۔

[صحیح البخاری۔ کتاب التوبۃ، باب التوبۃ، وصحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی الحض علی التوبۃ والفرح بھا]

بندے کی توبہ حالت نزع تک

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ بندے کی توبہ، اس وقت تک قبول فرماتا رہتا ہے، جب تک حالت نزع طاری نہ ہو۔[ترمذی، أبواب الدعوات، باب التوبۃ مقبولۃ قبل الغرغرۃ]

اہل حقوق کے چھینے ہوئے حقوق واپس کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جس آدمی پر بھی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کا حق ہو تو اس کو چاہئے کہ اس کا ازالہ کر کے اس حق سے عہدہ برآ ہو جائے، اس سے پہلے کے کہ ایسا وقت آ جائے ب درہم و دینار کام نہیں آئیں گے (بلکہ) اس کے بھائی کے (حق کے) لئے اس کی نیکیاں لی جائیں گی، تو اگر اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس کے (حقدار) بھائی کی برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی“۔[صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب القصاص یوم القیامۃ]

نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود پڑھنا دخول جنت کا سبب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر درود پڑھنا چھوڑ دیا، وہ اس کی وجہ سے جنت کے راستے سے خطا ہو گیا (یعنی محروم ہو گیا)“۔

نبی کریم ﷺ پر ہر مجلس میں درود پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو قوم جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتی اور نبی ﷺ پر درود نہیں پڑھتی، تو قیامت کے دن چاہے وہ لوگ جنت میں داخل بھی ہو جائیں لیکن یہ مجلس ان کے لئے اجر و ثواب سے محرومی کی بناء پر باعث حسرت وافسوس ہو گی۔[مسند أحمد: ۴۶۳/۲]

روزہ کا حکم

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"یٰٓاَ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰ مَنُوْ ا کُتِبَ عَلَیْکُمُ ا لصِّیَا مُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ہ"

''اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے ,تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو''۔ (سورہ بقرہ آیت نمبر:۱۸۳)

صیا مُ ،صومُ (روزہ) کا مصدر ہے جس کے شرعی معنی ہیں صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنے سے ,اللہ کی رضا کے لئے رُکے رہنا یہ عبادت چونکہ نفس کی طہارت اور تزکیہ کے لئے بہت اہم ہے ,اس لئے اسے تم سے پہلی امتوں پر بھی فرض کیا گیا تھا۔اس کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔اور تقویٰ انسان کے اخلاق وکردار کے سنوارنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآ ئِکُمْ ط ھُنَّ لِبَا سٌ لَّکُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَا سٌ لَّھُنَّ عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَا نُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْھُنَّ وَبْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمْ وَکُلُوا وَاشْرَبُوْا حتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِمِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّواالصِّیَا مَ اِلَی الَّیْلِ وَلَا تُبَا شِرُوْھُنَّ وَ اَنْتُمْعٰکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ ط تِلْکَ حُدُوْدُا للّٰہِ فَلَا تَقْرَبُوْھَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ ا یٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ ہ

''روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں سے تمہارے لئے حلال کیا گیا وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے اس نے تمہاری توبہ قبول فرما کر تم سے درگذر فرمالیا اب تمہیں ان سے مباشرت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کی تلاش کرنے کی اجازت ہے۔تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو اور عورتوں سے اس وقت مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف کررہے ہو ,یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان فرماتا ہے تا کہ وہ بچیں۔ (سورہ بقرہ آیت نمبر: ۱۸۷)

تشریح:

ابتدا اسلام میں ایک حکم یہ تھا کہ روزہ افطار کرنے کے بعد عشاء کی نماز یا سونے تک کھانے پینے اور بیوی کے ساتھ مباشرت کرنے کی اجازت تھی ،سونے کے بعد ان میں سے کوئی کام نہیں کیا جا سکتا تھا۔ظاہر ہے یہ پابندی سخت تھی اور اس پر عمل مشکل تھا۔اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ دونوں پابندیاں اُٹھالیں اور افطار سے لیکر صبح صادق تک کھانے پینے اور بیوی سے مباشرت کرنے کی اجازت فرمادی۔

یعنی رات ہوتے ہی (سورج غروب کے فوراً بعد) روزہ افطار کرلو۔تاخیر مت کرو ,جیسا کہ حدیث میں بھی روزہ جلد افطار کرنے کی تاکید اور فضیلت آئی ہے دوسرا یہ کہ ایک روزہ افطار کئے بغیر دوسرا روزہ شروع کرنے سے نبی کریم ﷺ نے نہائت سختی سے منع فرمایا ہے۔

اسی طرح اعتکاف کی حالت میں بیوی سے مباشرت اور بوس وکنار کی اجازت نہیں ہے۔البتہ ملاقات اور بات چیت جائز ہے۔

روزے کی فضیلت

''حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا انسان کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے وہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور روزہ ڈھال ہے پس جب تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو وہ نہ بے حیائی کی باتیں کرے نہ شور غل کرے، اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑائی جھگڑا کرے تو یہ کہہ دے کہ میں تو روزے سے ہوں۔

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو (خالی معدہ کی وجہ سے مہک) اللہ کے یہاں مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزے دار کے لیے دو خوشی کے مواقع ہیں۔ جن میں وہ خوش ہوتا ہے ایک روزہ افطار کرتے وقت خوش ہوتا ہے اور دوسرا جب اپنے رب سے ملے گا (اس کی جزا دیکھ کر) اپنے روزہ سے خوش ہوگا''۔

سات سو گنا ثواب:

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''ہر انسان کے (اچھے) عمل کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مگر روزے کا معاملہ دیگر اعمال سے مختلف ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب ھل یقول إنی صائم إذا شتم۔ وصحیح مسلم کتاب، الصیام، باب فضل الصیام)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کی درمیانی مدت کے لیے گناہوں کا کفارہ ہیں۔ بشرطیکہ آدمی کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے''۔

اور ایک روایت میں ہے ''جب تک کبیرہ گناہ نہ کرے''۔

(صحیح مسلم، باب الصلوات الخمس والجمعۃ۔ إلی الجمعۃ ورمضان إلی رمضان)

رمضان کا احترام

حضرت عطاء بن یسارؒ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے سنا اور حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''جو آدمی رمضان کے روزے رکھے، اس کی حدود کو پہچانے اور رمضان کا مکمل احترام کرے اور خیال رکھے تو وہ اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے''۔ (مسند أحمد: ۳/۵۵)

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے عرض کیا آپ مجھے کسی بات کا حکم کریں جو میں آپ سے اخذ کروں۔ (یعنی نصیحت کریں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''روزے رکھا کرو کیونکہ اس کی مثل کوئی نہیں''۔

(سنن النسائی، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی محمد بن أبی یعقوب فی حدیث أبی أمامۃ فی فضل الصائم)

باب الرّیان

حضرت سہل بن سعدؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''جنت کے ایک دروازہ کو ''ریان'' کہا جاتا ہے قیامت کے دن اس سے صرف روزے دار داخل ہوں گے ان کے علاوہ اس سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ تو وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے علاوہ اس دروازے سے کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا پھر کوئی اور اس سے داخل نہیں ہوگا''۔

اور ''بخاری'' کی ایک روایت میں ہے ''جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ان میں

سے ایک کا نام ''باب الریان'' ہے اس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے''۔

اور ''نسائی'' کی روایت میں ہے کہ ''جو اس دروازہ سے داخل ہوگا وہ پیے گا اور جس نے پی لیا اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی''۔

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الریان للصائمین، وصحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام۔ وصحیح البخاری، کتاب بدء الخلق۔ باب صفة أبواب الجنة۔ وسنن النسائی کتاب الصیام۔ باب ذکر الاختلاف علی محمد بن أبی یعقوب فی حدیث أبی أمامة فی فضل الصائم)

جنت کے دروازوں سے پکار

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے گا اسے جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے، پس جو شخص نمازیوں میں سے ہوگا اسے باب الصلوۃ سے پکارا جائے گا۔

اور جو جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا اس کو باب الجہاد سے پکارا جائے گا اور جو روزہ رکھنے والوں میں سے ہوگا اسے باب الریان سے پکارا جائے گا اور جو صدقہ کرنے والوں میں سے ہوگا اس کو باب الصدقہ سے پکارا جائے گا''۔

حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ان دروازوں میں سے کسی ایک سے بھی پکارا جانے والا نقصان وخسارہ میں نہیں (کیونکہ اصل مقصد تو جنت میں داخل ہونا ہے۔)

لیکن کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جس کو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں اور مجھے امید ہے کہ تو بھی انہی میں سے ہوگا''۔

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الریان للصائمین، وصحیح مسلم۔ کتاب الزکوۃ، باب من جمع الصدقة واعمال البر)

رمضان اور اسکے روزوں کی فضیلت

حضرت ابن ابی انسؓ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا، حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے''۔

ایک اور روایت میں ہے ''جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں''۔

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب هل یقال رمضان أو شهر رمضان، وصحیح مسلم، أول کتاب الصیام)

رمضان کی پہلی رات

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھلتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور ایک منادی کرنے والا منادی کرتا ہے اے حق کے طالب ومتلاشی! آگے بڑھ (اور نیکیاں کر لے) اور اے شر کے طالب ومتلاشی! رک جا (برائیوں سے باز آجا) اور اللہ ہر رات جہنم سے کئی لوگوں کو آزاد کرتا ہے''۔ (جامع الترمذی، أبواب الصوم، باب ماجاء فی فضل شهر رمضان)

صدقۂ فطر نماز سے پہلے ادا کرنے کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے دار کی بے ہودہ اور بے حیائی کی باتوں سے طہارت (معافی) کے لئے اور مساکین کے کھانے

کے لئے فطرہ کی زکوٰۃ (صدقہ الفطر) کو ضروری فرمایا جو اس کو نماز سے قبل ادا کرے تو وہ زکوٰۃ مقبول ہے اور جو نماز کے بعد ادا کرے وہ عام صدقات کی طرح ایک صدقہ ہے۔

[سنن أبي داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الفطر]

تشریح: صدقہ فطر ہر مسلمان مرد و عورت جوان، بچے، بوڑھے، بیمار و تندرست پر فرض ہے۔ جو ایک صاع فی شخص کو ادا کرنا چاہئے اور اس کے مصارف زکوٰۃ کے مصارف یعنی فقراء، مساکین، نومسلم، قیدی و مقروض اور مجاہدین فی سبیل اللہ ہیں۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دو دنوں کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور اہل مدینہ کے دو دن مقرر تھے۔ جن میں وہ خوشی مناتے تھے۔ آپ نے ان سے پوچھا ''یہ دو دن کیا ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا یہ دو دن ہمارے جاہلیت کے تہوار ہیں ہم ان میں کھیلا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ نے ان دو دنوں کے بدلے تمہیں دو بہترین دن عطا فرما دیئے ہیں۔ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کا دن۔

[سنن أبي داؤد، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ العیدین]

حج کا حکم قرآن کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ہ

''اور لوگوں میں حج کی منادی کر دیں لوگ تمہارے پاس پیدل بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی دور دراز کی تمام راہوں سے بھی آئیں گے''۔ (سورہ حج آیت نمبر:۲۷)

یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ مکہ کے پہاڑ کی چوٹی سے بلند ہونے والی یہ صدا، دنیا کے کونے کونے تک پہنچ گئی، جس کا مشاہدہ حج اور عمرے میں ہر حاجی کرتا ہے۔

کعبہ کا طواف

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِیْمَ مَكَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْـًٔا وَّ طَهِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْقَآىٕمِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ہ

''جبکہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو کعبہ کے مکان کی جگہ مقرر کر دی اس شرط پر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف قیام رکوع سجدہ کرنے والوں کیلئے پاک صاف رکھنا''۔ (سورہ حج آیت نمبر:۲۶)

یعنی بیت اللہ کی جگہ بتلا دی اور وہاں ہم نے ذریت ابراہیم علیہ السلام کو ٹھہرایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام کی ویرانی کے بعد خانہ کعبہ کی تعمیر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں سے ہوئی۔ جیسا کہ صحیح حدیث سے بھی ثابت

ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلی مسجد جو زمین میں بنائی گئی مسجد حرام ہے، اوراس کے چالیس سال بعد مسجد اقصیٰ کی تعمیر ہوئی۔

(مسند احمد ۵۔ ۱۵۰، ۱۶۶، ۱۶۷ اومسلم کتاب المساجد)

اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ۚ"

''اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے اور جو تمام دنیا کے لئے برکت اور ہدایت والا ہے۔'' (سورہ آل عمران آیت نمبر:۹۶)

تشریح: یہ یہود کے اعتراض کا جواب ہے وہ کہتے تھے کہ بیت المقدس سب سے پہلا عبادت خانہ ہے محمد ﷺ اوران کے ساتھیوں نے اپنا قبلہ کیوں بدل لیا؟ اس کے جواب میں کہا گیا تمہارا یہ دعویٰ غلط ہے۔ پہلا گھر، جو اللہ کی عبادت کے لئے تعمیر کیا گیا، وہی ہے جو مکہ میں ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَیۡتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمۡنًا وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰہٖمَ مُصَلًّی وَعَہِدۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰہٖمَ وَاِسۡمٰعِیۡلَ اَنۡ طَہِّرَا بَیۡتِیَ لِلطَّآئِفِیۡنَ وَالۡعٰکِفِیۡنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوۡدِ ۚ

''ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے ثواب اور امن وامان کی جگہ بنائی تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کرلو ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ سے وعدہ لیا کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھو۔'' (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۲۵)

تشریح: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت سے جو اس کے بانی اول ہیں، بیت اللہ کی دو خصوصیتیں اللہ تعالیٰ نے یہاں بیان فرمائیں ایک لوگوں کے لئے ثواب کی جگہ دوسرے لوٹ لوٹ کر آنے کی جگہ جو ایک مرتبہ بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہو جاتا ہے، دوبارہ سہ بارہ آنے کے لئے بے قرار رہتا ہے یہ ایسا شوق ہے جس کی کبھی تسکین نہیں ہوتی بلکہ روز افزوں بڑھتا ہی رہتا ہے۔

دوسری خصوصیت امن کی جگہ یعنی یہاں کسی دشمن کا خوف بھی نہیں رہتا چنانچہ زمانہء جاہلیت میں بھی لوگ حدود حرم میں کسی دشمن سے بھی جان کا بدلہ نہیں لیتے تھے۔ اسلام نے اس کے احترام کو باقی رکھا، بلکہ اس کی مزید تاکید اور توسیع کی۔

مقام ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے، جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ کرتے رہے اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم کے نشانات ہیں، جسے ہر حاجی طواف کے دوران بآسانی دیکھتا ہے۔ اس مقام پر طواف مکمل کرنے کے بعد دو رکعت پڑھنے کا حکم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فِیۡہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰہِیۡمَ وَمَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ط وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡہِ سَبِیۡلًا ط وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ۚ

''جس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں، مقام ابراہیم ہے، اس میں جو آ جائے امن والا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس طرف کی راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ (اس سے بلکہ) تمام دنیا سے بے پرواہ ہے''۔

(سورہ آل عمران آیت نمبر:۹۷)

تشریح: اس میں قتال خون ریزی یا شکار کرنا حتٰی کہ درخت کاٹنا ممنوع ہے۔اسی طرح "راہ پا سکتے ہوں" کا مطلب زادراہ کی استطاعت اور فراہمی ہے۔یعنی اتنا خرچ کہ سفر کے اخراجات پورے ہو جائیں۔استطاعت کے مفہوم میں یہ بھی داخل ہے کہ راستہ پرامن ہو اور جان و مال محفوظ رہے اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ صحت اور تندرستی کے لحاظ سے سفر کے قابل ہو نیز عورت کے لئے محرم بھی ضروری ہے۔یہ آیت ہر صاحب استطاعت کے لئے وجوب حج کی دلیل اور احادیث سے وضاحت ہوتی ہے کہ یہ عمر بھر میں صرف ایک دفعہ فرض ہے۔

استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے کو قرآن نے کفر سے تعبیر کیا ہے جس سے حج کی فرضیت میں اور اس کی تاکید میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔احادیث میں بھی ایسے شخص کے لئے وعید آئی ہے۔

حج کے فضائل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

"اللہ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کیا ہے اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ اس سے بلکہ تمام دنیا سے بے پرواہ ہے"۔ (آل عمران:۹۷)

سب سے افضل عمل

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا"۔ پوچھا

گیا پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا"۔ پوچھا گیا پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حج مبرور"۔

(صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب من قال أن الإیمان هو العمل۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب کون الإیمان باللہ تعالیٰ أفضل الأعمال)

گناہ کے بخشش کا وعدہ

حضرت ابوالحکم سیارؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحازمؒ کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا اور حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا،"جس نے اللہ کے لیے حج کیا اور اس نے کوئی فحش اور بے ہودہ بات کی، نہ اللہ کی نافرمانی کی، تو وہ اس طرح (پاک ہو کر) لوٹتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے"۔

(صحیح البخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور۔ صحیح مسلم کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرة)

تشریح: اللہ تعالیٰ کو حج مبرور پسند ہے، حج مبرور سے مراد وہ حج ہے کہ حاجی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے صحیح عقیدہ اور حلال مال خرچ کرتے ہوئے حج کو جائے اور حج مسنون ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کی کسی قسم کی نافرمانی نہ کرے۔

مثلاً احرام میں کندھا شروع سے ننگا کر لینا، (حالانکہ کندھا صرف طوافِ قدوم (پہلا طواف) کے وقت ننگا کرنا چاہیئے تلبیہ میں الفاظ کا اضافہ،طواف کے دوران غیر مسنون اور غیر ثابت شدہ الفاظ ادا کرنا، مقدّس ومتبرک جان کر ان کا اہتمام کرنا، مغرب کی نماز عرفات میں ادا کرنا حالانکہ مزدلفہ جا کر ادا کرنی چاہیئے۔کنکریاں وقت سے پہلے مار لینا اور بلا وجہ عذر ایک دوسرے کی جگہ کنکریاں مارنا وغیرہ۔

اسی طرح حج وعمرہ کے اندر بھی فسق وفجور جاری رکھنا، نمازوں میں سستی کرنا، مردوں کا داڑھی منڈوانا، اور عورتوں کی بے پردگی، جھوٹ بولنا، سگریٹ نوشی، مردوں کا کپڑا ٹخنوں

سے نیچے رکھنا، غیبت کرنا، گالی گلوچ وفساد اور جھگڑا کرنا وغیرہ، بعض لوگ روپیہ خرچ کر کے، جسمانی تکالیف و پریشانیاں برداشت کر کے بھی حج مبرور سے محروم رہتے ہیں، جو بہت بڑا خسارہ ہے۔

حج سے سابقہ تمام گناہ معاف

حضرت عمرو بن عاصؓ کی طویل حدیث میں یہ بھی ہے کہ عمرو بن عاصؓ نے وفات کے وقت فرمایا، جب اللہ نے اسلام کی محبت میرے دل میں ڈال دی تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ سے بیعت کرلوں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''عمرو! کیا بات ہے؟'' میں نے کہا، میں ایک شرط لگانا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''بتلاؤ تمہاری کیا شرط ہے''؟

میں نے کہا یہ کہ میرے گناہ بخش دیئے جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا تجھے معلوم نہیں کہ اسلام قبل از اسلام کے تمام گناہ ختم کر دیتا ہے اور ہجرت اپنے سے قبل کے تمام گناہ ختم کر دیتی ہے، اور حج پہلے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے''۔

(چنانچہ میں نے اسلام قبول کرلیا) اس کے بعد میرا یہ حال ہو گیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب اور میری نظر میں آپؐ سے زیادہ جلیل القدر کوئی نہ تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وجلالت کا نقش اس طرح میرے دل میں تھا کہ میں نظر بھر کر آپ ﷺ کی طرف دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ اور اگر مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرنے کو کہا جائے تو میں اسے بیان نہیں کرسکتا۔ اس لیے کہ میں نے کبھی نظر بھر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی نہیں اگر میں اسی حال میں مرجاتا تو یقیناً

امید تھی کہ میں اہل جنت میں سے ہوتا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب کون الاسلام یھدم ما قبلہ وکذا الھجرۃ والحج)

عمرہ کی فضیلت

حضرت عمرو بن دینارؒ روایت کرتے ہیں کہ ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''پے در پے حج وعمرہ کیا کرو، کیونکہ وہ دونوں فقر (غربت) اور گناہوں کو ایسے دور کر دیتے ہیں، جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے''۔

(سنن النسائی۔ کتاب مناسک الحج، باب فضل المتابعۃ بین الحج والعمرۃ)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''پے در پے حج وعمرہ کرو کیونکہ وہ دونوں (آدمی کو) فقر وگناہوں سے ایسے صاف کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل کچیل دھو دیتی ہے اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے''۔

(سنن النسائی، کتاب مناسک الحج، باب فضل المتابعۃ بین الحج والعمرۃ)

عمرہ اور حج کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''عمرہ دوسرے عمرہ تک (کی درمیانی مدت) کے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے''۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرۃ)

رمضان میں عمرہ کی فضیلت

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ حج سے واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سنان انصاریہؓ سے فرمایا، ''تجھے حج سے کس چیز نے

روکا؟'' تو انہوں نے جواب دیا میرے خاوند کے پاس پانی بھرنے کے لیے دو ہی اونٹ تھے۔ ایک پر وہ حج کرنے چلے گئے اور دوسرا ہماری کھیتی کو سیراب کرتا تھا، تو آپؐ نے فرمایا، ''رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے''۔

اور مسلم کی روایت ہے اس نے کہا کہ میرے خاوند کے پاس پانی بھرنے کے لیے صرف دو اونٹ تھے۔ ان میں سے ایک پر اس نے اور اس کے بیٹے نے حج کیا جبکہ دوسرا اونٹ اس پر ہمارا غلام پانی پلاتا تھا۔ فرمایا: ''رمضان میں عمرہ کرنا'' (آخر حدیث تک)

(صحیح البخاری، کتاب جزاء الصید، باب حج النساء وصحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل العمرۃ فی رمضان)

تلبیہ بلند کرنے کی فضیلت

حضرت خلاد بن سائب انصاریؒ اپنے باپؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''میرے پاس حضرت جبریلؑ آئے تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے صحابہ اور ساتھیوں کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ میں اپنی آوازیں بلند کریں''۔

(سنن أبي داود، کتاب المناسک، باب کیف التلبیۃ)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جو مسلمان تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں حجر، شجر اور درو دیوار ہر چیز اس کے ساتھ تلبیہ کہتے ہیں''۔ (جامعہ الترمذی، أبواب الحج، باب ماجاء فی فضل التلبیۃ والنحر)

دورانِ حج مرنے والے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ''اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف نکل کھڑا ہوا' پھر اسے موت نے آ پکڑا تو بھی یقیناً اس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہو گیا اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے''۔ (جامع الترمذی، أبواب الحج، باب ماجاء فی فضل التلبیۃ)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک حاجی وقوفِ عرفہ کے دوران اپنی سواری سے گر پڑا، جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ''اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں (احرام کی دو چادریں) میں کفن دو اور اس کو خوشبو لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پکارتے ہوئے اٹھے گا''۔

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الکفن فی ثوبین)

حجر اسود کے استلام کی فضیلت

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا، ''اللہ کی قسم! اللہ اس (حجر اسود) کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا، اس کی زبان ہوگی جس سے وہ کلام کرے گا اور اس آدمی کے بارے میں گواہی دے گا جس نے صحیح معنیٰ میں اس کا استلام کیا ہوگا''۔

(جامعہ الترمذی، أبواب الحج، باب ماجاء فی الحجر الأسود)

تشریح: استلام سے مراد حجر اسود کو چومنا، ہاتھ یا کوئی اور چیز لگا کر اس کو چومنا اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر اس کی طرف ہاتھ کرنا۔ اگر ہاتھ سے استلام کیا جائے تو پھر ہاتھ نہ چوما جائے۔

استلام اور طواف کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وَ لْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ''

''اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں''۔ (سورہ الحج:۲۹)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ''

''اور میرے گھر کو طواف' قیام رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا''۔ (سورہ الحج : ۲۶)

حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوعبد الرحمٰن عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ صرف دو رکنوں (حجر اسود و رکن یمانی) ہی کا استلام کرتے ہیں، تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''ان دونوں کا چھونا گناہوں کو مٹا دیتا ہے'' اور آپ نے فرمایا ''جس نے بیت اللہ شریف کے گرد سات چکر لگائے (طواف کیا) تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا''۔

(سنن نسائی، کتاب مناسک الحج، باب ذکر الفضل فی الطّواف بالبیت و مسند أحمد۔۲/۹۵۸۹)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ''بیت اللہ شریف کا طواف نماز کی مانند ہے۔ الّا یہ کہ طواف میں کلام کی اجازت ہے، پس جو طواف میں کلام کرے وہ صرف خیر و بھلائی کا کلام کرے''۔ (جامع الترمذی، أبواب الحج، باب ما جاء فی الکلام فی الطّواف)

وقوفِ عرفہ کی فضیلت

حضرت سعد بن مسیّبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ اپنے بندوں کو جہنم کی آگ سے آزادی دیتا ہو اور وہ قریب ہوتا ہے۔ پھر اپنے بندوں کے ذریعے فرشتوں سے گفتگو کرتا ہے، پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ لوگ کیا چاہتے ہیں''؟

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل یوم عرفۃ)

اہل عرفات پر فخر

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ اہلِ عرفات کی وجہ سے فرشتوں سے فخر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے پراگندو غبار آلود بندوں کو دیکھو''۔ (مسند أحمد، ۳/۳۰۵)

زم زم کے پانی کی فضیلت

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا، ''آپ کب سے یہاں (بیت اللہ میں) ہیں''؟ میں نے عرض کیا تیس دنوں سے۔ آپؐ نے فرمایا، ''تیس دنوں سے؟'' انہوں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ''تیرا کھانا کیا تھا''؟ انہوں نے عرض کیا، میرا کھانا پینا صرف زمزم کا پانی تھا اور البتہ میں اس سے اتنا موٹا ہو گیا کہ میرے پیٹ کی شکنیں دور ہو گئیں اور میں نے اپنے کلیجے (پیٹ) میں ذرہ برابر بھی کبھی بھوک محسوس نہیں کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''بے شک وہ بابرکت ہے اور وہ خوش ذائقہ کھانا اور بیماری سے شفا ہے''۔ (سنن أبی داؤد طیالسی ۴۵۷)

مسجد نبوی اور مسجد الحرام میں نماز کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ''میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں نماز' مسجد حرام کے سوا دوسرے مقامات میں ہزار نماز ادا کرنے سے افضل ہے''۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل الصلاۃ فی مسجد مکۃ و مدینۃ، باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ و مدینۃ۔ و صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الصلاۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ)

حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، ”میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے سوا دوسرے مقامات میں نماز ادا کرنے سے ہزار درجہ افضل ہے“۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الصلاۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ)

مسجد قباء کی زیارت اور نماز کی فضیلت

حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نمازِ ضحیٰ (چاشت کی نماز) صرف دو دن پڑھتے تھے۔ ایک اس دن جس دن مکہ مکرمہ آتے تھے کیونکہ وہ چاشت کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے' بیت اللہ کا طواف کرتے پھر مقام ابراھیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرتے اور ایک اس دن جب مسجدِ قباء آتے پس وہ ہر ہفتہ کے دن یعنی سنیچر کو مسجد قباء سے باہر نکلنا ناپسند کرتے تھے۔ نافع کہتے ہیں ابن عمرؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ پیدل یا سواری پر مسجدِ قباء کی زیارت کیا کرتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر ہفتہ یعنی سنیچر کو پیدل یا سواری پر مسجدِ قباء تشریف لایا کرتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، باب مسجد قباء وصحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل مسجد قباء وفضل الصلاۃ فیہ وزیارۃ)

چار مساجد جن میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا

حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں کہ حضرت جنادہ بن ابی امیہ ہمارے چھ سال تک امیر رہے۔ انہوں نے ہمیں ایک دفعہ خطبہ دیا تو فرمایا ہم ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ہم نے کہا آپ ہم کو رسول اللہ ﷺ کی وہ احادیث سنائیں جو آپ نے ان سے سنی ہوں، آپ ہمیں لوگوں سے سنی ہوئی بیان نہ کریں۔ ہم نے ان پر سختی کی۔ تو انہوں

نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں مسیح الدجال سے ڈراتا ہوں وہ کانا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ روٹی کے پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں گی اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ زمین میں چالیس دن ٹھہرے گا۔ اس کی حکومت چہار طرف ہوگی لیکن وہ چار مساجد میں نہیں آ سکے گا۔ کعبہ یعنی مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ، اور طور۔

ابن عونؒ بیان کرتے ہیں کہ میرا خیال ہے انہوں نے بیان کیا کہ اس دجال کو ایک آدمی پر غلبہ دیا جائے گا تو وہ اس کو قتل کرے گا پھر اس کو زندہ کرے گا۔ اور اس کے علاوہ اسے کسی اور پر مسلط نہیں کیا جائے گا۔ اور ابن عون مجاہد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا ”جنادہ بن ابی امیہ بحری سفر میں چھ سال تک ہمارے امیر رہے۔ [مسند أحمد: ۳۶۴/۵، ۴۳۴، ۴۳۵]

مسجد حرام، مسجد نبوی، بیت المقدس کی فضیلت

حضرت عبدالملکؒ روایت کرتے ہیں میں نے زیاد کے آزاد کردہ غلام قزعہؒ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے چار احادیث سنیں، جو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنیں وہ مجھے بہت اچھی لگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت خاوند محرم کے بغیر دو دن کا بھی سفر نہ کرے اور دو دنوں (عیدالفطر، عیدالاضحیٰ) میں کوئی روزہ نہ رکھے۔

اور دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں، صبح کے بعد طلوع شمس تک اور عصر کے بعد غروب شمس تک۔ اور تین مساجد، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد کے سوا کوئی سفر نہ کیا جائے۔ [صحیح البخاری، کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، باب مسجد بیت المقدس]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے

فرمایا: تین مساجد یعنی مسجد حرام ۔ مسجد نبوی ﷺ اور مسجد اقصیٰ کے سوا رخت سفر نہ باندھا جائے ۔[صحیح البخاری، کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ]

بیت المقدس میں نماز کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ "

''پاک ہے وہ اللہ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی''۔

حضرت ابراہیم تیمی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد الحرام ۔انہوں نے کہا میں نے عرض کیا پھر کون سی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ میں نے کہا: ان دونوں کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ آپ نے فرمایا: چالیس سال ۔ پھر اس کے بعد جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تو تو نماز پڑھ لے، کیونکہ فضیلت اسی میں ہے ۔[صحیح البخاری، کتاب آحادیث الأنبیاء، باب یزفون]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس تعمیر کیا تو اس دوران اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کا سوال کیا۔

(۱) اسے ایسی حکومت دے جو اس کی حکومت کے مطابق ہو تو اللہ نے اس کو یہ چیز دے دی۔

(۲) ۔ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اسے ایسی حکومت دے جو اس کے بعد کسی دوسرے کے لئے نہ ہو ۔تو وہ انہیں دے دی گئی ۔

(۳) ۔ جب مسجد کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ جو شخص بھی صرف نماز کی نیت سے اس مسجد میں آئے تو اس کو گناہوں سے اس دن کی طرح صاف کر دے جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا ۔[سنن النسائی، کتاب المساجد، باب فضل المسجد الأقصی والصلاۃ فیہ]

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجد الحرام میں نماز دوسرے مقامات میں ایک لاکھ نماز پڑھنے سے افضل ہے اور میری مسجد میں نماز دوسرے مقامات پر پانچ سو نماز سے افضل ہے ۔

مسجد قباء، اس کی زیارت اور اس میں نماز کی فضیلت

حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز ضحیٰ صرف دو دن پڑھتے تھے ایک اس دن جس دن مکہ مکرمہ آتے تھے کیونکہ وہ چاشت کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تھے بیت اللہ کا طواف کرتے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرتے ۔اور ایک اس دن جب مسجد قباء آتے تو وہ ہر ہفتے کو مسجد قباء میں آتے ۔ جب مسجد قباء میں داخل ہوتے تو نماز پڑھے بغیر مسجد سے باہر نکلنا ناپسند کرتے تھے حضرت نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ پیدل یا سواری پر مسجد قباء کی زیارت کیا کرتے تھے ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر ہفتے ، پیدل یا سواری پر مسجد قباء تشریف لایا کرتے تھے ۔اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے ۔

[صحیح البخاری، کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، باب مسجد قباء]

ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں کی فضیلت

حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، ''کسی اور دن میں عبادت ان دس دنوں میں عبادت کرنے سے افضل نہیں''۔ انہوں نے عرض کیا، جہاد بھی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا، ''جہاد بھی نہیں مگر وہ آدمی جو اپنی جان و مال لے کر اللہ کی راہ میں نکلے اور کسی چیز کے ساتھ واپس نہ آئے''۔

(صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل فی أیام التشریق)

عیدگاہ کی طرف جانے اور تکبیر کہنے کی فضیلت

حضرت ام عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ ''ہم کو حکم دیا جاتا تھا کہ ہم عید کے دن عیدگاہ کی طرف نکلیں حتٰی کہ کنواری، پردے دار اور حیض والیوں کو بھی۔ پس وہ (حیض والیاں) لوگوں سے پیچھے بیٹھ جائیں ان کی تکبیر و دعا میں شامل ہوں تاکہ اس دن کی برکت و پاکیزگی حاصل کرسکیں''۔

ایک اور روایت میں ہے کہ ''ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ ہم نوجوان اور پردے دار عورتوں کو (عیدگاہ کی طرف) نکالیں اور حیض والیاں نماز سے علیحدہ رہیں''۔

(صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب التکبیر أیام منیٰ وإذا غدا إلی عرفۃ وباب خروج النساء والحیض إلی المصلی)

قربانی کے دن کی فضیلت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج کے موقع پر قربانی کے دن جمعرات کے درمیان کھڑے ہوکر پوچھا ''یہ کون سا دن ہے''؟ انہوں نے کہا قربانی کا دن ہے۔ آپ نے فرمایا، ''یہی حج اکبر کا دن ہے''۔ (سنن أبی داؤد کتاب المناسک، باب یوم الحج الأکبر)

یوم النحر کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن قرطؓ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے عظیم دن یوم النحر ہے پھر یوم القرّ''۔ حضرت عیسیٰ راوی کہتے ہیں کہ ثور نے کہا کہ وہ دوسرا دن یعنی گیارہ ذی الحجۃ ہے اور انہوں یعنی (عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ پانچ یا چھ قربانیاں رسول اللہ ﷺ کے قریب کی گئیں تو وہ سب آپؐ کے قریب ہوتی تھیں کہ آپ ان میں سے پہلے کس کی قربانی کرتے ہیں۔ پس جب وہ سب ذبح ہوگئیں تو آپؐ نے آہستہ سے ایک بات کہی جسے میں نہ سمجھ سکا تو میں نے پوچھا، آپؐ نے کیا فرمایا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ''جو چاہے ان قربانیوں میں سے گوشت لے لو''۔ (سنن أبی داود، کتاب المناسک، باب الھدی إذا عطب قبل أن یبلغ)

وفات تک مدینہ شریف میں رہنے کی فضیلت

حضرت عامر بن سعدؓ اپنے باپ (سعد بن ابی وقاصؓ) سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں مدینہ منورہ کے دو حروں (دو پتھریلی طرفوں) کے درمیان علاقے کو حرام کرتا ہوں کہ اس کا درخت کاٹا جائے یا اس کا شکار قتل کیا جائے''۔ اور فرمایا:

''مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر ہے کاش کہ وہ جان لیں جو شخص بے رغبتی کا اظہار کرتے ہوئے یہاں سے چلا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر شخص کو یہاں لے آئے گا اور جو شخص اس کی تکالیف وشدائد پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا''۔

اور ایک روایت میں ہے ''جو شخص اہلِ مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا تو اللہ اس کو سیسے کے پگھلنے کی طرح یا پانی میں نمک کے گھل جانے کی طرح آگ میں پگھلائے گا''۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ ودعاء النبی ﷺ فیھا بالبرکۃ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جو شخص مدینہ منورہ کی تکلیف وشدت پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا''۔
(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی المدینۃ والصبر علی لأوائھا)

حضرت زید بن اسلمؒ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے دعا کی:
''اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرمانا اور میرا مرنا اپنے رسول ﷺ کے شہر میں مقدر کردے''۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب کراھیۃ النبی ﷺ أن تعری المدینۃ)

تشریح: اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی دونوں دعائیں پوری فرمادیں کہ ان کو موت بھی شہادت کی ملی جب ابولؤلؤ فیروز ایرانی نام کے بدبخت نے آپ پر عین نماز میں حملہ کیا تو آپ نے اسی زخم کی وجہ سے مدینہ منورہ میں وفات پائی اور رسول اللہ ﷺ کے حجرہ میں آپ ﷺ کے ساتھ دفن ہوئے اس طرح آپ کی دوسری خواہش بھی پوری ہوگئی۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں دجال کا داخلہ

حضرت ابوبکرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، ''مدینہ منورہ میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا۔ اس دن مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے''۔

اور مسند احمد میں ہے ''وہ دونوں مدینہ منورہ سے دجال کا رعب دور کریں گے''۔
(صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب لا یدخل الدجال المدینۃ۔ ومسند احمد ۵/۴۱-۴۳)

حرم کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَیْءٍ

وَّ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

''مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے جس کی ملکیت ہر چیز ہے اور مجھے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہو جاؤں''۔ (سورہ النمل: ۹۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا یُّجْبٰٓى اِلَیْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

''کیا ہم نے انہیں امن وامان اور حرمت والے حرم میں جگہ نہیں دی؟ جہاں تمام چیزوں کے پھل کھینچے چلے آتے ہیں۔ جو ہمارے پاس بطور رزق کے ہیں لیکن ان میں سے اکثر کچھ نہیں جانتے''۔ (سورہ القصص: ۵۷)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا:
''اب مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت نہیں، لیکن جہاد و نیت ہے، اور جب تمہیں جہاد کے لیے کہا جائے تو جہاد کے لیے نکلو'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن یہ بھی فرمایا:
''اس شہر (مکہ) کو اللہ نے اس دن سے حرمت وعزت بخشی ہے جس دن سے زمین اور آسمان کو پیدا کیا ہے۔

پس وہ اللہ کے حرام کرنے کی وجہ سے قیامت تک کے لیے حرام ہے اور مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی اس شہر میں قتال (لڑنا) حلال نہیں تھا، اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی میں حلال ہوا۔ پس وہ اللہ کے حرام کرنے کی وجہ سے قیامت تک کے لیے حرام ہے اس کا نہ کانٹا (درخت) کاٹا جائے نہ یہاں اس کا شکار کیا جائے اور نہ ہی کوئی اس کی گمشدہ چیز

اٹھائے مگر صرف وہ اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرے، اور نہ ہی اس کی گھاس کاٹی جائے''۔ حضرت عباسؓ نے عرض کیا اللہ کے رسول! اِذخر بوٹی (ایک قسم کا پودا ہے) کی اجازت دے دیجیے کیوں کہ وہ ان کے لوہاروں کے لیے اور گھروں میں کام آنے والی چیز ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا، ''اِذخر بوٹی کی اجازت ہے''۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تحریم مکۃ وصیدھا وخلاھا وشجرھا ولقطتھا)

مکہ مکرمہ میں رہائش کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ط وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ط وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ہ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ہ

''اور جب ہم نے خانۂ کعبہ کو بنایا لوگوں کے لیے (بار بار) لوٹنے (اجتماع) کی جگہ اور امن کی جگہ اور ''مقام ابراہیم'' کو نماز کی جگہ اور ہم نے حکم دیا ابراھیم اور اسماعیل کو کہ وہ میرا گھر پاک رکھیں طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں کے لیے، اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے اور جب ابراھیم نے کہا:

اے میرے پروردگار، تو اس جگہ کو امن والا شہر بنا اور یہاں کے باشندوں کو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں پھلوں کی روزیاں دے۔ (اللہ نے) فرمایا میں کافروں کو بھی تھوڑا فائدہ دوں گا، پھر انہیں آگ کے عذاب کی طرف بے بس کر دوں گا یہ پہنچنے کی جگہ بری ہے''۔ (سورہ البقرہ:۱۲۵۔۱۲۶)

حضرت ابوسلمہ عبدالرحمٰنؒ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عدی بن حمراء زہریؓ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بازار حذورہ میں کھڑے تھے' فرماتے ہوئے سنا:

''اللہ کی قسم! بے شک تو (مکہ مکرمہ) اللہ کی تمام زمین سے افضل ہے اور اللہ کی تمام زمین سے اللہ کو زیادہ پیارا ہے۔ اگر مجھے تجھ سے نکالا نہ جاتا تو میں نہ نکلتا''۔

(مسند أحمد۴/۳۰۵)

عورتوں کا افضل جہاد حج

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم جہاد کو سب سے افضل عمل سمجھتی ہیں، کیا ہم جہاد نہ کریں؟ آپؐ نے فرمایا ''نہیں، لیکن تمہارے لیے افضل جہاد حج مبرور ہے''۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ایک روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا، میں نے نبی کریم ﷺ سے جہاد کے لیے اجازت مانگی تو آپؐ نے فرمایا، ''تمہارا جہاد حج ہے''۔

اور اس سے اگلی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کی بیویوں نے آپؐ سے جہاد کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا، ''بہترین جہاد حج ہے''۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپؐ سے یہ بات سننے کے بعد میں نے حج کبھی نہیں چھوڑا۔ (صحیح البخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور۔ وصحیح البخاری۔ کتاب الجهاد، باب جهاد النساء)

اللہ کی طرف ہجرت کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِى الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا

وَّسَعَةً ط وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ
يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا ہ ع

جوکوئی اللہ کی راہ میں وطن چھوڑے گا، وہ زمین میں بہت سی قیام کی جگہیں بھی پائے گا اور کشادگی بھی اور جوکوئی اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی طرف نکل کھڑا ہوا، پھر اسے موت آ پکڑے تو بھی یقیناً اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ثابت ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورہ النساء :۱۰۰)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ
يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ہ

''البتہ ایمان لانے والے، ہجرت کرنے والے، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہی رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں، اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بہت مہربانی کرنے والا ہے''۔ (سورہ البقرہ : ۲۱۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ
اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ م بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ
دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ
سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ
عِنْدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ہ

''پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت میں ہرگز ضائع نہیں کرتا تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم

جنس ہو، اس لئے وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذا دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کئے گئے، میں ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کردونگا اور بالیقین انہیں جنتوں میں لے جاؤنگا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، یہ ہے ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے''۔ (سورہ آل عمران:۱۹۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ
بَعْضٍ ط وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ
شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ
اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ہ

''جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان کو پناہ دی اور مدد کی یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے فریق ہیں اور جو ایمان لائے ہیں، لیکن ہجرت نہیں کی تو تمہارے لئے ان کی کچھ بھی رفاقت نہیں جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں۔ ہاں، اگر وہ دین کے بارے میں مدد طلب کریں تو تم پر مدد کرنا ضروری ہے سوائے ان لوگوں کے کہ تم میں اور ان میں عہد و پیماں ہے تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ خوب دیکھتا ہے''۔ (سورہ الأنفال:۷۲)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ
اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ
كَرِيْمٌ ہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ م بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ

فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ط وَ اُو لُـو االْاَ رْ حَـا مِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ ط اِنا اللّٰه بِكُلِّ شَیْ ءٍ عَلِیْمٌ ہ ع

''جولوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد پہنچائی۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی اور جولوگ اس کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کیا، پس یہ لوگ بھی تم میں سے ہی ہیں اور رشتے ناتے والے ان میں سے بعض بعض سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کے حکم میں بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ (سورہ الأنفال:۷۴۔۷۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ الَّـذِ یْـنَ هَـا جَرُوْ ا فِی اللّٰهِ مِنْ م بَـعْـدِ مَـا ظُـلِمُوْ ا لَنُبَوِّ ئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ط وَ لَاَ جْرُ الْاٰخِرَ ةِ اَكْبَرُ لَوْ كَا نُوْ ا یَعْلَمُوْ نَ ہ

''جن لوگوں نے ظلم برداشت کرنے کے بعد اللہ کی راہ میں ترک وطن کیا ہے ہم انہیں بہتر سے بہتر ٹھکانا دنیا میں عطا فرمائیں گے اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی بڑا ہے، کاش کہ لوگ اس سے واقف ہوتے''۔ (سورہ النحل:۴۱)

ثُـمَّ اِ نَّ رَ بَّكَ لِلَّـذِیْـنَ هَا جَرُوْ ا مِنْ م بَـعْـدِ مَـا فُتِـنُوْ ا ثُمَّ جٰهَدُ وْ ا وَصَبَرُ وْٓ ا اِ نَّ رَ بَّكَ مِنْ م بَعْدِ هَا لَغَفُوْ رٌ رَّ حِیْمٌ ہ ع

''جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا۔ بیشک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد انہیں بخشنے والا اور مہربانیاں کرنے والا ہے''۔ (سورہ النحل:۱۱۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ الَّـذِ یْـنَ هَا جَرُوْ ا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓ ا اَوْ مَا تُوْ ا لَیَرْ زُ قَنَّهُمُ

اللّٰهُ رِ زْ قًا حَسَنًا ط وَ اِ نَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَیْرُ ا لرّٰ زِ قِیْنَ ہ

''اور جن لوگوں نے راہ خدا میں ترک وطن کیا پھر وہ شہید کر دیئے گئے یا اپنی موت مر گئے اللہ تعالیٰ انہیں بہترین رزق عطا فرمائے گا بیشک اللہ تعالیٰ روزی دینے والوں میں سب سے بہتر ہے''۔ (سورہ الحج : ۵۸)

''حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا، پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف سمجھی جائے گی اور جس نے دینا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہجرت کی تو اس کی ہجرت انہیں مقاصد کے لیے ہوگی''۔

(صحیح البخاری، کتاب الإیمان۔ باب ماجاء أن الأعمال بالنیة والحسبة۔ وصحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب قولہ ﷺ إنما الأعمال بالنیة)

زکوٰۃ کا حکم

''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ لَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ ط وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝''

''اے ایمان والو اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اور زمین میں سے تمہارے لئے ہماری نکالی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرو ان میں سے بری چیزوں کے خرچ کرنے کا قصد نہ کرو جسے تم خود لینے والے نہیں ہو ہاں اگر آنکھیں بند کرلو تو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بے پرواہ اور خوبیوں والا ہے۔'' (سورہ بقرہ آیت نمبر: ۲۶۷)

تشریح:

صدقے کی قبولیت کے لئے جس طرح ضروری ہے کہ ریا کاری سے پاک ہو، اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ وہ حلال اور پاکیزہ کمائی سے ہو چاہے وہ کاروبار (تجارت و صنعت) کے ذریعے ہو یا فصل اور باغات کی پیداوار سے اور یہ فرمایا کہ خبیث چیزوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا قصد مت کرو۔ خبیث سے ایک تو وہ چیزیں مراد ہیں جو غلط کمائی سے ہوں اللہ تعالیٰ اسے قبول نہیں فرماتا۔

یعنی جس طرح تم خود ردی چیزیں لینا پسند نہیں کرتے، اسی طرح اللہ کی راہ میں بھی اچھی چیزیں خرچ کرو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ط وَ یُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَیِّاٰتِكُمْ ط وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝"

''اگر تم صدقے خیرات کو ظاہر کرو تو وہ بھی اچھا ہے اور اگر تم اسے پوشیدہ مسکینوں کو دے دو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال کی خبر رکھنے والا ہے۔'' (سورہ بقرہ آیت نمبر: ۲۷۱)

تشریح:

اس سے معلوم ہوا کہ عام حالات میں خفیہ طور پر صدقہ کرنا افضل ہے، سوائے کسی ایسی صورت کے اعلانیہ صدقہ دینے میں لوگوں کے لئے ترغیب کا پہلو ہو۔ اگر ریاکاری کا جذبہ شامل نہ ہو تو ایسے موقعوں پر پہل کرنے والے جو خاص فضلیت حاصل کرسکتے ہیں وہ احادیث سے واضح ہے۔

تاہم اس قسم کی مخصوص صورتوں کے علاوہ دیگر مواقع پر خاموشی سے صدقہ و خیرات کرنا ہی بہتر ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جن لوگوں کو قیامت کے دن عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا، ان میں وہ شخص بھی شامل ہوگا جس نے اتنے خفیہ طریقے سے صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی یہ پتہ نہیں چلا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔

سوال نہ کرنے والوں کو صدقہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمٰهُمْ لَا یَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ۝ ع"

''صدقات کے مستحق صرف وہ غرباء ہیں جو اللہ کی راہ میں روک دیئے گئے، جو

ملک میں چل پھر نہیں سکتے نادان لوگ ان کے سوال نہ کرنے کی وجہ سے انہیں مالدار خیال کرتے ہیں ,آپ ان کے چہرے دیکھ کر قیافہ سے انہیں پہچان لیں گے وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے تم جو کچھ مال خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ اس کا جاننے والا ہے۔''
(سورہ بقرہ آیت نمبر: ۲۷۳)

تشریح:

مراد مہاجرین ہیں جو مکہ سے مدینہ آئے اور اللہ کے راستے میں ہر چیز سے کٹ گئے ۔دینی علوم حاصل کرنے والے طلبا اور علماء بھی اس کی ذیل میں آسکتے ہیں۔

گویا اہل ایمان کی صفت یہ ہے کہ فقر وغربت کے باوجود (سوال سے) بچتے اور چمٹ کر سوال کرنے سے گریز کرتے ہیں۔بعض نے الحاف کے معنیٰ کئے ہیں بالکل سوال نہ کرنا کیونکہ ان کی پہلی صفت عفت بیان کی گئی ہے۔ (فتح القدیر)

اور بعض نے کہا کہ وہ سوال میں الحاح وزاری نہیں کرتے اور جس چیز کی انہیں ضرورت نہیں ہے اسے لوگوں سے طلب نہیں کرتے۔اس لئے الحاف یہ ہے کہ ضرورت نہ ہونے کے باوجود (بطور پیشہ) لوگوں سے مانگے۔

اس لئے پیشے والے بھکاریوں کے بجائے ،مہاجرین، دین کے طلباء اور سفید پوش ضرورت مندوں کا پتہ لگا کر ان کی امداد کرنی چاہئے جو سوال کرنے سے گریز کرتے ہیں ،کیونکہ دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانا انسان کی عزت نفس اور خودداری کے خلاف ہے۔

اور بخاری ومسلم کی روایت میں ہے کہ ہمیشہ لوگوں سے سوال کرنے والے کے چہرے پر قیامت کے دن گوشت نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَلْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ہ

''آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجئے جو مال تم خرچ کرو وہ ماں باپ کے لئے ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے اور تم جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے۔'' (سورہ بقرہ آیت نمبر: ۲۱۵)

بعض صحابہ کرام کے استفسار پر مال خرچ کرنے کے اولین مصارف بیان کئے جارہے ہیں ،یعنی یہ سب سے زیادہ تمہارے مالی تعاون کے مستحق ہیں۔اس لئے معلوم ہوا کہ نفاق کا یہ حکم صدقات نافلہ سے متعلق ہے ،زکوۃ سے متعلق نہیں۔کیونکہ ماں باپ پر زکواۃ کی رقم خرچ کرنی جائز نہیں۔

زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت قرآن کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ہ

''بے شک جو لوگ ایمان کے ساتھ (سنت کے مطابق) نیک کام کرتے ہیں، نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے،ان پر نہ کوئی خوف ہے نہ اداسی اور غم''۔ (سورہ البقرہ :۲۷۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا

''اور نمازوں کو قائم رکھنے والے ہیں اور زکوٰۃ کے ادا کرنے والے ہیں اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہیں یہ ہیں جنہیں ہم بہت بڑے اجر عطا فرمائیں گے''۔ (سورہ النساء:۱۶۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ہ

''آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجئے جس کے ذریعہ آپ ان کو پاک صاف کر دیں''۔ (سورہ التوبہ:۱۰۳)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ہ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ہ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ہ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ہ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ہ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ہ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ہ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ہ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ہ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ہ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ہ

''یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں جو لغوبات سے منہ موڑ لیتے ہیں جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں''۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول تک کہ یہی وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے''۔ (سورہ المومنون:۱-۱۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ط قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ہ

''اور میری رحمت تمام اشیاء پر محیط ہے۔ میں وہ رحمت ان لوگوں کے نام ضرور لکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں''۔ (سورہ الأعراف:۱۵۶)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ہ

''اور جو کچھ صدقہ، زکوٰۃ تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے دو تو ایسے لوگ ہی ہیں اپنا اجر ڈبل کرنے والے''۔ (سورہ الروم:۳۹)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ہ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ہ

''اور جن کے مالوں میں مقررہ حصہ ہے مانگنے والوں کا بھی اور سوال سے بچنے والوں کا بھی''۔ (سورہ المعارج:۲۴-۲۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا

الصَّلٰوۃَ وَ یُؤتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ط ہ

"انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں یکسو ہو کر نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا"۔ (سورہ البینۃ:۵)

زکوٰۃ دینے کی فضیلت احادیث کی روشنی میں

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا' مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس پر عمل کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں لوگوں نے کہا: اسے کیا ہو گیا ہے؟ اس طرح کی بات کیوں کر رہا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "کچھ نہیں ہوا وہ ضرورت مند ہے۔ اس کو کہنے دے تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کر، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر"۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب وجوب الزکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا' آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس پر عمل کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا "ایک اللہ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، اور فرض نماز قائم کر، فرض زکوٰۃ ادا کر، اور رمضان کے روزے رکھ"۔ اس (اعرابی) نے کہا اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں ان باتوں میں اضافہ نہیں کروں گا جب وہ چلا گیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، "جس کی خواہش ہو کہ وہ جنتی آدمی دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھ لے"۔

(صحیح البخاری، کتاب الذکوٰۃ، باب وجوب الزکوٰۃ، وصحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنۃ)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اسلام کی بنیاد پانچ چیز

وں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا"۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب دعاءکم ایمانکم۔ وصحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان أرکان الاسلام ودعائمہ العظام)

مالوں کی پاکیزگی کا سبب ہے

حضرت خالد بن اسلمؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ تھے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے کہا: مجھے اللہ کے اس فرمان:

(وَ الَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّ ھَبَ وَالفِضَّۃَ وَلَا یُنفِقُوْنَھا)

"اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے" کے بارے میں بتائیں تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا "جس نے خزانہ جمع کیا اور اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کے لیے ویل (ہلاکت یا جہنم کی وادی) ہے۔ یہ وعید زکوٰۃ کی فرضیت سے قبل تھی جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو اس کو اللہ نے مالوں کی پاکیزگی کا ذریعہ بنا دیا"۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب ما أدی زکوٰۃ فلیس بکنز)

خزانچی، غلام اور عورت کا مرتبہ

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "جب عورت اپنے گھر سے معروف طریقہ سے خرچ کرے (یعنی صدقہ کرے) تو اس کو اس کے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے خاوند کو اس کی کمائی کا ثواب ملے گا اور خزانچی کو بھی اسی کی مثل ثواب ملے گا ان میں سے کوئی بھی کسی کا اجر و ثواب کم نہیں کرتا"۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب من أمر خادمہ بالصدقۃ ولم یناول بنفسہ، وصحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ)

حلال کمائی سے صدقہ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِى الصَّدَقٰتِ ط وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ه

''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقہ کو بڑھاتا ہے''۔ (سورہ البقرہ:۲۷۶)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جو شخص حلال مال سے کھجور کے برابر بھی صدقہ کرتا ہے اور اللہ پاکیزہ مال ہی قبول کرتا ہے تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول فرماتا ہے پھر وہ اسے صاحبِ صدقہ کے لیے بڑھاتا رہتا ہے، جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھیرے کو پالتا ہے، یہاں تک کہ (وہ کھجور برابر صدقہ) پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے''۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الصدقۃ من کسب طیب وصحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب وتربیتھا)

صدقہ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِيْمٍ ه فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ وَ وَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ه كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓــًٔا م بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ه

''وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے اور وقتِ سحر استغفار کیا کرتے تھے اور ان کے مال میں مانگنے والوں کا اور سوال سے بچنے والوں کا حق تھا''۔ (سورالطّور:۱۷۔۱۹)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ه

''بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جو اللہ کو خلوص کے ساتھ قرض دے رہے ہیں ان کے لیے پسندیدہ اجر و ثواب ہے''۔ (سورہ الحدید:۱۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَ الصّٰٓئِمٰتِ وَ الْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ه

''خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں'' آیت کے آخر میں فرمایا'' اللہ نے ان سب کے لیے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے''۔

(سورہ لأحزاب:۳۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ط وَ اللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ه

''اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے (یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو گے) تو وہ اسے تمہارے لیے بڑھاتا جائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا اللہ بڑا اقدر دان بڑا بردبار ہے''۔ (سورہ التغابن:۱۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ط وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ه

''اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے یہاں بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے''۔ (سورہ المزمل:۲۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَ تْقَیه الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی ﴿﴾ وَ مَا لِاَ حَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓی ﴿﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی ﴿﴾ وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ﴿﴾

''اور ایسا شخص اس سے دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیز گار ہو گا جو پاکی حاصل کرنے کے لیے اپنا مال دیتا ہے کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو بلکہ صرف اپنے پروردگار بزرگ و بلند کی رضا چاہنے کے لیے یقیناً وہ (اللہ بھی) عنقریب رضا مند ہو جائے گا''۔ (سورہ اللیل:۱۷۔۲۱)

گھر والوں پر خرچ کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''ایک دینار وہ ہے جسے تو اللہ کی راہ (جہاد) میں خرچ کر دے، ایک دینار وہ ہے جسے تو گردن چھڑانے میں خرچ کرلے اور ایک دینار وہ ہے جو کسی مسکین پر صدقہ کرے ایک دینار وہ ہے جو تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے، ان میں سب سے زیادہ اجر وثواب اس کا ہے جو تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے''۔ (صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب فضل النفقۃ علی العیال والمملوک)

حضرت ابو مسعودؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، ''جب آدمی ثواب کی نیت سے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے''۔ (صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب ما جاء أن الأعمال بالنیۃ والحسبۃ۔ وصحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب فضل النفقۃ والصدقۃ علی الأقربین والزوج والأولاد)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''تم اللہ کی

رضا کے لیے جو بھی خرچ کرو گے اس کا ثواب ملے گا حتیٰ کہ اس لقمہ کا بھی، جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھتے ہو''۔ (صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب ما جاء أن الأعمال بالنیۃ والحسبۃ)

تشریح: ان احادیث میں ایسے شخص کا ذکر ہے جو صاحبِ نصاب نہیں ہے اور اس کی آمدنی قلیل ہے اس کو چاہئے کہ وہ پہلے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے ان کی ضروریات، لباس وخوراک کا انتظام کرے۔ اس کے لیے اسی میں اجر وثواب ہے کیونکہ اپنے اہل وعیال کا خرچ اس کے ذمّہ فرض ہے جب کہ دوسرے مقامات پر خرچ کرنا ایک نفلی عبادت ہے۔ اور فرض وواجب کو چھوڑ کر نفلی عبادت میں ثواب نہیں البتہ صاحبِ نصاب حیثیت کے لیے اپنی زکوۃ کی رقم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا جائز نہیں۔

اہل وعیال اور سواری پر خرچ کرنے کی فضیلت

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا، ''سب سے افضل دینار جو آدمی خرچ کرتا وہ دینار ہے جسے وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ دینار جو وہ جہاد میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے۔ اور پھر وہ دینار جو وہ جہاد میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے''۔

ابو قلابہ نے کہا آپ نے اہل وعیال پر خرچ کرنے سے ابتدا کی پھر ابو قلابہ نے کہا: اس آدمی سے بڑے ثواب والا کون ہو سکتا ہے جو اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں پر خرچ کرے ان کو لوگوں سے سوال وغیرہ کرنے سے بچائے یا اس کے ساتھ اللہ ان کو نفع دے اور ان کو (لوگوں سے) بے نیاز کر دے۔ (صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب فضل النفقۃ علی العیال والمملوک)

مال خرچ کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَ اتَّقٰی ﴿﴾ وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ﴿﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ

لِلْيُسْرٰى ط ہ وَاَمَّا مَنْ م بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰى ہ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ہ
فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ط ہ

”جس نے یاد (اللہ کی راہ میں) اور ڈرا (اپنے رب سے) اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا تو ہم بھی اس کو آسان راستے کی سہولت دیں گے لیکن جس نے بخیلی کی اور بے پروائی برتی اور نیک بات کی تکذیب کی تو ہم بھی اس کو تنگی و مشکل کے سامان میسر کر دیں گے“۔ (سورہ اللیل:۵۔۱۰)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ہ

”جو لوگ اپنے مالوں کو رات دن چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے اور انہیں خوف ہے نہ وہ غمگین ہوں گے“۔ (سورہ البقرہ۔۲۷۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ہ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ہ

”جو لوگ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں خرچ کرتے ہیں سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لیے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے“۔ (سورہ الانفال:۳۔۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ہ

”اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لیے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں ان ہی کے لیے عاقبت کا گھر ہے“۔ (سورہ الرعد:۲۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ط فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ہ

”اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس میں اللہ نے تمہیں (دوسروں کا) جانشیں بنایا ہے۔ پس تم میں سے جو ایمان لائیں اور خیرات کریں انہیں بہت بڑا ثواب ملے گا“۔ (سورہ الحدید:۷)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”ہر روز صبح کے وقت دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ: خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ! بخیل کے مال کو ضائع فرمادے“۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، باب قولہ تعالیٰ ”فاما من اعطی واتقی“۔ صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب فی المنفق والممسک)

اخلاص اور صدق دل سے حق کی راہ میں خرچ کرنا قابل رشک ہے۔

امام زہری بیان کرتے ہیں کہ میں نے قیس بن ابوحازم کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعودؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”قابل رشک صرف دو آدمی ہیں۔ ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اسے حق کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق دی اور دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ نے حکمت و دانائی عطا فرمائی اور وہ اس کی تعلیم دیتا ہے اور اس کے ساتھ فیصلے کرتا ہے“۔

(صحیح البخاری، کتاب العلم، باب الاغتباط فی العلم والحکمۃ۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل من یقوم بالقرآن ویعلمہ)